

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ (پہلے)

مختصر رسالہ ایک کانٹا

حضرت اصحاب ثلاثہ اعمیٰ حضرت ابوبکر حضرت عمر و حضرت عثمان کے اسلام پر ایمان خدایت اسلامی
جہاد فی سبیل اللہ امارت اور محبت رسول مقبول اور موقہ المہیت سالت صلعم پر کتاب اللہ و احادیث
صحیحہ و تراویح منبر و منبر سے مختصر روشنی ڈالی گئی ہے اور اہل سنت کے عقیدہ فضل الناس بعد البنی
ابوبکر ختم ہرثم عثمان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور جناب امیر المؤمنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ایمان
و جہاد فی سبیل اللہ کا موازنہ کیا گیا ہے۔

آرٹیا جناب حکیم و ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر پشیز جعفری کریمانی جھنگ سیالوی (سابق سنی
مصدق)

جناب فخر المکرمین و رئیس المحققین افاضیون زمان و اسطر کے دوران محب آل بابین مولوی حکیم
امیر الدین صاحب کھوکھروم غلام نبیر وارچک جلال الدین ضلع جھنگ شہر مولف فکرت النجاة
فی الامت و صلواتہ و مر فی النعمین تذکرۃ المعصومین ۱۹۲۵ء ۱۳۴۵ھ ماہ رمضان المبارک

جیسکو

جناب سید حسن شاہ صاحب تقویٰ البخاری خاندان شیعہ جناب سید

جلال شاہ صاحب مرحوم و مغفور سیکریٹری این تذکرۃ المعصومین

جھنگ شہر نے ہرے آفادہ کافراں اسلام شائع کیا

بار اول تعداد ۱۰۰۰ - (مجموعہ حقوق محفوظ ہیں) قیمت فی جلد ۱۰ روپے

مدد الرحمن الرحيم

نقار یط علما کرام و نقار یر موزین عظام

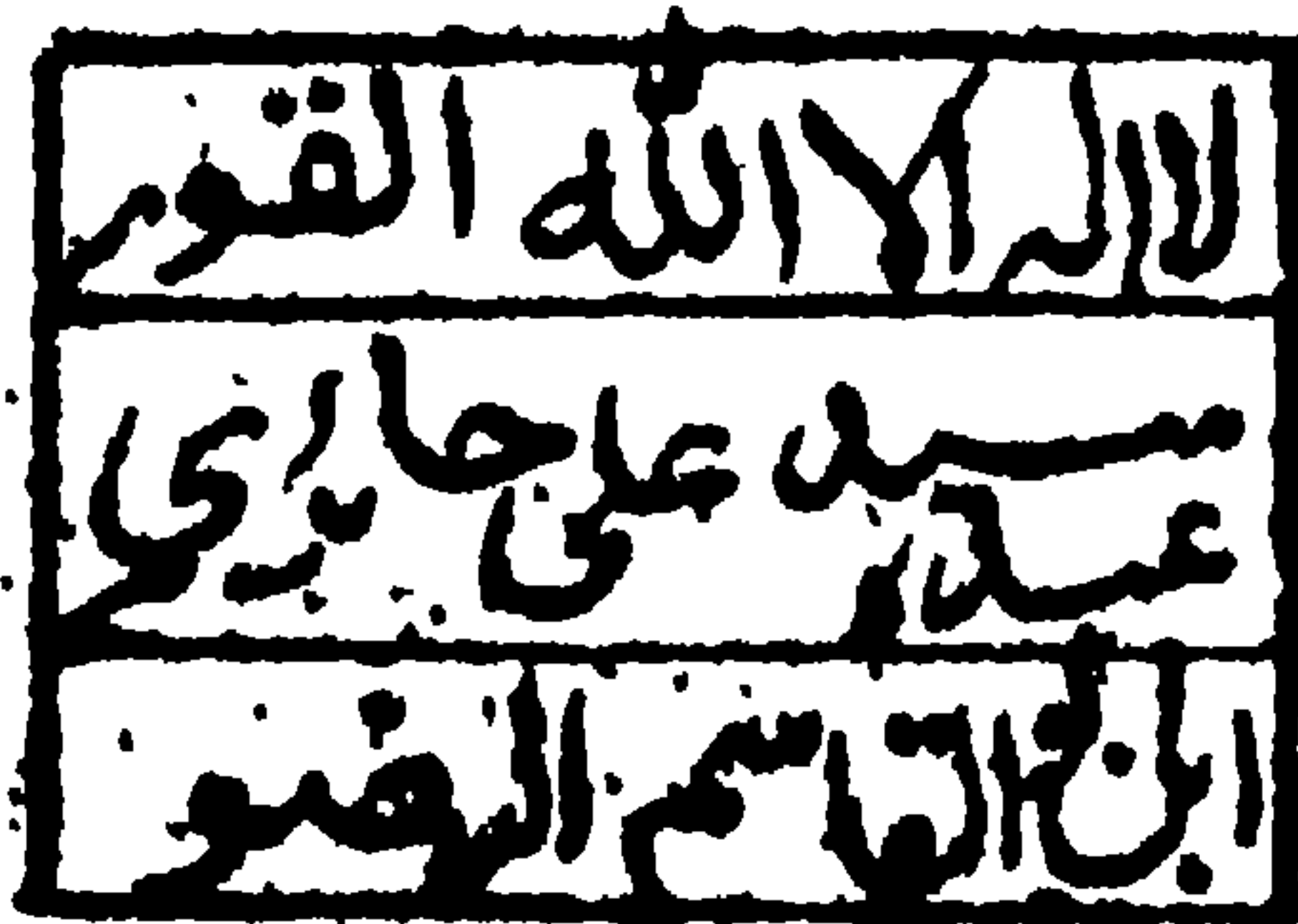
از حضور شریف و ارشد شیعہ مدار الشریعہ محبتہ الاسلام و المسلمین صدر المفسرین
علامہ سید علی الحائری صاحب قید مجتہد العصر والزمان دام ظلہ

باسمہ سبحانہ

الحمد لله على عظيم الآفة و جنيزل نعمات و افضل صلوات و تسليمانه
على افضل انبيائه و اشرف سفرائه محمد الهادي الى سبيل الرشيد و
سوائه و على المعصومين من عترته و خلائه اما بعد
میں نے باوجود عریک الفرسنی کے عجالتہ اس رسالہ شریفہ کو بعض مقامات
سے دیکھا مآشاء اللہ حاجی حکیم و ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر سابق حنفی نے
اس رسالہ میں اخفاق حق اور ابطال باطل و لائل قاطعہ سے کیا ہے اور کتب
خضم سے اپیر حجت پوری کی ہے فللہ دررہ و علیہ اجرہ

منقہ حنادم الشریعۃ المطہرہ

علی الحائری بقلم
محمد شیبیان موچی
دروازہ لاہور



ازعالیجناب محمدہ العلاء العظام زبیدۃ الفقہاء الکرام فاضل اہل محقق
 بے بدل کاسر اعناق الملحدین موعظ اناث الشیاطین استاذ المناظرین
 حاج الحرمین الشریفین مولانا مولوی مرزا احمد علی صاحب الامتسری الکریم بلانی
 باسمہ سبحانہ

الحمد لله الاحد والصلوة والسلام علی رسول المسدد محمود الاحمد
 وعلی الائمة المعصومین المطہرین من کل دس و دس الذین صہم ایمان
 ولبعضہم کفر و نفاق و حساب اما بعد میں نے رسالہ ایمان ثلاثہ مصنفہ سعید
 دارین مقبول خافقین متمسک ثقلین حکیم ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر جعفری کو دیکھا
 رسالہ کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بیج خوب اسلوب
 مرفوب سے اس رسالہ کو لکھا ہے اور تہذیب متانت کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔
 الحق ڈاکٹر صاحب اپنی آخری عمر میں جہاد کر رہے ہیں۔ اور اس کے
 لئے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ خداوند عالم انکی خدمات کو مستبول اور انکی
 سانی کو مشکور فرمائے۔

اراکین و ممبران انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ بھی مبارک باد کی مستحق
 ہے۔ کہ انکی بحث سے انجمن نے تھوڑے سے عرصے میں خوب خدمت دین
 کی ہے وفتنا اللہ وجميع المومنین لم رضلتہ۔

حسام دیانت اسلامی

حاجی مرزا احمد علی الامتسری الکریم بلانی

کچور گلی موچی دروازہ

لاہور

انر حضور رئیس الوداعظین - عمدۃ المتکلمین - زبدۃ
العارفین مولانا سیدنا سید محسن علیشاہ صاحب

قلہ سبز واری

من ازاں من روز انروز کہ یوسف داشت دستم
کہ عشق از پردہ عصمت بیرون آروز لیخارا

مولوی قطب الدین و ملا ملتانی و ایڈیٹر النجم و پروردہ حضرات اصحاب ثلثہ
یعنی ابوبکر - عمر - عثمان کے ایسے سخت دشمن نکلا۔ کہ آخر انہوں نے شیعوں کو کسا
اکسا کر اس طرف لگالیا کہ وہ یعنی شیعہ اصحاب متذکرہ بالا کے ایمان میں گفتگو
کریں یعنی کہ انکو ایمان سے خارج ثابت کریں۔ اس وقت ایک کتاب جس کا
نام ایمان ثلثہ ہے مولف معین الثقلین محب السبطین حاجی الحرمین الشیعین ڈاکٹر
نور حسین صاحب صابر میرے سامنے موجود ہے۔ میں اس کتاب کو تمام نہیں پڑھ
سکا۔ کیونکہ گرمی میں میری نظر کام نہیں دیتی۔ مگر مجھ کو صابر صاحب پر پورا وثوق
اور اعتماد ہے کہ وہ بغیر حوالہ کتب کے واسطے تہا ہے لکھنے والے نہیں ہیں۔
اور خالصک حاجی صاحب موصوف اپنے سابقہ مذہب اہلسنت کی کتابوں سے
خوب واقف ہیں۔ بمصدق گھر کا بھیدی لگا دھائے جزرہ العرج جز الحراج
(الاجتر محسن علی)

تقدیر علیہ السلام فی النظارین عمدۃ المحققین مولانا مولوی حافظ علی محمد صاحب ثلثہ
بعون المعین المستعان وعلیہ التکلیلان قدرایتہا فوجہا
نافعۃ للمومنین ورافقۃ للملحدین جزی اللہ المصنف خیر الجزا
والسلام علی اہل الاسلام۔ حررہ العبد الاثم خادم العترة
الطاهرة علی محمد عفا عنہ الرب الکریم المقیم ببلد لا حیند
بہر واند ضلع جہنگ۔

۱۔ از عالجنا ب فیضتاب ملک العلماء وزیدہ الحکماء فخر المناظرین و رئیس العظمین
مفسر القرآن جناب ملک فیض محمد خاں صاحب اعوان ممتاز الافاضل جعفری
آٹنا عشری حبیبی۔

الحمد لله الوتر الصمد الذي رفع السماء بغير عمد - والصلوة على خير
من براه محمد المبعوث لهداية كل من كفر وجحد وعلى افاضل عترة
الذين قوموا كل او دو على الحايب اسرة الذين اقاموا السنة
وداوا كل عمد وبعد - فقد عني لي ان النظر فيما وضع في الرسالة التي
سمها المصنف الاديب الصابر بايمان الثلاثة - فسجت اسرها جميعا
قد وجدت اسنادها من الكتب العامة صحيحا فقلت له انما نحن
الصابرون وهم الظالمون وانما انت الصابر مما تعلقن فاصبر فقال
لي يا حسرة على عباد الثلاثة اعني الثعلب الامرئسرى والاعور
الملتانى والفضال الشكور صاروا علل ظهور تقاليف اولاييم وعلقتنها
صما تركت ملتة اباى ولكنى كنت صبورا - فسكت وقلت له لعن الله
على الذين وقعوا الفتنة بين المسلمين بسما اشتروا بها انفسا لهم
وما واهم سعيديا۔

۲۔ نفس الامیں کا رکھنا انجمن قابل تعریف ہیں۔ جنہوں نے قایل سراپا پر کار
تبلیغ کو شمع کر دیا ہے اور بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ حررہ فیض محمد خاں
(ملک ممتاز الافاضل) ۱۸/۲/۱۹۲۵ء

۳۔ جناب ڈاکٹر صاحب سلم الرحمن۔ جوں جوں ملا ملتانى يا ايدير النجم و امثالہم کی
تخریریں نظر سے گذرتی ہیں۔ آنکھوں میں خون اترتا ہے۔ مگر جناب کی ترکی
بہ ترکی جواب بھی دل کو فرحت بخشتے ہیں۔ حررہ شیخ محمد خاں برکت علی ازبکگل
ہل ضلع شیخوپورہ یکم مئی ۱۹۲۵ء

۴۔ زبدہ خاندان مصطفوی فدوہ دوران مرقصوی جناب شیخ صاحب بعد سلام علیکم

و یا علی علیہ السلام مدو کے واضح ہو۔ ایک سنی مولوی نے شیعوں کے برخلاف رسالے دو جلد میں شائع کر اسے ہیں اور وہ جلد یہاں آگئے ہیں۔ جس میں شیعہ اثنا عشری کی بے جا خامیاں لکھی ہیں وہ سندھی ہیں ترجمہ کر کے یہاں کے سنی پھپھا رہے ہیں۔ ان رسالوں کا نام ہم کو بھول گیا ہے۔ (غالباً حقیقت نذر شیعہ ہے صابر) امید کہ آپ کو معلوم ہو گا۔ جس میں ایسے الفاظ ہیں۔ کہ ہم کو سننے سے رکھ ہوتا ہے۔ اگر انکا رد چھپا ہو اور آپ کے پاس موجود ہو تو براہ مہربانی خط دیکھنے کے ساتھ بھیج دیں۔ اور یہ بھی اجازت دیں کہ ہم سندھی زبان میں شائع کریں یا نہیں۔ تو سندھ میں بہت شور مچ گیا ہے آگے آپ مالک ہو۔ راقم اللہ دتہ خاں جمعدار نپٹ لڑکانہ سندھ۔

۵۔ زبیرہ خاندان مصطفوی قدردہ دوران مرتضوی جناب سید حسن ہفتا۔ بعد سلام و علیکم یا علی مدو علیہ السلام کے واضح ہو مہربانی کر کے ایمان ثلاثہ کے بارے میں کوشش کر کے جلد چھپانا۔ اور اس کے ہشتار ہماری طرف روانہ کر دینا۔
راقم اللہ دتہ خاں جمعدار لڑکانہ سندھ

۶۔ مخدوم و ملت علیہ جناب فیض آباد جناب حاجی صاحب دام مجرم۔ ادب و تسلیمات بندگان کے بعد عرض ہے کہ اخبار گوہر بار درخف سببالکوٹ میں جناب کے مضامین خفائے آگئیں مسلسل و متواتر شائع ہو کر تمام قوم کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ اور علاوہ ازیں اپنی تصانیف عالیہ کے ذریعہ جس مؤثر۔ دل چسپ اور عام فہم پیرایہ میں گم کردہ راہ فرزدان آدم کو اس پاک گھرانے کا پتہ دے رہے ہیں۔ جو روحانیت کا سرچشمہ۔ ہدایت قلبی کا منبع نیکی کا مرکز اور برکات ایزدی کا مخزن ہے۔ اس کی جس ستارہ وادو بجائے کم ہے۔ میں نہایت خلوص و صداقت کیساتھ عرض کرتا ہوں کہ اشاعت دین مبین و نشہ فضائل معصومین کے لئے آپ کے سامعی جلیلہ ضرور اس قابل ہیں۔ کہ مبین انکی دل و جان سے قدر کریں اور آپ کے شکر گزار ہوں

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ العالمین پھیل حضرت معصومین آپکو بیش از پیش
تائید و نصرت مشرع متین کی توفیق کرامت فرماوے۔ آمین ثم آمین نقل
خاصہ خط جناب فیضیاب سیدنا سید شبیر حسین صاحب ترمذی پرشین ماسٹر
مڈل سکول فتح آباد۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع امرتسرہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۲۲ء۔

جناب من مولانا رئیس اشکلبین حاجی الحرمین جناب ڈاکٹر نور حسین صاحب
اسلام و یکم و یا علی مدد بفضل خدا و برکت اہلبیت عظام مذہب شیعہ کو ترقی ہو
رہی ہے اور خدا انکو ثابت قدم رکھے۔ آپ مہربانی فرما کر رسالہ جات تصنیف
شد آپ کے طبع شاہ ارسال فرمایا کریں۔ شاہ جمال جعفری سکند اودھوانہ۔
ڈاکخانہ پیرکوٹ سدھانہ۔ ۱۲ رمضان شریف ۱۳۴۲ھ۔

اس رسالہ ماتم حسین سے سندھ میں تمام اہلسنت کے مولویوں میں شور مچا
ہے۔ اللہ وہ خاں جمعدار لدکانہ

اراکین و دفتر کار پر وازان اخبار نے یہ فیصلہ کیا ہے
کہ عالیجناب ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر کربلائی

درخف کا انعام

جھنگ سیالوی کے مضمون۔ اہلحدیث اور شان نبوت کے صلہ میں اور
عالیجناب سید محمد امیر علیشاہ صاحب نقوی جاگیردار پونچھ کی خدمت میں
تاریخ مسیحیت کے صلہ میں و درخف کی طرف سے دو تقرریں تھے پیش کئے جائیں
منقول از اخبار درخف سیالکوٹ یکم مئی ۱۹۲۵ء جلد ۵ نمبر ۱۳۲ کالم ۲

نوٹ۔ یہ قدردانی اور حوصلہ افزائی و عزت قومی بہت کم نامہ نگاروں کو حاصل
ہوئی ہے ذالک فضل اللہ یونیبہ من لیشاء۔ دفتر انجمن میں سینکڑوں خطوط
موجود ہیں۔ جسے اس انجمن کی اشاعت و تبلیغ و کارگزاری اور خدمت قومی کا
اندازہ لگ سکتا ہے۔

سید حسن شاہ کربلائی سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین
جھنگ شہر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمدة وفضل على رسول وآله الكريم

رَسَالَةً

إيمان ثلاثه

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والجنة المطيعين
والنار للمعاندين والصلوة والسلام على خير خلقه ولأمر عرشه
أفضل الأنبياء والمرسلين سيدنا محمد خاتم النبيين وشفيع المذنبين
وعلى وزيره وأخيه ووصيه وخليفته بلا فصل أمير المؤمنين وإمام
المتقين بعسوب الدين منظر العجايب والغرائب إمام المشارق و
المغارب مطلوب كل طالب أسد الله الغالب سيدنا ومولانا وإمامنا
على ابن أبي طالب وآله الطيبين الطاهرين المعصومين الصابرين و
لعنة الله على أعدائهم وغاصبي حقوقهم وما لغيرهم جميعين
إلى يوم الدين -

أما بعد فقير بقرعة خدام الثقلين حاجي ذاكر نور حسن جعفرى اثنا عشرى

کربلائی جھنگ سیالوی سابق سنی حنفی ارباب دانش و پیش و برادران ایمانی سے شرف
مخاطبت حاصل کرتا ہوا رہا نظر ازہے کہ شیعہ اور سنی کے مابین سالہا سال سے اکثر
مسائل اصولیہ میں اختلاف چلا آتا ہے لیکن ہر دو مذاہب میں زیادہ تر تفریق حضرات
اصحاب ثلاثہ کے ایمان و خلافت اور افضلیت کے باب میں پیدا ہوئی ہے۔ امت مسلمہ
فرقائے اہلسنت بلا دلیل شرعی حضرات اصحاب ثلاثہ کو بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تمام اہلبیت کرام و صحابہ عظام سے معاذ اللہ افضل مانتے ہیں اور انکو بلا ثبوت خلفاء
رسول مقبول اور مومن کامل و قطعی ہستی جانتے ہیں۔ لیکن شیعوں کا خیال اس کے
برعکس ہے۔ متقدمین علماء کرام شیعہ اعلیٰ اللہ مقامہم نے اس بحث میں بڑی بڑی
ضعیم کتابیں تصنیف کیں۔ جن کے جواب میں فریق مخالف نے آج تک خاموشی اختیار
کر رکھی ہے۔ شیعوں کی طرف سے پچیس ہزار روپیہ کا انعام حضرات اصحاب ثلاثہ
کے خاتمہ بانجبر ہونے پر آئمہ حق نما میں شائع ہوا اور پنجاب و ہند میں اب تک اگشت
لگا رہا ہے لیکن کسی مخالف کو حوصلہ نہ پڑا کہ وہ انعام حاصل کرے۔ ایمان ثلاثہ پر چکوال
کیریاں۔ وار برٹن۔ بھائی بارہ۔ فیروز پور۔ دیگر مقامات پر اہلسنت کے چوٹی کے
علماء دین نے اہل تشیع کے علماء کرام شیعہ سے مناظرے کئے۔ مگر سنی صاحبان ہر
ایک میدان میں ہار اور ختم و تیمم مدبرین کے عامل ہوئے اور شکست فاش اٹھاتے
رہے۔ اس سال انجمن خادم المسلمین جھنگ و گھیانہ کے سالانہ جلسہ وسیلہ اسپان پر
انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر کی جانب سے ایک اشتہار اظہار حق شائع ہوا اور
ضلع جھنگ کے علاوہ پنجاب کے دیگر اضلاع و مشہور شہروں میں یہ اشتہار تقسیم کیا
گیا۔ مگر آج تک مخالف فرقہ سے کوئی جواب با صواب نہ ملا۔ انجمن کے ان چند سوالات
سے تمام علماء کرام اہل حدیث و اہلسنت مبہوت ہو گئے۔

الف۔ جو مسلمان توحید و رسالت و قیامت کا قائل ہو اور روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ نماز کا
عامل و پابند اور محب پختن پاک علیہم السلام ہو۔ مگر امامت و خلافت بلا فصل حضرات
اصحاب ثلاثہ کا منکر ہو یا وہ مسلمان بنے یا کافر ثبوت کتاب اللہ و احادیث سے ہو۔

ب۔ کیا حضرات اصحاب ثلاثہ کی خلافت بلا فصل ماننا رکن اسلام۔ اصول

دین و جزو ایمان ہے۔

ج۔ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات اصحاب ثلاثہ کو نام بنام بالترتیب اپنی حیات میں اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرما گئے۔ ثبوت کتاب اللہ و احادیث سے ہو۔ الغرض ضلع جھنگ کے کسی سنی عالم نے نہ ہمارے کسی سوال کا جواب دیا اور نہ ہمارے کسی رسالہ کی تردید کی۔ اگر کسی ملاں و مولوی صاحب نے کوئی رسالہ و اشتہار جاری کیا۔ تو اس میں مذہب شیعہ اور پیشوایان مذہب پر رکیک حملے اور سب و شتم۔ گالی۔ گلوچ۔ فحش کلامی اور بدزبانی کا طومار باندھ دیا۔ اور جہاں سنیوں کو خوش کیا۔ طرفیہ کہ ہر گاؤں و ہر شہر میں پھر کر خلاف کتاب اللہ و سنت اپنی من گھڑت و معاویہ شاہی عقاید و مناقب و فضائل اصحاب ثلاثہ کو پھیلایا اور غلط واقعات اور فرضی بہادری و شجاعت اور موضوع روایات اور بناوٹی احادیث لوگوں کو سنا سنا کر ثلاثہ پرست بنایا اور فضائل خاندان رسالت کو گھٹایا اور حقیقی اسلام کو مٹایا اور مسلمانوں کو راہ راست سے پھر کر خارجی و ناصبی بنایا۔ ان لوگوں کی انجمنیں قائم ہیں۔ اخبارات اور ماہواری رسالے جاری ہیں۔ جن میں دل کھول کر اولاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و ہتک کی جاتی ہے اور حضرات اصحاب ثلاثہ کے فرضی کارنامے انکی خدمات اسلامی انکی فتوحات ملکی اور انکے بناوٹی فضائل بیان کر کے لوگوں کو صراط مستقیم و راہ نجات سے دور رکھا جاتا ہے اور انکے دلوں میں خاندان رسالت و اہلبیت النبوة کی عداوت اور دشمنی کا بیج بویا جاتا ہے انکو معاویہ شاہی اور یزیدی مسلمان بنایا جاتا ہے۔ دیکھو رسالہ انجم۔ انقاسم۔ اخبار اہلسنت و الجماعت۔ اہلحدیث اتر۔ افضل قادیان۔ مزید برآں جب کبھی کوئی نیم ملا خطرہ ایمان تان و نفقہ سے محتاج ہوا۔ جھٹ حق کے مقابلہ میں کھڑا ہوا۔ ایک نہ ایک رسالہ مذہب خفہ شیعہ کی تردید میں لکھا اور اس میں انتر و کذب و بہتان و جھوٹ باندھ کر ٹکے بٹورتا ہوا چلتا بسا۔ انوس ہے کہ بھولے بھالے ناواقف مسلمان انکی دام مکر و فریب سے بچ نہ سکے۔

ہر ملانے اسکے ایمان کو چٹ کیا اور مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنا الو سیدھا کیا۔ اور
 رسم کفار و مشرکین جاری کر کے اہل اسلام سے بائیکاٹ کر لیا۔ مقدمہ بازی کر کے مسلمانوں
 کے مال و جان کو نقصان پہنچایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۴۔ جو شخص کہ سنی مسلمانوں میں تارک الصلوٰۃ والصوم بشرابی۔ زانی۔ لوطی۔
 وارھی منڈا۔ چور۔ جوا باز۔ مقدمہ باز ہو۔ تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس سے کسی قسم
 کا بائیکاٹ نہیں وہ سوسائٹی کا ممبر سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ وہ ثلاثہ پرست ہو۔ بلکہ وہ
 مومن جو مذہب شیعہ رکھتا ہو اولاد رسول مقبول صلعم کو تمام امت محمدیہ صلعم سے افضل
 جانتا ہو۔ انکی اطاعت و پیروی کو فرض مانتا ہو۔ خواہ وہ کتنا ہی متنفذ و پرہیزگار۔ عابد زاہد
 ہو اور سید اعلیٰ نسب اولاد مرتضیٰ آل مصطفیٰ علیہما السلام کیوں نہ ہو۔ اس کو سنی
 کافر جانتے ہیں۔ گویا ثلاثہ پرستی جزو ایمان ہے۔

۵۔ فتنہ انگیز اور فسد کون ہے { سب سے ظالم اور فتنہ انگیز

جو خواہ مخواہ البادی ظلم کے مصداق مذہبی چھیڑ چھاڑ رکھتا ہے اور مذہب شیعہ پر ہمیشہ
 بزدلانہ اور خارجیانہ ریک حملہ کرتا رہتا ہے اور تفریق بین المسلمین کا باعث ہو کر مسلمانوں
 کو لڑنا رہنما ہے۔ ضلع جھنگ میں رسالہ بازی کی ابتدا مولوی ولی محمد صاحب گھیاڑی
 اور مولوی غلام حسین صاحب چوڑی گرسے ہوئی۔ وہ ہمیشہ اہلبیت رسالت صلعم کے
 مخالف و معاند رہے اور اہلبیت میں سخت گندہ لڑی پھر اور خارجیانہ خیالات چھوڑ گئے
 ہیں اندنوں مولوی قطب الدین صاحب حکیم چک ۲۳۳ اور مولوی صاحب پیر کوئی
 و چند مدرسین انجمن خادم المسلمین جھنگ گھیاڑی اپنی زہریلی تحریرات و وعظ سے شیعہ و سنی
 کو لڑا رہے ہیں اور مذہب امامیہ کو کافر۔ بدعتی۔ فاسق۔ و فاجر بتلا رہے ہیں۔ اسکے خط
 و رسالے و اشتہارات صاف بتلا رہے ہیں۔ کہ وہ خاص دشمنان مذہب شیعہ و مذہب
 آل سیدنا محمد ہیں۔ کاشک۔ انجمن حسد و المسلمین کوئی ریز و لیوشن پاس کر لے۔ اور
 اپنے ماتحت ملازمین مدرسین کی زبان بند کرتی۔ تاکہ مسلمانوں کا اتفاق ہوتا۔ طریقہ یہ کہ

روسائے عظام شیعہ ضلع جھنگ اس انجمن کے سرپرست ہیں۔ انکا لحاظ و ادب بھی نہیں کیا جاتا۔ ان صاحبان سے ہزار روپیہ وصول کر کے انہیں کو کافر۔ فاسق۔ بیدیں اور بدعتی بنایا جاتا ہے۔ عجب احسان فراموشی ہے

۴۔ مذہب سنی کے تمام فرقے بارہ ائمہ اطہار اولاد احمد مختار سیدالابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذہب پر نہیں چلتے۔ انکی کتب عقائد۔ کتب اصول۔ انکے عمل اور انکے چلن سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ان لوگوں کو مذہب اہلبیت سے ہرگز غرض نہیں۔ اگر انکو خاندان رسالت صلعم سے محبت اور مودت ہوتی تو وہ اپنے اعمال و معاملات و عبادت میں ان پاک اور مقدس اماموں کی پیروی و اطاعت کرتے اور مذہب امامیہ کے پابند ہو کر جعفری کہلاتے۔ مگر ان لوگوں نے اولاد رسول صلعم سے ہر زمانہ میں مخالفت کی اور انکے مقابلہ میں عدوت اور دشمنی سے مذہب حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ چکڑاوی۔ پیچرمی۔ ولہبی۔ مرزائی جاری کئے اور سادات کرام کو ملیا میٹ کرنے کے واسطے گھر گھر امام۔ گھر گھر ولی۔ گھر گھر مجتہد غوث اور قطب اور پیر اور مہدی موعود بنائے اور اپنی تقریروں و تحریروں میں اولاد رسول مقبول کی توہین و ہتک کر کے شان سادات مٹانے لگے اور مذہب امامیہ سے عام مسلمانوں کو بہتان اور افترا باندھ کر نفرت دلانے لگے۔ خاص کر ولہبی لوگوں نے تو اپنی کتابوں اور رسالوں اور اخباروں میں حضرات اصحاب ثلاثہ کے مصنوعی مناقب و فضائل شائع کئے اور اولاد رسول صلعم کی شان میں تحارت آمیز و نفرت انگیز کلمات کئے اور اقوال ائمہ اطہار کی غلط معانی و تاویلات کیں۔

ب۔ مولوی قطب الدین سنی حنفی اپنے فتوے میں مذہب شیعہ پر صریح افترا و کذب اور بہتان باندھتا ہے اور شیعہ و سنی کو لڑاتا ہے اور یوں لکھتا ہے۔ ایک رافضی ہے جو اصحاب ثلاثہ کو نہ صرف غاصب اور غابح از ایمان اعتقاد کرتا ہے بلکہ انکو بہت بکتا ہے اور سب کو عبادت سمجھتا ہے اسی طرح جناب عائشہ کے متعلق اسکا اعتقاد ہے۔ نیز انکو متم بالزنا کرتا ہے۔ اس زمانہ کے رافضی صحاح ستہ کو نہیں

مانتے۔ امام اعظم کو خفت امیر الفاظ سے یوں کرتا ہے اہلسنتہ وجماعت کی اہانت سے
 نہیں چوکتا۔ لہذا وہ اس وجہ سے بھی کفر کا مستحق ہے۔ چودھویں صدی کے رفعتی
 سخت گیر اور وریدہ دہن ہیں خصوصاً ضلع جھنگ کے رفعتی نعوذ باللہ منہم بڑے منہ
 پھٹ واقع ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ثلاثہ کو جیت۔ طاعت۔ اور صنیٰ قریش لکھتے ہیں
 یہ لوگ تمام اہلسنتہ وجماعت کو ناصبی کہتے ہیں اور ناصبی کو کافر بتلاتے ہیں۔ ان
 لوگوں کا مذہب ہے کہ صلوٰۃ جنازہ میں مومن پر پانچ تکبیریں اور منافق پر چار
 تکبیریں ہیں اور اگر سنی پر نماز جنازہ پڑھو تو تکبیر پہنچ نہ کہو۔ ضلع اشماشہ کو رفعتی لوگ
 منافقین وغیرہ کہتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے صدیق اکبر کے ساتھ بیت کی تھی۔ انکو
 مفسدین بتلاتے ہیں۔ یہ لوگ عوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کو باطل الحیال
 شخص اعتقاد کرتے ہیں۔ تمام دنیا کے محققان مفتاح مطلق روافض کو بدعتی اور ناسن
 کہتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ (شیعہ) جیسے ثلاثہ کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی
 طرح اہلسنت وجماعت کو بھی ناصبی کافر اعتقاد کرتے ہیں۔ "انہو کلام" ملاحظہ فرمائیے جب
 ضلع جھنگ میں ایسے مفتری اور مفسد مولوی موجود ہوں تو شیعہ اور سنی کا کیسے اتفاق
 ہو سکتا ہے۔ مولوی صاحب کے ان افتراء و بہتانات کا جواب فتویٰ صابریہ میں تین
 سال ہوئے مفصل مدلل دیا گیا اور دوسری دفعہ بھی چھپو اگر ضلع جھنگ میں تقسیم کیا
 گیا۔ مگر مولوی صاحب کو اس کے جواب ابواب کا حوصلہ نہ پڑا۔ مولوی صاحب اور
 اس کے معاونین کو معلوم ہو کہ مذہب شیعہ اپنی طرف سے وہی پیش کرتا ہے جو سنی
 عالم حضرات اصحاب ثلاثہ کے ایمان و اعمال پر اپنی کتب معتبرہ میں تحریر کی گئی ہیں
 اس لئے میں نے مذہبی طور ہندو پنجاب کے علماء کرام اہلسنتہ عموماً اور ضلع جھنگ
 کے مولوی صاحبان کے من گھڑت خیالات و افتراء و بہتانات لکھے زہریلے کذب امیر
 وقتہ انگیز رسالہ جات و اشتہارات کو دور کرنے اور مذہبی ثنائی ثم وزیر آبادی۔ ایڈیٹر
 انجم۔ ایڈیٹر المحدثات انسرو ایڈیٹر الفضل قادیان و دیگر مسلم ہذا ایڈیٹر ان اخبارات پنجاب
 کے توہمات اور باطل عقائد کو مٹانے اور حضرات اصحاب ثلاثہ کے حقیقی حالات اور

فضائل و خلافت کے صحیح واقعات اور ان کے خاندان رسالت صلعم سے سلوک و محبت و مودہ کو ظاہر کرنے کے واسطے یہ مختصر رسالہ ایمان ثلاثہ لکھا ہے۔ تاکہ سنی مسلمانوں کی غلط فہمی دور ہو کہ مذہب شیعہ خواہ مخواہ اصحاب النبی صلعم کی ترویج و تکریم کرتا ہے نہیں نہیں بلکہ اہل بیت اور اہل سنت کے محدثین اور مورخین جو کچھ حضرات اصحاب ثلاثہ کے اصلی حالات لکھ گئے ہیں۔ اور انکی توہین و ہتک کر گئے ہیں۔ انہی پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ تاکہ سنی مسلمانوں کی شیعہ سے بدظنی دور ہو جائے اور ان کے پرانے دنیاوی یہ عقیدہ کی اصلاح ہو کہ اصحاب ثلاثہ سب امت سے افضل ہیں اور وہ جناب رسول اللہ صلعم کے خلیفے ہیں اور قطعی ہستی۔ مومن کامل اور بڑے بہادر اور غازی ہیں (معتقدہ سنی)

سنی مسلمان یہ سب کے سب بڑی صاحبان کے بناؤنی منانے ہیں۔ منہائے اگلے محدثین اور مورخین لکھ گئے ہیں۔ کہ حضرات اصحاب ثلاثہ نہ تو اہلبیت رسالت سے افضل ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کو جناب رسول اللہ صلعم نے اپنا خلیفہ بنایا اور نہ ہی انکا ماننا کوئی جزو ایمان ہے اور یہ صحابہ ہمیشہ ہر ایک جنگ اور غزائے سے بھاگتے رہے اور اپنی جان بچاتے رہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک اولاد سے بعد وفات النبی صلعم بڑا سلوک کیا۔ حقوق تلفی کی۔ یہ سب کچھ مذہب سنی کے صحاح ستہ اور معتبر تواریخ میں درج ہیں۔ میں اپنی طرف سے حضرات اصحاب ثلاثہ پر کوئی فتوے نہیں لگاتا۔ اور نہ مجھے حق حاصل ہے۔ کہ تمام اسلامی دنیا کے سنی مسلمانوں کے بزرگان دین اور ان کے پیشوایان کی شان میں اپنی طرف سے کچھ تنقیص کروں۔ یا الزام لگاؤں۔ یہ تو شیعوں کا اصول نہیں کہ اصحاب ثلاثہ پر بے محل اور بلا ضرورت لعن و طعن کیا کریں۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ مذہب شیعہ کو ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ نہ یہ اصحاب ثلاثہ کی خلافت کو جائز سمجھتے ہیں اور نہ انہیں اپنا امام و پیشوا مانتے ہیں۔ بلکہ مذہب شیعہ کی تعریف یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خاندان رسالت کے آدمی اہل

علیم السلام کو اپنا پیشوا اور امام و رہبر اور افضل الناس مانا جائے اور انکی پیروی کی جائے۔ ہمارا شروع ہی سے جوابی و دفاعی پہلو رہا ہے۔ کسی مذہب کی تردید میں پہلے قلم نہیں اٹھائی۔ ہم مسلمانوں میں نفاق و شقاق کو بہت بڑا خیال کرتے ہیں۔ لیکن جب دیکھا کہ اہلبیت رسالت صلعم کی شان میں ہزاروں بے ادبیاں کھلم کھلی ہو رہی ہیں اور ہم خاموشی کے ساتھ سنتے جاتے ہیں۔ مذہب امامیہ کی توہین و تذلیل کی جاتی ہے۔ ہماری غیرت کام نہیں کرتی۔ ہر جمعہ میں وعظ سنی و خطیب افضل الناس بعد النبی البکر ثم عمر ثم عثمان ثم علیؑ کے غلط عقیدے کا اعلان کرتا رہتا ہے۔ مگر کوئی محقق مسلمان نہیں بولتا۔ شیعہ مذہب کی ہمیشہ دل آزاری کی جاتی ہے۔ جھنگ دکھانا میں سالہا سال سے شیعہ مذہب کی تردید میں سائل شائع ہو رہے ہیں۔ جن میں شیعوں کو کافر۔ زندق۔ بدعتی۔ فاسق و فاجر۔ مفسوب علیہم بنایا جاتا ہے۔ مگر شیعوں کی مسلم و بروہاری نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ جب ہم کو میدان میں بلایا گیا اور چیلنج دیئے گئے تب ہم نے طوعاً و کرہاً حمایت ساوات میں کسم پٹائی۔ تو غیر منصف مزاج اور ضدی سنی چلا اٹھے۔ اگر ہم چپکے سے بے غیرتی سے انکی دل آزاری کے حملے سنتے رہتے انکے کفر کے فتاوے کی پرواہ نہ کرتے۔ غاذان رسالت صلعم کی توہین دیکھتے انکی مذہب شیعہ پر رکیک حملوں کا جواب نہ دیتے۔ ان لوگوں سے رعب سے مرعوب ہو کر ست بچن کرتے۔ باطل اور کذب کی حمایت کرتے۔ تب یہ لوگ ہم کو بڑا متقی و پیر پرگار و صالح جانتے۔ مگر ایسی بے غیرتی اور بے حمیتی اور ہزولی تو وہ شخص کر سکتا ہے۔ جس میں ذرہ بھبر بھی نورا ایمان نہ ہو نہ غیرت ہو اور سب کو دنیا اور مال کی ضرورت ہو جسکو اللہ اور اس کے رسول مقبول کا خوف نہ ہو۔ جب خداوند کیہم نے ہم کو علم و دولت و لیاقت دے رکھی ہے اور قوم ہماری مدد کرنے کو طیار ہے اور تبلیغ و اشاعت مذہب امامیہ ہمارے پر فرض عین ہے تو ہم ایسے پر امن و آزاد و مہذب و روشن زمانہ میں کیوں خاموش رہیں اور اندھوں کو کیوں نہ راستہ دکھلائیں اور مسلمانوں کو کیوں نہ صراط مستقیم دکھائیں اور حقیقی وارثان نبوت کا راہ نجات بتائیں۔ حق بات کو کیوں چھپائیں

نہ اس وقت ہمارے سر پر بنی امیہ کی تلوار بنے اور نہ بنی عباس کے جیل خانے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسی بابرکت آزادی کے زمانہ میں اشاعت مذہب شیعہ نہ کریں۔ کیا کسی سنی نے جھنگ لکھیانہ کے سنی علما کی رسالہ بازی کو بند کیا۔ کیا کسی کیبٹی نے انجم۔ ال حدیث۔ الفضل اخبارات اور پیر کوٹی اور قطب شاہی رسالہ جات و اشتنارات کی مخالفت کی۔ بلکہ وہ ہمیشہ انکی مدد کرتے رہے اور شیعوں کو کافر بناتے رہے۔ کسی نے انکی زبان بند نہ کی۔ تو اب جب ہم الکا جواب متانت و شرافت سے دیتے ہیں تو ہم کو اشاعت سے کیوں روکا جاتا ہے۔ جو امر محال ہے ہم نے تو بیس سال کی تحقیقات کے بعد حق کو قبول کیا ہے اور ہمیشہ حق کے تابع رہ کر اظہار حق کرتے رہیں گے۔ اور کشتی نوح پر سوار رہیں گے۔

ح

علیٰ امام من است و منم غلام علیؑ ہزار جان گرامی فدائے جان علیؑ
ہمارا کام کنا ہے سنانا برس اللہ کے سیدھے راہ چلانا

راقم ڈاکٹر صابر عفی عنہ

نوٹ۔ یہ امر اب روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ خیر امت مدعیان کو سنت کو تلاذ پرستی میں جناب رسالت صلم کا لب و مخاطب بھی نہیں را۔ ظاہری لباس اسلام میں انہوں نے بانی اسلام کو قطعی چھوڑ دیا ہے۔

آئل حقیقی اسلام کو چھوڑ کر صراط مستقیم سے منہ موڑ کر ان لوگوں نے فرقہ بندی کر لی۔
دوم۔ جناب سرور عالم صلم اور المہبت رسالت صلم کو جسمانی تکالیف دینا تو پہنچاتے رہے مگر اب روحانی ایذا دینی شروع کر دی۔ کہ نجدی و مایوں نے رمضان مطہرہ کنبد خضرا پر گولہ باری شروع کر دی۔ مدینہ منورہ کو محصور کیا اور المایان مدینہ منورہ کو سخت تکالیف پہنچائیں۔ اور مقامات مقدسہ کے بقیے گرا دیئے۔ لعنة الله على القوم الظالمین۔ سچ کافر کفر آئیںچہ مسلمان کر دندر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمدهٗ ونصلى على رسوله الكريم وآله العظم

باب اقل

اسلام اور ایمان میں کیا فرق ہے؟

اسلام کیا ہے

ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اللہ کے نزدیک
سچا دین اسلام ہے۔

۱۔ الاسلام علانیتہ والایمان فی القلب۔ اسلام ظاہر ہے اور ایمان دل میں ہے۔ (کنوز الدقائق ص ۱)

۲۔ اشد تعالیٰ کا فرمان ہے۔ قالت الاعراب امنا قل لمرؤسنا و لكن قولوا

اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (پٹ)۔ ہجرات گنوار لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے کہہ دے تم ابھی مومن نہیں ہوئے البتہ یوں کہو ہم رڈر کے ہمارے مسلمان ہو گئے۔ ابھی تو تمہارے دلوں میں ایمان داخل تک نہیں ہوا

۳۰۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ الاسلام ان تمشہد ان

لا اله الا الله وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولَ اللَّهِ وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتُحْسِنُ الصَّوْمَ

رمضان و فتح البيت ان استطعت اليه سبيلا - ترجمہ - اسلام یہ ہے

کہ تو گواہی دے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں اور تو گواہی

دے کہ محمد بھیجے ہوئے ائمہ کے ہیں اور اچھی طرح نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے۔ اگر تو اس کے راہ کی طاقت رکھے۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الایمان جلد اول ص ۱۔ حدیث جبریلؑ۔
 ۴۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدۃ (کتاب الایمان مشکوٰۃ) مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بچے رہیں۔

ب۔ نعت میں اسلام کے معنی ہیں ظاہری تا بعداری اور تسلیم کرنا۔

ایمان کیا ہے {الایمان عقد بالقلب و اقرار باللسان و عمل بالارکان (طبرانی) ایمان دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے نیک کام کرنا ہے۔}

۲۔ الایمان اقرار باللسان و تصدیق بالقلب و عمل بالارکان۔ ایمان زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا اور نیک کام کرنے کا نام ہے (مقدمہ فتح الباری ص ۶۴ یعنی ص ۱۲)

۳۔ الایمان معرفتہ بالقلب و قول باللسان و عمل بالارکان (ابن ماجہ مترجم) ایمان دل کی معرفت ہے زبان کا اقرار ہے اور ہاتھ پیر کا عمل ہے۔

پس اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ ایمان تین چیزوں سے مرکب ہے دل سے یقین کرنا۔ زبان سے اقرار کرنا۔ ہاتھ پاؤں سے فرائض اور اعمال بجالانا۔ ان میں سے جو بات نہ ہوگی۔ ایمان ناقص رہے گا۔ اور جس متدر اعمال صالح زیادہ ہوں گے ایمان زیادہ ہوگا (ابن ماجہ مترجم ص ۳۳)

۴۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان تو من باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و لیوم الاحرارخ یہ کہ اللہ کے ساتھ ایمان لاوے۔ فرشتوں و کتاہوں اور رسولوں اور آخرت پر ایمان لاوے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ و رسولہ و الکتاب

الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل۔ ومن یکفر باللہ
ومملکتہ وکتابہ ورسولہ والیوم الاخر فقد ضلّ ضلالاً لیبیدادہ
الناس مسلماً نوا اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے
رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی ایمان لاؤ جو
کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور آخرت سے
منکر ہو وہ پرلے درجہ کا گمراہ ہو گیا

۶۔ حدیث بخاری۔ کتاب الایمان۔ پارہ پہلا ص ۱۔ باب اذا لم یکن الاسلام

علی الحقیقتہ میں ہے حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور سعد بیٹھے ہوئے تھے
آپ نے ایک شخص حبیل بن سراقہ کو چھوڑ دیا۔ نہ دیا وہ ان سب لوگوں
میں مجھے زیادہ پسند تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلعم آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ
دیا۔ قسم خدا کی میں تو اس کو مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یا سلم پھر تھڑی
دیر میں چپ رہا۔ پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا۔ اس نے زور کیا میں نے
دوبارہ عرض کیا آپ نے فلاں شخص کو کیوں چھوڑ دیا قسم خدا کی میں تو اس کو مومن
جانتا ہوں آپ نے فرمایا۔ یا سلم الخ۔

نوٹ۔ ثابت ہوا کہ مومن و مسلم میں فرق ہے۔

۷۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان کتنے اور شرائط ہیں
ہے پس فضل ان میں سے کتنا لا الہ الا اللہ اور اسکا کترا زیادہ کی چیز کو راہ سے
دور کرنا اور ایمان کی حیا بڑی شاخ ہے رشکوۃ۔ کتاب الایمان ص ۱ پس
ثابت ہوا کہ کوئی مسلمان مومن کامل کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک ہر
ایک پہلو سے قول اور فعل اور عمل میں کامل نہ ہو۔ مجموعہ احکام شریعتی اور
صحیح سنن نبوی صلعم کا یقین کرنا اور ان پر عمل کرنا اجزاء اسلام اور ایمان سے
ہے کسی ایک عام کا منکر کافر قطعی ہے۔ اور مومنین کی صفات میں اعمال صالحہ

جزو اعظم ہے۔ جہاں جہاں قرآن شریف میں مومنین کو خطاب ہے یا صفات مومنین کی تعریف کی گئی ہے وہاں اعمال صالحہ کو بھی ذکر کیا ہے۔

قرآنی صفات مومنین { پہلی آیت شریفہ - ان الذین امنوا

والذین ہادوا والنصارى والصائبین من امن بالله والیوم الآخر وعمل صالحا فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیہم ولا هم یحزنون (پ۔ البقرہ) ترجمہ۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور یہودی اور عیسائی اور صابی ان میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام کئے انکو اپنے مالک کے پاس انکی مزدوری ملے گی نہ انکو ڈر ہوگا نہ رنج۔

۲۔ والذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک اصحاب الجنة۔ ہم فیہا خالدون (پ۔ البقرہ) اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنتی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

۳۔ والذین امنوا استجابوا للہ (پ۔ البقرہ) اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں۔

۴۔ ومن یعمل من الصالحات من ذکر و نسی او هو مومن۔ فاولئک یدخلون الجنة ولا یظلمون نقیذا (پ۔ النسا ۱۸) ترجمہ۔ اور جو کوئی کچھ بھی نیکی کیے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایماندار ہو اس قسم کے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان پر ظلم نہ ہوگا۔

۵۔ انما قول المومنین اذ ادعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا و اطعنا (پ۔ النور) ایماندار لوگ جب الکا جھگڑا فیصلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تو بس یہی کہتے ہیں۔ ہم نے سنا اور مان لیا۔

آیات القرآن فی معیار الایمان { تمام قرآن شریف میں مومنین

کی یہ صفات و معیار ایمان بتائے گئے ہیں۔ اول ایمان باللہ والرسول۔ دوم ہجرت الی اللہ۔ سوم۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ پس جو اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تینوں معیار و صفات میں مرتے دم تک کامل رہا۔ وہی مومن کامل و بستی ہے۔ ایمان باللہ والرسول سے یہ مراد ہے کہ وہ بعد اقرار توحید و رسالت تا بعد از مطیع احکام الہی و فرمان رسالت پناہی رہا ہو اور ہجرت وہ جو خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے اعانت اسلام کی خاطر ہو۔ اور جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو اس سے کنارہ ہو کسی دنیاوی طمع زرد دولت و حکومت کے لئے نہ ہو اور جہاد مال اور جان سے کیا ہو تن من وھن فی سبیل اللہ تبان کیا ہو۔

۱۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذین امنوا۔ والذین ہاجر واد جاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ۔ واللہ غفور رحیم (پ۔ البقرہ۔ رکوع ۲، ترجمہ۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ملک کو اللہ کے لئے چھوڑا اور خدا کی راہ میں لڑے۔ انہی کو اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نوٹ۔ یہ آیت شریف ان صحابہ پر صادق آتی ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ و اس کے رسول مقبول صلعم پر ایمان کامل رکھا اور انکی فرمانبرداری کی اور ہجرت و جہاد کیا۔ تو اس معیار میں سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام اور اصحاب کبار و فادار ہی کامل ترین تھے حضرات ثلاثہ ابوبکر و عمر و عثمان و امثالہم نے اگر ہجرت و جہاد فی سبیل اللہ کی ہوتی تو ہر ایک لڑائی و جنگ سے بھاگ نہ جاتے اور جناب رسول اکرم صلعم کی نبوت پر حضرت عمر شک کرتے اور گستاخانہ کلام نہ کہتے اور جناب کے خیمے میں کلمہ پڑھان نہ نکالتے اور خاندان نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یدانہ پہنچاتے۔ اور جناب رسول مقبول صلعم کو چھوڑ کر اجماعی خلافت نہ جاتے۔

۲۔ انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ واذاکا فوامعہ علیٰ امر جامع لم یذہبوا حتیٰ یستاذلواہ ان الذین یستاذلواہ اولئک یؤمنون

باللہ ورسولہ (پٹا - النور - ۹۴) ترجمہ - چکے ایماندار وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب کسی جمع ہونے کے کام میں پیغمبرؐ کیساتھ ہونے ہیں۔ تو جب تک اس سے اجازت نہ لیں وہاں سے اٹھ کر نہیں جاتے بیشک جو لوگ تجھ سے جاتے وقت اجازت لیتے ہیں۔ وہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔

نوٹ - امر جامع یعنی جمہ یا جماعت یا صلاح یا مشورہ یا جہاد وغیرہ اللہ تعالیٰ نے بیان معیار الایمان صاف فرمایا کہ جو لوگ امر جامع میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔ وہی ایماندار ہیں۔ مذہب سنی میں ہے کہ حضرات اہل بیتؑ ہر ایک جنگ و جہاد سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر فرار ہوتے رہے اور تیسرے روز آکر منہ دکھلایا۔ اور ہر ایک جنگ و غزوہ مصیبت میں جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام اور چند وفادار صحابہ کرام ہی ثابت قدم رہے۔

انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یزولوا وجاہدوا باموالہم و انفسہم فی سبیل اللہ - اولئک ہم الصادقون (پٹا - السجرات ع ۲) موزن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور رسولؐ پر دل سے یقین لائے پھر انکو ایمان کی باتوں میں کسی طرح کا شک نہیں رہا اور انہوں نے اپنے جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کی۔ ایسے ہی لوگ سچے ایماندار ہیں۔

نوٹ - مذہب سنی پکار کر کہہ رہا ہے کہ حضرت عمرؓ نے صلح حدیبیہ میں نبوت پر شک کیا (تفسیر عالم التنزیل) اور جہاد فی سبیل اللہ میں کوئی خدات اسلامی نہیں دکھلائی اور جناب سرور عالم صلعم کی کوئی مالی اعانت نہیں کی۔ بلکہ آنحضرت صلعم ہمیشہ ان حضرات کی مدد و اعانت کرتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے حجۃ نبوت میں مرض موت کی وقت جب جناب رسول اللہ صلعم نے کاغذوات منگوانے اور وصیت لکھنے کیواسلئے حکم فرمایا تو حضرت عمرؓ نے کہا جہنم کتاب اللہ - ہم کو اللہ کی کتاب کی ہے یہ شخص کیواسے ایک ماہی معاف اللہ

۴۔ ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجملین۔ انما استزلہم الشیطان
ببعض ما کسبوا۔ ولقد عفا اللہ عنہم۔ ان اللہ غفور حلیم ری
آل عمران رکوع ۱۶ ترجمہ جس دن دونوں فوجیں گتھ گتھیں اس دن جو تم میں سے
بھاگ نکلے۔ انکو شیطان نے کچھ انکے کئے کی شامت میں بھڑکا دیا
اور البتہ اللہ نے انکو معاف کر دیا۔ بے شک اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے۔

نوٹ۔ یہ جنگ احد کا واقعہ ہے کہ جس کے میدان کی گھسان لڑائی سے تمام
صحابہ کرام جناب رسول خدا علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کو زخم کفار میں چھوڑ کر
بھاگ نکلے اور صرف چودہ اصحاب ثابت قدم رہے۔ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام
کو ثابت قدمی و بہادری کے باعث لافتنے الاعلیٰ لایسف الا ذوالفقار کا تلمذ
عطا ہوا۔ حضرت ابوبکر صباگ کر جنگل میں جا چھپے اور حضرت عمر بھاگ کر پہاڑ پر
جا بیٹھے اور حضرت عثمان ایسے بھاگے کہ تیسرے روز منہ دکھلایا (غلام تاج اسلام)
حضرت سنی کہتے ہیں کہ حضرت عمر سے شیطان بھاگتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ انکو شیطان نے بہکایا۔ مانا کہ جنگ احد کے فزاری صحابہ کا قصور معاف ہوا
مگر فرمایا کہ یہ حضرات افضل الناس بعد النبی کیسے بنائے گئے اور جناب امیر المومنین
علی المرتضیٰ علیہ السلام مومن کامل۔ مجاہد فی سبیل اللہ۔ غازی بہادر سے کیسے افضل
واسطے ہر گئے۔ کتاب اللہ اور احادیث۔

۵۔ فالذین ہاجروا واخرجوا من ديارهم واودوا فی سبیل۔ وقتاتلوا
وقتلوا لا کفر من عنہم سیاتہم ولا دخلنہم جنات تجری من تحتہا
الانہار۔ ثواباً من عند اللہ۔ واللہ عندہ حسن الثواب (پہ آملہ)
ع ۲۰ پھر جن لوگوں نے اپنا وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے
اور میری راہ میں ستائے گئے اور میری راہ میں لڑے اور مارے گئے
البتہ میں انکے گناہوں سے اپنی سیٹ دوں گا۔ اور انکو ایسے باغوں
میں لے جاؤں گا۔ جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں۔ یہ اللہ کے پاس سے

انکو بدلہ ملے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔

نوٹ۔ تمام سنی تواریخ گواہی دیتے ہیں۔ کہ مکہ معظمہ میں حضرات اصحاب ثلاثہ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچی۔ حضرت عمر عاص بن دائل کی حمایت میں رہے اور اپنے ماموں ابو جہل پہ بھروسہ کر کے لڑائی و جھگڑے کرتے رہے اور مکہ معظمہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکالیف و مصائب و بیخ میں ہرگز شل نہیں نہ ہوئے۔ شعب ابی طالب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محصور رہے یہ حضرات اصحاب ثلاثہ اپنے اپنے گھروں میں عیش و عشرت کرتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اوجھ ڈالے گئے اور جناب علیہ السلام کی گردن و گلہ چادر سے کفار نے گھونٹا۔ حضور انور کے راستہ پر کانٹے پھیلے گئے۔ خاک ہول ڈالی گئی ابو جہل نے سخت بے ادبی کی۔ طائف کے بد معاشوں نے جناب کو پتھر اڑایا۔ مگر حضرات اصحاب ثلاثہ کہیں بھی مدد کو نہ پہنچے اور نہ کسی جنگ میں زخمی ہوئے اور نہ کسی کا زکو قتل کیا بلکہ ہر ایک جنگ سے فرار ہوئے۔

یا ایہا الذین امنوا صبروا و اصبروا و اصابوا۔ و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ (آل عمران - ۲۰۷) ترجمہ مسلمانو صبر کرو اور صبر میں اپنے دشمنوں پر غالب آؤ اور مورچے پر جمے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس لئے کہ مراد کو پہنچو۔

نوٹ۔ اہل حدیث دوستو! حنفی بزرگو! اپنی مستند و معتبر کتب کھول کر دیکھو کہ کون کون اصحاب ہر ایک لڑائی میں مورچہ پر چارہ اور کون کون بھاگ گیا۔ خاص کر مورچہ جنگ حنین دیکھ لیتا۔ کہ اللہ کا پیارا حبیب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دلدل کو ایڑ لگا کر مضر و صحابہ کو پکار رہا ہے اور بیعت رضواں یاد دلا کر یا اصحاب السمرۃ یا اصحاب الشجرۃ فرما رہا ہے۔ مگر بھگڑے صحابہ پست کر نہیں دیکھتے۔

۷۔ ولا تہنوا فی سبغاء القوم۔ ان تکلوا تا لمون فانہم یالمون کما تالمون

وترجون من الله ما لا يحبون - وكان الله عليهما حكيماً (پٹ - النساء ع ۱۳)
ترجمہ - اور کافروں کا پیچھا کرنے میں انہیں لڑنے میں ہمت نہ دیا نہ مردی نہ
کرویا اپنے تئیں ذلیل مت بناؤ اگر تم کو لڑائی میں تکلیف پہنچتی ہے تو انکو بھی
تکلیف پہنچتی ہے - جیسے تم کو تکلیف پہنچتی ہے اور تم خدا سے وہ امید رکھتے ہو -
جو کافر نہیں رکھتے - اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے -

نوٹ - حضرت آپ جنگ خیبر کا میدان یاد کریں - جس میں حضرت شیخین حضرت
ابوبکر و حضرت عمر دد فہم محمدی صلعم لے کر گئے اور دونوں دفعہ شکست کھا کر
واپس ہوئے - فوج حضرت عمر کو نامرد و بزدل کستی تھی اور جناب عمر اپنے ساتھیوں
کو بزدل بناتے تھے - راز الہ انخاشہ ولی اللہ فرمایے جناب حضرت شیخین نے
کس میدان میں بہادری دکھائی -

۸۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ وجاهدوا فی سبیلہ
علکم تفلحون (پٹ - المائدہ) مسلمانو - اللہ تعالیٰ سے دوڑو اور اس تک
پہنچنے کا وسیلہ ڈھونڈو اور دین کے دشمنوں سے اس کی راہ میں لڑو تاکہ تم مراد
کو پہنچو -

نوٹ - ایمان رحبت اور فلاح اور صداقت کی کسوٹی زائد نبوت میں جہاد فی سبیل اللہ
تھا جس میں گستاخی معاف حضرات اصحاب ثلاثہ ہمیشہ فیل و ناکامیاب کرے -

۹۔ یا ایہا الذین امنوا اذا قیتم الذین کفروا ازحفا فلا تولوہم الادبار -
ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفاً لقتال او متحیزاً الی فیہ فقتلہ
بار بفضیب من اللہ وما وادہ جہنم و بیس المصیر (پٹ - الانفال - ۸۷)
مسلمانو جب تم کافروں کے ریلن سل لشکر سے بھڑ جاؤ - یعنی وہ زیادہ ہوں اور تم
کم تو انکو پیٹھ نہ دو اور جو اس دن اپنی پیٹھ کافروں کو دکھائے یعنی بھاگ جائے
وہ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ لوٹ جانے
کی بری جاہ ہے - مگر جو کوئی کتر اگر ایک طرف چلے لڑنے کے لئے یا جانت

میں شریک ہونے کے لئے۔

نوٹ۔ فرمائیے حضرات اہل تسنن آپ کے سبیل بقدر صحابہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان وغیرہم جو ہر ایک جنگ و جہاد فی سبیل اللہ سے جان بچا کر بھاگتے رہے اس وعید الہی سے کیسے بچ سکتے ہیں۔

۱۰۔ یا ایہا الذین امنوا اذ القیتم فیہ فاسبغوا واذکروا للہ کثیرا لعالمکم تفلحون

رپٹ۔ الانفال) مسلمانو۔ جب تم کافروں کی کسی فوج سے بھڑ جاؤ تو جھے رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔

نوٹ۔ اللہ تعالیٰ تو مسلمانوں کو مورچہ پر جھے رہنے کو فرماتا ہے۔ حضرات اصحاب ثلاثہ و امثالہم اپنی جان بھاگ کر بچتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جی چراتا ہے پھر بھی سنی اسکو افضل بتاتا ہے۔

۱۱۔ والذین امنوا وھاجروا وجاهدوا فی سبیل اللہ والذین اووا و نصرہ

اولئک ھم المؤمنون حقاً۔ لھم مغفرۃ و رزق کریم رپٹ۔ الانفال ع ۱۰)۔

ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا (یعنی مہاجرین) اور جن لوگوں نے جگہ دی اور انکی مدد کی (انصار) یہی پکے مسلمان ہیں۔ ان لوگوں کے لئے آخرت میں اللہ کی بخشش اور دنیا میں عزت کی روزی ہے۔

نوٹ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان مومنین مہاجرین کے واسطے ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے دو چنواؤں کی قیمت لینا اور ہر ایک جنگ سے بھاگ جانا اور غنڈین رسالت

کی حق تلفی کرنا اور انکی وراثت چھین لینا۔ پھر گھر کو آگ لگانا اور وصایاے نبوی سے

منہ موڑ کر بیعت خم غدیر توڑ کر خفیہ و پالیسی سے اجماعی خلافت قائم کرنا اور باغ و مذک

وراثت قبول فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضبط کر لینا۔ حقیقی مومنوں کا کام نہیں۔ اگر حضرات اصحاب

ثلاثہ حقیقی مومنین و مہاجرین ہوتے تو یہ اعمال ہرگز ان سے سرزد نہ ہوتے مذہب

سنی کی صحاح ستہ و معتبر تواریخ میں جیت تک یہ اعمال صحابہ موجود ہیں۔ تب تک

ایمان ثلاثہ سنی مسلمان سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ انکے متقدمین محدثین و مومنین

ایسے حالات لکھ کر سنیوں کو ہمیشہ کے واسطے شرمندہ کر گئے ہیں۔ جو کبھی سر نہیں اٹھا سکتے پہلے اپنی یہ سب کتابیں جھٹلاؤ۔ پھر ثلاثہ کو مومنین کامل بناؤ۔

۱۲۔ ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يُقاتلون في سبيل الله فيقتلون وليقتلون - وعداً عليه حقاً في التورات والانجيل والقرآن - ومن اوفى لعهد من الله فاستبشروا ببيعكم الذي باليعتم ب - وذلك هو الفوز العظيم پٹا - التوبہ - ع ۱۴ ترجمہ :- بیشک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکے جان اور مال کو مول لے لیا ہے اس کے بدل انکو بہشت ملے گی وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے میں پھر کافروں کو مارنے میں اور مارے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پکا ہے اس نے ذمہ لے لیا ہے۔ تورات اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون اپنے قول کا پورا کر نیا لائے تو مسلمانو یہ جو سودا تم نے کیا ہے اس کی خوشی مناؤ اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

نوٹ :- یہ بشارت بھی نمازیوں کے واسطے ہے۔ جنہوں نے جم کر لڑائی کی غازی بیاور کھدائے اور اگر قتل ہوئے تو شہید کھدائے۔ معذور صحابہ پر ہرگز چسپان نہیں ہو سکتے جنہوں نے ہر ایک لڑائی میں اپنے سردار بنی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیٹھ دکھلائے۔

۱۳۔ والذین هاجروا في سبيل الله ثم قتلوا وما توا اليه رزقناهم الله رزقاً حسناً وان الله لهو خير الرازقين پٹ - الحج - ع ۱۶ ترجمہ :- اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور پھر وہ مارے گئے یا اپنی موت سے مر گئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ نے انکو اچھی روزی دیگا۔ اور بیشک خدا تعالیٰ ہی سب سے دینے والوں میں بہتر روزی دینے والا ہے۔

نوٹ :- یہ شہدائی فی سبیل اللہ کے واسطے بشارت ہے جو قطعی ہستی ہیں۔

۱۴۔ ولما رالمومنون الاحزاب - قالوهذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق

اللہ ورسولہ۔ وما زادهم الا ایمانا وتسليما۔ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا و اللہ علیہ۔ فمنهم من قضیٰ نحسہ ومنہم من ینتظر ما یدلوا تبديک (اوپ)۔ الاغراب۔ (ع ۳) ترجمہ۔ اور جب کچھ مسلمانوں نے کافروں کی فوجوں کو دیکھا۔ تو گھبرائے تو نہیں بلکہ کہنے لگے یہ تو وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ سچا ہے اور اس واقعہ۔ نے انکے ایمان اور تابعداری کو اور بڑھا دیا۔ ان ہی مسلمانوں میں کچھ مرد تو ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو اقرار کیا تھا۔ اس میں پتے اترے۔ ان میں سے بعضے تو اپنا کام پورا کر چکے اور بعضے ابھی راہ دیکھ رہے ہیں۔ اور ان لوگوں نے اپنے استدار کو ذرا نہیں بدلا۔

نوٹ۔ اللہ تعالیٰ حقیقی مومنین مومنین کے ایمان و شجاعت کا بیان فرماتا ہے کہ یہ لوگ فوجوں کے دل دیکھ کر نہیں گھبرائے۔ بلکہ انکے دل زیادہ دلیر اور شیر ہو جاتے ہیں۔ لیلۃ الفصیح میں مسلمانوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا تھا۔ کہ آخبر دم تک آپ کا ساتھ دینگے! انہی لوگوں نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور کئی جنگ امد میں شہید ہوئے۔ جیسے حضرت امیر حمزہ سید الشہداء علیہ السلام اور حضرت انس بن النضر رضی اللہ عنہ اور بہت سے صحابہ شوق شہادت میں لڑتے رہے۔ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو جنگ امد میں سترہ زخم لگے اور بہت سے صحابہ جو کمزور اور وہم کے پکتے نہ تھے۔ عہد و بیعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑ کر جنگ امد سے بھاگ نکلے۔

ب۔ انس بن مالک کہتے ہیں۔ میرے چچا نے انس بن النضر جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ انکو اسکا بڑا رنج ہوا اور کہنے لگے انشاء اللہ تعالیٰ اب کوئی جنگ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا۔ میں کیا کرتا ہوں پھر امد کے دن سعد بن معاذ کو طے سعد نے کہا کہاں جاتے ہو۔ انہوں نے کہا امد پہاڑ کی طرف سے جہاں کافر جمع تھے مجھ کو جنت کی خوشبو آرہی ہے اور کافروں پر حملہ کیا۔ یہاں تک کہ شہید ہو لے انکے بدن پر اشی سے زیادہ تیر اور تلوار اور برہمی کے زخم تھے اور یہ آیت

انہی کے باب میں آترے (تبویب القرآن ص ۴۲۹) یہ تھے صحابہ کبار عاشق زار سید
الابرار و پرور و گار کی اطاعت گزار کیا حضرات اصحاب ثلاثہ کا ان شیرانی اعد کے
ایمان سے مقابلہ ہو سکتا ہے جو فی سبیل اللہ شہید ہوئے۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر
و حضرت عثمان تو اپنی جان بچا کر جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی چھوڑ کر چلتے بنے
نئی مسلمانو۔ اہل حدیث دوستو۔ خفی بزرگ آدم اپنے اصحاب ثلاثہ کے جہاد فی سبیل
اللہ کے کارنامے دکھاؤ۔ کہ انہوں نے زمانہ نبوت میں بنی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے کیا کیا جو ہر شجاعت دکھائے۔

۱۵۔ ابن اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفًا کانہم بنیان مرموص۔
دپ۔ الصفا، ترجمہ اقدان لوگوں کو چاہتا ہے۔ جو اس کی راہ میں اس طرح
صف باندھ کر مضبوطی سے لڑتے ہیں۔ جیسے سیدہ پلائی ہوئی دیوار۔
نوٹ۔ یہاں سے صاف ثابت ہوا کہ جو صحابہ غازی جنگ بہادر و ثابت قدم
تھے وہی محبوب خدا تھے۔ جو صحابہ ہر ایک جنگ سے بھاگتے رہے اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ کر اپنی جان بچاتے رہے۔ وہ ہرگز محبوب خدا نہ تھے۔
اسی سبب پر اصحاب ثلاثہ کے ایمان و صداقت و محبوبیت کو پرکھو اور انکی بیادری
کا مقابلہ کرو۔ چونکہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام ہر ایک لڑائی میں سپہ سالار
و علمدار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ ہمیشہ جم کر لڑتے رہے اور ذوالفقار
سے ہزاروں کفار کو فی النار کیا۔ اس لئے وہی محبوب خدا تھے اللہ کا پیارا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی شہادت دیتا ہے۔

حدیث بخاری مسلم۔ عن سہل بن سعد أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم حیر لا عظیمین هذا الرایت رجلاً یفتح اللہ علی یدیة یحب اللہ
و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ الخ (صحیح بخاری مترجم باب المناقب علی
پاک۔ منہا و صحیح مسلم مترجم منہا ۴۲) ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے خیر
کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس نشان

کو اس شخص کے حوالہ کروں گا۔ جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔

نوٹ۔ اس سے بڑھ کر فضیلت کیا ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں! سوچو اور غور کرو۔ محبوب خدا اور رسول صلعم سے کون شخص افضل ہو سکتا ہے اور کون خلیفہ رسول مقبول بن سکتا ہے۔ اہل حدیث دوستو۔ خفی بزرگو۔ ایسی کوئی نفس صلی اور حدیث صحیح آپ اپنے اصحاب ثلاثہ کی شان میں بھی دکھلاؤ۔ کہ وہ بھی محبوب خدا اور رسول تھے۔

دوسری حدیث نسائی۔ کہ اگر غیر فرار۔ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبث ابا بکر وعقد له الراية فرجع ولبث عمر وعقد له اللواء فرجع بالناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا عطین الراية حبلنا بحب اللہ ورسولہ وحبہ اللہ ورسولہ کہ اریس لفرار الخ رضاً عن نسائی مترجم مطبع محمدی لاہور ص ۱۱ جنگ نبیر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے حضرت ابوبکر کو نشان دے کر بھیجا۔ سو وہ پھر آئے اور وہ نشان فتح نہ ہوا اور پھر حضرت عمر کو نشان دیا۔ سو وہ بھی لوگوں کے ساتھ واپس آئے قلعہ فتح نہ ہوا۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس مرد کو نشان دوں گا کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ بہت حمالہ کہ یہ والا ہے بھائے والا نہیں۔

نوٹ۔ اس حدیث سے حضرات شیخین کی بہادری و شجاعت کا مقابلہ بھی ہوا کہ وہ قلعہ خیبر کو فتح نہ کر سکے اور کرار غیر فرار سے ثابت ہوا کہ باقی صحابہ سب بھگورے تھے تو اب نئی مسلمانوں! تمہارے علماء کرام نے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام محبوب و محب خدا اور رسول پروردگار اور کرار غیر فرار سے حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو کیوں افضل و اعلیٰ بنایا ہوا ہے۔ یوں افضل الناس بعد النبی صلعم کا عقیدہ باطل ہے یا نہ۔ مذہب سنی۔ مرزائی اور وہابی نجدی میں کوئی نیک و سید

روح ہے جو ہماری تحقیقات سے فائدہ اٹھائے اور افضل الناس بعد النبیؐ جو بکر
ثم عمر ثم عثمان کا غلط و باطل عقیدہ کو چھوڑ کر دامنِ نجاتِ پاک سے لگ جائے۔

۱۶۔ سبقت الی الاسلام۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے والسابقون

الاولون من المهاجرین والانیصار والذین اتبعوهم باحسان رضی
اللہ عنہم ورضوا عنہ واعدلہم جنات تجری من تحتہا الانهار
خالدين فیہا ابدًا۔ ذالک الفوز العظیم (پ۔ التوبہ ۱۰) ترجمہ۔ مهاجرین
والنیسار سے لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں سبقت کی اور سب سے پہلے
ایمان لائے اور نیرہ لوگ جو ان کے بعد خلوص دل سے داخل ایمان ہوئے خدا
ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش اور خدا نے ان کے لئے بہشت کے ایسے
بازع تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور یہ ان میں ہمیشہ
رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

ب والسابقون السابقون۔ اولئک المقربون (پ۔ الواقعہ) اور جو سب سے
آگے بیٹھنے والے سو یہ آگے ہی بیٹھنے کے قابل ہے یہ بارگاہِ خداوندی کے
مقرب ہیں۔

نوٹ۔ یہ ہر دو آیات ایمانداروں کی تعریف میں ہیں سب سے پہلے ایمان ثلاثہ
ثابت کرنا چاہئے۔ اس کے بعد یہ آیات اپریسپان کریں اور اس میں منسلوص
دل سے داخل ایمان ہونے کی شرط ہے اور واقعات اور اعمال ثلاثہ سے ان کا
خالص و مخلص ہونا ثابت نہیں ہوتا اور پھر وہ سابق الاسلام بھی ہرگز نہیں۔ بلکہ
غریب سنی میں جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام اور جناب ام المومنین فاطمہ
الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت زید و ام ایمن و ورقہ بن نوفل سابق الاسلام
ہیں اور یہی سب سے اول جناب سالتاب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔

ب۔ بعض مفسرین نے سابقون الاولون سے وہ بارہ اشخاص مدنی انصار مراد لئے
ہیں۔ جنہوں نے عقیدہ اولیٰ میں جناب رسول اللہ صلعم سے بیعت کی تھی۔ جن میں صحابہ

نماذ شامل نہیں۔ معالم التنزیل ص ۱۲۸۔ اسعاف الراغبین ص ۲۱ تفسیر بیضاوی
جلد ۱ ص ۳۳۶۔ سیرۃ المحمدریہ ص ۵۷

اول حدیث بخاری۔ عبدالرحمن بن عوف نے یوم ثور سے خلافت حضرت عثمان
جناب امیر المؤمنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کا ہاتھ تھاما اور کہا لک قرابتہ من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والقدم فی الاسلام۔ آپ آنحضرت صلی
سے قریب ہیں اور آپ کا اسلام بھی سب سے قدیم پرانا ہے (بخاری مترجم
پ ۱ ص ۹۹ سطر ۶۔ مطبع احمدی لاہور)

دوم حدیث نسائی۔ حضرت حیتہ العری نے کہا سمعت علیاً کرم اللہ وجہہ
یقول انا اول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے
جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرماتے تھے میں وہ شخص ہوں۔
جس نے سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھی یعنی میں سب سے پہلے اسلام لایا ہوں (خصائص نسائی مترجم ص ۱۱۰
سوم۔ حدیث نسائی۔ حضرت زید بن ارقم نے کہا کہ جس نے سب سے پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ جناب علی المرتضیٰ علیہ
السلام ہیں (خصائص نسائی مترجم مطبع محمدی لاہور ص ۱۱۰)

چہارم۔ حدیث نسائی۔ حضرت زید بن ارقم نے کہا کہ جو سب سے پہلے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا۔ وہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں
(خصائص نسائی مترجم ص ۱۱۰)

پنجم۔ حدیث نسائی۔ عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی علیہ السلام
انا عبد اللہ وَاخو رسولہ وَاَنَا الصِّدِّیقُ الْاَكْبَرُ لَا یَقُولُ ذَٰلِكَ بَعْدَی
الْاَکَاذِبُ صَدِیْقُ الْقُلُوبِ سَبْعَ سِنِیْنَ۔ عباد بن عبد اللہ نے کہا۔ کہ
حضرت علیؑ نے فرمایا۔ کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسولؐ کا بھائی ہوں
اور میں صدیق اکبر ہوں۔ میرے بعد کوئی یہ بات نہ کہے گا۔ مگر جھوٹا میں نے

سات برس لوگوں سے پہلے نماز پڑھی ت اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت
 علی علیہ السلام۔ اسلام میں سب سے مقدم ہیں کہ سات برس لوگوں سے پہلے اسلام
 لائے اور نماز پڑھی۔ (خصائص نسائی مترجم ص ۷ مطبع محمدی لاہور)
 ششم۔ دیمی نے بی بی عائشہ سے اور ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا السبق
 ثلاثہ فالسابق الی موسیٰ یوشع بن نون والسابق الی عیسیٰ صاحب آل
 یاسین والسابق الی محمد علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔ سابق الاسلام تین ہیں
 ایک یوشع بن نون کہ جس نے سب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا اور
 دوسرا صاحب آل یاسین یعنی حبیب النجار جو جناب عیسیٰ پر ایمان لایا۔ تیسرا جناب
 علی المرتضیٰ علیہ السلام سابق الاسلام ہے جو سب سے اول جناب سیدنا محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور تصدیق کی اور یہی تین صدیق بھی ہیں۔
 (صواعق محرقة فارسی مطبع محمدی لاہور ص ۱۳۱)

ہفتم۔ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کا اپنا دعویٰ ہے کہ وہ سابق الایمان
 ہیں۔ (صواعق محرقة فارسی ص ۱۳۱ پر ہے)

سبقتکم الی الاسلام طراً علاماً ما بلغت اوان حلماً
 ترجمہ میں اس وقت اسلام لایا جس وقت میری ابھی محاسن بھی نہیں نکلی تھی
 طفل معصوم تھا۔

ہشتم۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس امت کا حوض کوثر پر
 پہلے وارد ہونوالا اور اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانیوالا جناب علی ابن ابی
 طالب ہے استیعاب بہ حوالہ ارجح المطالب باب چہارم ص ۱۴۱۔

نہم۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا کہ تو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا
 اور تو نے میری تصدیق کی ہے حاکم بحوالہ ارجح المطالب باب چہارم ص ۱۴۱
 وہم۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سووار کے دن اطماع

نبوت کیا اور حضرت علی علیہ السلام نے انکے ساتھ منگل کے روز نماز پڑھی (ترمذی باب المناقب ص ۵۶) جلد دوم ص ۵۶ نزل کشور۔ مفصل بحث سبقت الی الاسلام پڑھو۔ کتاب ثبوت خلافت حصہ اول میں آپس ثابت ہوا کہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام ہی افضل الناس بعد النبی صلعم اور سابق الاسلام ہیں۔ اور سنی صاحبان کا دعویٰ غلط ہے جو حضرات اصحاب ثلاثہ کو سابق الاسلام مانتے ہیں۔ انکا دعویٰ بلا دلیل ہے۔

۱۔ محمد رسول اللہ۔ والذین معہ اشد علی الکفار۔ رحما و بیہم۔ نزلہم رکعاً سجداً یتبتغون فضلاً من اللہ و رضواناً سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود الخ سورہ فتح پ ۱ ترجمہ۔ محمد خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں اور جو لوگ انکے ساتھ ہیں کافروں کے حق میں تو انکی ایندڑوں سے پکھنے گئے لئے بڑے سخت ہیں۔ مگر آپس میں رحم دل۔ اے مخاطب تو انکو دیکھیکا کہ کبھی رجوع کرتے ہیں اور کبھی سجدہ کر رہے ہیں اور خدا کے فضل اور خوشنودی کی طلبگاری میں لگے ہیں۔ انکی شناخت یہ ہے کہ سجدے کے گھٹنے ان کی پیشانیوں پر ہیں۔ تفسیر اس آیہ دانی ہدایہ کو علما اہلسنت حضرات اصحاب ثلاثہ پر چسپان کرتی ہیں اور آیت کے چار ٹکڑے کر کے حضرت ابوبکر کو والذین معہ میں اور حضرت عمر کو اشد علی الکفار میں اور حضرت عثمان کو رحما بنم میں داخل کرتے ہیں باقی حصہ عبادت میں حضرت علی علیہ السلام کو بھی شامل کر دیتے ہیں۔ مگر ان کا یہ استدلال غلط ہے۔۔۔

اول۔ والذین مدہ میں وہ اہلبیت کرام و صحابہ عظام شامل ہیں جنہوں نے معیت رسول مقبول کو ہرگز نہ چھوڑا۔ حضرت ابوبکر فار میں گھبرا گئے اور رونے لگ گئے جناب رسول اللہ صلعم کو تسلی الٹا دینی پڑی لا تحزن کا کلمہ فرمایا پڑا۔ حضرت ابوبکر ہر ایک غزوہ ہر ایک لڑائی اور ہر ایک جہاد فی سبیل اللہ میں معیت رسول مقبول صلعم کو چھوڑ گئے۔ حضرت ابوبکر نے جناب سالماہ صلعم کی مرض الموت میں اپنا ڈیرہ

مدینہ سے باہر لگایا اور اپنے گاؤں میں رہے۔ موت کی وقت حضرت ابوبکر کو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت یا وصیت سننی نصیب ہوئی۔ حضرت ابوبکر نے جناب رسول مقبول نہ پڑھا۔ دفن میں شریک تک نہ ہوئے تو انکو معیت کی نصیب ہوئی۔

دوم۔ اشد علی الکفار۔ کائنات میں حضرت عمر کی واسطے ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ ہر ایک جنگ سے فرار ہوئے اور کبھی بھی کسی موقعہ پر آپ تلوار بیاور نہ نکلے اپنی زمانہ خلافت میں بھی وہ مدینہ منورہ کی چار دیواری سے باہر نہ نکلے اور نہ کوئی ملک فتح کیا اور نہ کسی کافر کو مارا۔ ہاں خاندان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو رولم ضرور کئے کہ جناب سیدہ معصومہ بتول سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان حبت نشان کو آگ لگا نیکو دوڑے۔ حضرت عمر کو جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ و کفن و دفن اور آخری دیدار فیض آثار نصیب ہوئی۔

سوم۔ رحما بینہم سے مراد حضرت عثمان ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ حضرت عثمان نے حضرت عمار بن یاسر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو خوب پٹوایا۔ اور سخت توہین کی حضرت ابوذر صدیق غفاری رضی اللہ عنہ کو سخت تکلیف دیا۔ دیکر مدینہ منورہ سے بلا تصور جلا وطن کر دیا۔ بیت المال کا خزانہ سب کا سب اپنے خویش و اقارب میں لٹا دیا۔ قرآن شریف کو جلایا۔ آخر کار مہاجرین و انصار نے ملکر حضرت عثمان کو محصور کر کے قتل کر دیا۔ مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہوئے دیا۔ کیا یہی رحما بینہم تھے۔

چہارم۔ حقیقی معیت اور اشد علی الکفار و رحما بینہم کا تمغہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کو عطا ہوا۔ کہ وہ عالم ارواح میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں رہے انا و علی من ذر واحد پڑھو اور جناب امیر علیہ السلام طفولیت ہی سے معیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں رہے۔ غار حرا میں عبارت میں معیت۔ ایمان میں سابق الايمان شعب ابوطالب کے ساتھی دعوت

تسلیش میں ہمراہ شب ہجرت میں بستر نبوت پر جان نثار مبارکہ نصاریٰ میں
 ہمراہی۔ ہر ایک جنگ۔ ہر ایک غزوہ لڑائی میں معیت نامہ آیتہ الفنا الفسکم
 میں شامل آیہ تطہیر اور آیہ صلوٰۃ میں داخل۔ پھر آخری دیدار پر انوار سے بہرہ ور
 جنازہ و دفن و کفن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں معیت خاص نصیب
 ہوئی۔ روز قیامت میں حوض کوثر پر ساقی کوثر اور سید خیر البشرؑ اور بہشت میں بھی
 ایک ہی مکان عالیشان کے اندر جناب بنی مکرم اور جناب علی وصی معظمؑ ہمراہ ہونگے
 (زیادہ دیکھو ثبوت خلافت حصہ اول۔)

۱۸۔ آیت اخلاف {وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
 لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ۔ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
 مِنْ بَعْدِ فَوْقِهِمْ أَمَنًا۔ يَعْبُدُونَنِي۔ لَا يَشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ
 فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (پ۔ النور۔ الثلث) ترجمہ۔ تم میں سے جو لوگ ایمان
 لائے اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ایک نہ ایک
 دن انکو ملک کی خلافت یعنی سلطنت ضرور عنایت کریگا۔ جیسے ان لوگوں کو خلافت
 عنایت کی تھی۔ جو ان سب سے پہلے ہو گئے ہیں۔ اور جس دین کو اس نے ان
 کے لئے پسند کیا ہے یعنی اسلام اس کو انکے لئے جما کر رہے گا اور خوف و خطر
 جو انکو لاحق ہے اس کے بعد (عنقریب ہی) انکو اس کے بدلے میں امن دے گا
 گویا باطمینان ہماری عبادت کیا کریں گے اور کسی چیز کو ہمارا شریک نہ گروائیں گے
 اور جو شخص ان تمام احسانات کے بعد ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان
 ہیں۔ (ترجمہ نذیری)

تفسیر یہ آیت شریف مناظرہ شیعہ و سنی میں ایمان و خلافت اصحاب ثلاثہ کیواسطے
 ایک منجھا ہوا ہتھیار ہے اور ہمیشہ علماء کرام اہلسنت اس کو ہر ایک مناظرہ میں
 پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ اور مرزائی اس کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی کی خلافت میں پیش کرتے ہیں۔ اہلسنت کی تمام تفاسیر کا اتفاق ہے۔
 کہ خلافت اصحاب ثلاثہ پر یہ ایک نص علی ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو یہی آیہ
 شریفہ انکے دعوے کے مخالف ہے اس آیت کی تفسیر میں مذہب شیعہ
 کی طرف سے بہت سی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور مولف بندہ صابر نے بھی
 اس کو شرح و تفصیل سے اپنی کتاب ثبوت خلافت حصہ اول میں ذکر کیا ہے
 اس کو دیکھیں۔ اس آیہ دانی ہدایہ میں تین چیزوں کا وعدہ ہے استخلاف فی
 الارض۔ تمکین دین۔ تبدیل امن بعد الخوف اور ایمان و اعمال صالحہ
 کی شرط لگائی گئی ہے اور خلفاء باقیین سے مماثلت دی گئی ہے۔
اول۔ بشرط ایمان اور اعمال صالحہ ہے۔ سب سے اول حضرات اصحاب ثلاثہ
 میں ان شرائط کو موجود کریں۔ امنوا میں صرف الفاظ اہری اسلام ثابت
 کریں گے۔ مگر اعمال صالحہ میں آپ ضرور فیل ہو جائیں گے۔ فرار از جہاد فی
 سبیل اللہ۔ انکار از طاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خم غدیر۔ محرومی
 جنازہ و دفن و کفن رسول تیسرے۔ احراق بیت السیدہ۔ غضب خلافت و
 منک۔ بدعات و احداث ضرور اعمال صالحہ میں داخل نہیں۔
ب۔ خلافت پہلوں کے مانند۔ کما استخلف الذین من قبلہم۔ حضرت آدمؑ
 سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک تمام ائمہ سابقہ میں خلیفے ہمیشہ بنی و رسولؑ
 کے تیسری پشتہ دار حقیقی بھائی بھتیجے ہوئے رہے ہیں۔ کبھی امت میں سے
 کوئی خلیفہ نہیں ہوا اور یہ سنت اور فطرۃ الہی کبھی تبدیل نہیں ہوئی۔ ثواب تبدیلی
 کیا وجہ خاص ہے اور پھر اس آیت شریفہ میں لفظ استخلاف ہے۔ جس نے
 اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو وہ اپنی ملک حجاز مکہ معظمہ میں پھر
 آباد کرے گا اور یہ وعدہ الہی بعد فتح مکہ معظمہ پورا ہوا کہ بہت سے ہاجرین صحابہ
 کہرام پھر مکہ شریف میں آباد ہوئے اور جو مسلمان ہوئے وہ بلا خوف و خطر اور
 امن سے زندگی گزارتے رہے۔ اور یہ وعدہ الہی زمانہ نبوت ہی میں پورا ہوا

لُیا اور الیوم الملت لکم دینکم کی آیت نازل ہوئی۔ اگر وہ وعدہ الہی صرف اصحاب ثلاثہ کے واسطے ہو تو الیوم الملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا کا وعدہ غلط ٹھہرتا ہے۔

ج۔ تفسیر خازن ص ۳۳۷ تفسیر معالم التنزیل جلد ثالث مثنیٰ میں درج ہے کہ بعد نزول وحی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ مکہ معظمہ میں دس برس رہے اور حکم تھا کہ کفار کی ایذا دہی پر صبر کریں تو صبح و شام انہی حالت خوف میں ہوتی۔ پھر انکو ہجرت کا حکم ملا کہ مدینہ منورہ چلے جائیں۔ پھر حکم جہاد ملا۔ حالانکہ وہ سب حالت خوف میں تھے کہ کوئی ان میں سے سلاح جنگ کو جہاد نہ کر کے سپر ایک اصحاب نے کہا۔ کیا وہ روز بھی آئے گا۔ کہ ہم امن سے رہیں گے اور سلاح جنگ اتارینگے تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت آماری جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم انکو کفار کی زمین کا وارث کریں گے سو اللہ تعالیٰ نے حجاز عرب زمانہ نبوت میں مسلمانوں کے حوالہ کر دیا (تفسیر ابن عباس ص ۶۱۲ تفسیر شیخ محمد الدین عربی جلد دوم ص ۱۷۷ تفسیر بیضاوی جلد دوم)۔

دوسرا وعدہ تمکین دین۔ اگر اس وعدہ کو حضرات اصحاب ثلاثہ کی خلافت میں پورا ہوتا ہوا مان لیا جائے تو یہ سراسر خلاف واقعات ہے کیونکہ حضرات اصحاب ثلاثہ کے زمانہ میں دین کو تمکین نہیں ہوئی۔ مسلمہ کذاب۔ اسود غنی اور طلحہ نے دعاوی نبوت کئے اور ہزاروں مسلمان صحابی وغیرہ مرتد ہو گئے اور قبیلے کے قبیلے اسلام سے گشتہ ہو گئے اور ہمیشہ جنگ و لڑائی ہوتی رہی۔

تیسرا وعدہ تبدیل امن بعد خوف۔ یہ وعدہ بھی حضرات اصحاب ثلاثہ میں پورا نہ ہوا۔ کیونکہ مسلمان انکے زمانہ میں امن و آرام سے نہ رہے بلکہ ہمیشہ خوف اور خطرہ میں رہے۔ اول تو حضرت ابوبکر کے زمانہ میں خاندان رسالت کی حق تلفی ہوئی۔ النہ خلافت دور کی گئی۔ باغ فدک چھینا گیا اور جنس سادات پر بند ہوا اور سب سے بھاری ظلم ظلم یہ ہوا کہ حضرت ابوبکر کے حکم سے حضرت محمد ایک

سرخ پدوی فوج اور آگ اور لکڑیاں لے کر اہلبیت رسول مقبول صلعم کے گھر کو جلائے کو دوڑے اور حضرت علی علیہ السلام کو قتل کی دھمکی دی گئی اور تمام بنی ہاشم ساوات تینوں خلافتوں میں زیرِ حراست ہے۔ حضرت ابوبکر کے زمانہ میں بہت سا کشت و خون ہوا اور حضرت مالک بن نویرہ صحابی اور بہت سے مسلمان زکوٰۃ کے نہ دینے کے بہانہ سے شہید ہوئے۔ پھر مرتدین مسیلہ کذاب کے اور فتوحات ملک گیری میں بہت سے مسلمان صحابی مارے گئے اور جنگ یمامہ میں بہت سے قاری و حافظ شہید ہوئے اور حضرت عمرو حضرت عثمان کے زمانہ میں بھی یہی فتوحات ملکی جاری رہیں اور مسلمان قتل ہوتے رہے۔ خود حضرت عمر ایک پادری مسلمان ابولوسنجاع کے ہاتھ سے قتل ہوئے حضرت عثمان کے خاص زمانہ میں جلیل القدر صحابہ کبار حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت ابوذر صدیق غفاری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم اجمعین کو سخت ایذا و تکالیف پہنچی گئیں۔ جب خود صحابہ کرام ان تینوں میں خلافت ہے حضرات اصحاب ثلاثہ میں امن میں نہ رہے آرام سے زندگی بسر کرنے نہ پائی۔ اور خود خلیفہ صاحب حضرت عثمان کو مہاجرین و انصار نے قتل کر ڈالا۔ تو فرمایا لیسد لہم من بعد فو قہم امنا۔ کا وعدہ الہی کب اور کیسے پورا ہوا۔

خلافت اصحاب ثلاثہ اجماعی ہے چونکہ مذہب سنی اختلافات اور تناقض کا مجموعہ ہے۔

اس میں کوئی بات کوئی مسئلہ کوئی خبر صحیح نہیں اور اختلاف سے خالی نہیں جب شیعہ کی طرف سے معقول جوابات و کیم بازی شروع ہوئی تو ان کے متقدمین نے دبی زبان سے مان لیا کہ خلافت اصحاب ثلاثہ اجماعی ہے اور نفی نہیں۔ مگر چودہویں صدی کے ملا۔ مولوی مرغی کی ایک ہی ٹانگ ہے کہی جاتی ہیں۔ او۔ اہلبیت رسالت صلعم کے مقابلہ میں اصحاب ثلاثہ کو پیش کرتے ہیں۔ کان لگا کر سنو اور نظر انصاف و غور سے پڑھو اور سوچو! اگر حضرات اصحاب ثلاثہ

کیواسطے یہ آیہ شریفہ بطور وعدہ کے ہوتی۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما جاتے اور ان حضرات کو کسی مجلس کسی مقام میں اپنا خلیفہ و جانشین بنا جاتے اور اپنی حیات ہی میں انہی بیعت کر جاتے۔ شرح العقائد العقیدیہ میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کی امامت کیواسطے نص نہ فرمایا۔ حدیث امامت اقتدوا بالذی بعدی ابوبکر شیخین پر نص نہیں ہے۔ بلکہ اس کے برخلاف جناب امیر علیہ السلام کو خم غیریہ میں باصنا بطہ جانشین و خلیفہ و ولیعہد بتایا گیا۔ ب۔ اگر حضرات اصحاب ثلاثہ منصوص من اللہ خلیفے ہوتے۔ تو وہ ہر ایک جنگ میں بنی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر جان بچا کر نہ بھاگا کرتے۔ کبھی تو بہادری و شجاعت دکھاتے۔

ج۔ یہ حضرات اصحاب ثلاثہ دفن و کفن و جنازہ رسول مقبول سے ہرگز محروم نہ رہتے اگر حقیقی جانشین ہوتے۔

د۔ یہ حضرات کبھی بھی خاندان رسول مقبول صلعم کو ایذا و تکلیف نہ دیتے اور نہ انکا گھر جلاتے۔ اگر ولیعہد رسول ہوتے۔

۴۔ اگر وہ حقیقی خلیفے ہوتے تو سقیفہ بنی ساعدہ میں جا کر منا امیر و منکم امیر کہنے والوں سے لڑ کر جھگڑ کر ہاتھ پائی نہ کرتے بلکہ یہ آیہ استخلاف پیش کرتے اور اپنی خلافت موعودہ کے دلائل بیان کرتے اور انصار کو یاد دلاتے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پہلے خلافت کا فیصلہ کر گئے ہیں۔ کیوں لڑتے ہو۔ مگر حضرت ابوبکر نے تو آیہ استخلاف کو فراموش کر کے قرابت رسول مقبول صلعم کا حق جتنا شروع کر دیا اور نسرا یا فیا لعوا عمر و اوا بیا عبیدہ۔ تم لوگ حضرت عمر یا حضرت ابوعبیدہ کی بیعت کرو اور آپ نے اپنی خلافت منصوصہ کی ٹانگ توڑ دی اور اپنی زبان سے مغرول ہوئے۔
(بخاری و تاج خمس ص ۱۴۲)

و۔ اگر حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان خلفاء رسول مقبول صلعم منصوص من

اعد ہوتے تو خاندان رسالت صلعم سب سے اول انکی بیعت کرتا اور کبھی بھی انحراف نہیں کرتا اور نہ اپنی اوغا پر اڑا رہتا ہے اور نہ ہی دیگر صحابہ کرام حضرت سعد بن عبادہ و ابی بن کعب وغیرہما اس بیعت سے انکار کرتے (بخاری)

ز۔ اگر وعدہ الہی کے مطابق یہ خلیفہ ہوتے تو حضرت علی علیہ السلام حضرت یزید معصوم اور حضرت حسنین الشریفین صلوات اللہ علیہم اجمعین حضرات ثلاثہ سے ناراض نہ جاتے۔ آخر خاندان رسالت صلعم کے کسی جنازہ میں تو یہ حضرات اصحاب ثلاثہ شامل ہوتے (بخاری)۔

ح۔ اگر حضرت ابوبکر و حضرت عمر خلفائے رسول مقبول صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے تو حضرات حسنین الشریفین علیہما الصلوٰۃ والسلام انکو اپنے باپ کے نمبر سے ترجیح کو حکم نہ دیتے (تاریخ الخلفاء)

ط۔ اگر یہ حضرات منصوص من اللہ ہوتے تو حضرت ابن عباس علیہ السلام یہ نہ دیتے کہ تم لوگوں نے بنی ہاشم پر حسد کیا (دیکھو مکالمہ حضرت عمر و حضرت ابن عباس انفاروق شبلی نعمانی جلد اول ص ۱۲۲)۔

ی۔ اگر یہ حضرات شیخین خلفائے رسول مقبول ہوتے تو جناب امیر المؤمنین علیہ السلام انکی توہین نہ کرتے اور انکی سیرت سے ہرگز انکار نہ کرتے حالانکہ آپ کو سیرۃ الشیخین کے استدر پر خلافت ملتی تھی (بخاری)

ک۔ بولو۔ حضرت ابوبکر بر کیوں ناقص اجماع کیا گیا۔ البیعت رسالت صلعم سے کیوں جبیر بیعت لی گئی۔ پھر حضرت عمر کو کیوں وصیت ابوبکر پر خلیفہ بنایا گیا۔ پھر حضرت عثمان پر کیوں سوری ہوا۔ تمہارا کونسا عہد و مہول رست ہے۔ کیا منصوص من اللہ کیواسطے بھی ووٹ انکیشن کی ضرورت ہے۔

ل۔ اگر حضرت عثمان خلیفہ رسول مقبول تھے تو مجاہدین و انصار نے انکو کیوں دو دفعہ خلافت سے معزول کیا اور آپ کو معافی لینی پڑی۔ آخر کار اپنی بے اعتدالیوں سے قتل کئے گئے (تاریخ اسلام)۔

پس مذکورہ بلا وجوہات سے صاف ثابت ہوا کہ خلافت حضرات اصحاب ثلاثہ نقض
اجماعی ہے اور اہلسنت کا آیہ استخلاف کا انکی نصی خلافت پر خواہ مخواہ چسپان
کرنا سراسر تعصب ہے۔

نبی بزرگ و اسب سے اول آپ ایمان و اعمال ثلاثہ پر کافی روشنی ڈال کر اپنی
صحاح ستہ و تواریخ معتبرہ کو جھٹلائیں۔ اس کے بعد انکو خلفائے رسول بنائیں

۱۹۔ آیت شوری

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے والذین یجتنبون کباراً
الاسم والفواحش واذما غضبوا ہم یغفرون
والذین استجاوا للربہم وانا موالصلوۃ وامرہم شوریٰ بینہم ومما
رزقناہم یتفقون (پٹ)۔ الثوری۔ الربیع اترجمہ۔ اور جو بڑے بڑے گناہوں اور
بے حیائی کی باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں اور جب انکو غصہ آجاتا ہے۔ تو
لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور
نماز پڑھتے ہیں۔ اور انکے جتنے کام ہیں آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں۔
اور ہم نے جو انکو دے رکھا ہے۔ اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں

نوٹ۔ ان آیات بینات کو مذہب سنی شوری خلافت حضرات اصحاب ثلاثہ کے
ثبوت میں پیش کرتا ہے اور اپنی مفروضہ نصی خلافت آیہ استخلاف کو بالکل بھلا
دیتا ہے۔ اوہرا دہر ہڑتہ پاؤں مارتا ہے کبھی نصی کبھی شوری خلافت بیان کرتا ہے
انکے اصول کا ایک ٹھکانا نہیں۔ حالانکہ ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ
ان میں مومنین کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور اس میں یہ بھی ایک صفت ہے
کہ سب دنیاوی کاروبار تمدن و معاشرت کے مشورہ سے کرتے ہیں۔ دین و
شریعت کے امور میں شوری کو کوئی دخل نہیں۔ شوری کر کے وہ قرآن شریف
نہیں بنا سکتے۔ بنی و رسول و امام بیداد کھڑا نہیں کر سکتے۔ احکام شریعت
میں تغیر و تبدل نہیں کر سکتے اگر ان آیات کو خلافت شوری پر چسپان کیا جائے
تو بھی یہ ثابت نہیں ہوتی۔

اول۔ حضرت ابوبکر صاحب کی خلافت پر شوریٰ نہ ہوا۔ کیونکہ صرف تین حضرات چپکے چپکے سے متیفہ بنی ساعدہ میں چلے گئے اور انصار سے لڑ کر جھگڑ کر بغیر سوچے سمجھے حضرت عمرؓ نے جھٹ پٹ بیت کر لی جس میں ایک حبیل القدر صاحب تھیں قوم انصار حضرت سعد بن عبادہ نے بیعت نہ کی۔

دوم۔ اس مشورہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام اور تمام بنی ہاشم کو شامل نہ کیا گیا۔ بلکہ ان حضرات کو خبر تک نہ دی گئی۔ سب معاملہ چوری چوری کیا گیا۔ جو امر ہم شوریٰ مہنم کے بالکل خلاف ہے۔

سوم۔ حضرت عمرؓ کی خلافت پر ہرگز شوریٰ نہ ہوا۔ باوجود انکار خلافت حضرت عمرؓ پھر بھی انکو حضرت ابوبکرؓ نے بطور وصیت کے تحریری خلیفہ بنا دیا اور یہ خلافت بھی امر ہم شوریٰ مہنم کے برخلاف ہوئی۔

چہارم۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت پر مکمل شوریٰ نہ ہوا۔ صرف چھ بزرگوں میں خلافت چھوڑ دی گئی اور عبدالرحمن بن عوف نے اپنے رشتہ دار حضرت عثمانؓ کے پاس خاطر کی اور مخالف کتاب الشذوذت سیرت اشخین کی شرط پر حضرت عثمانؓ کو خلیفہ بنایا اور حضرت عثمانؓ اپنے زمانہ خلافت میں کتاب الشذوذت تو بجا اپنے وعدہ سیرت اشخین پر بھی عامل و پابند نہ رہے اور قتل کئے گئے۔

پنجم۔ اگر امر ہم شوریٰ مہنم کے ماتحت خلافت ہوتی تو خاندان نبوت صلعم اور بیت سے صحابہ کبار فوراً بیعت کر لیتے اور ہرگز وعویدار نہ ہوتے اور نہ آپس میں لڑائی و جھگڑا ہوتا اور نہ اختلاف پیدا ہوتا۔

ششم۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک کبھی بھی شوریٰ سے خلافت الہیت قائم نہیں ہوئی۔ بلکہ حکم پروردگار ہر ایک نبی و رسول کو دے گا علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر کرتا رہا ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ انی جاعلک للناس اماما کا فرمان موجود ہے۔

ہفتم۔ علاوہ شوریٰ کے مہنم کی یہ صفت بھی سب اول بیان ہوئی ہے گناہ کبیرہ

سے بچتے ہیں۔ حضرات اہل تسنن آپ اپنی معتبر کتابوں کو کھول کر دیکھیں۔ اور اعمال حضرات اصحاب ثلاثہ کو پڑھیں۔ کہ جہاد سے بھاگنا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی و گستاخی۔ احکام شریعت سے روگردانی و احداث بدعات۔ ایذا کا صحابہ کبار حقوق مافی حقوق العباد و غصب فدک و خمس۔ رسول اللہ کا گھر جلانا۔ تشریف جانا گناہ کبیرہ ہیں یا نہیں (صابر)

حاشیہ متعلق آیہ مجیدہ ۱۹

رسالہ فتح الرحمانی مطبوعہ المنیر پریس جھنگ لکھیا ہے مولفہ مولوی عبدالرؤف حسنی کے ص ۹ پر آیہ مجیدہ امر ہم شوریٰ بینہم کا یہ ترجمہ کیا ہے (کہ مومنین آپس کے مشورے سے اپنا امیر مقرر کر لیتے ہیں) یعنی آیہ مجیدہ میں امر سے مراد خلافت اور شوریٰ سے مراد مشورہ خلافت ہے۔ پس اس صورت میں آیہ مجیدہ شاد رہے ہم فی الامر یک کے یہ معنی ہونگے کہ اے رسولؐ تو انکے ساتھ مشورہ کر کے خلیفہ مقرر کر دے پس ضرور ہے کہ حضرت رسولؐ نے حکم الہی کی تعمیل فرمائی ہوگی اور مشورہ کر کے کوئی خلیفہ یا امیر اپنے بعد امت کی واسطے مقرر فرمایا ہوگا۔ کیونکہ آیہ مجیدہ امر ہم میں حکم نہیں ہے صرف حکایت ہے اور آیہ مجیدہ شاد رہے ہم میں خاص بصیغہ امر رسولؐ خدا کو حکم ہوا ہے مشورہ کر کے خلیفہ مقرر کرنے کا تو وہ کونسا خلیفہ ہے۔ جو رسولؐ نے بحکم خدا مشورہ کر کے مقرر کیا۔ کون مسلمان ہے جو یہ خیال کرے۔ کہ معاذ اللہ رسولؐ خدا نے تعمیل حکم الہی نہ فرمائی ہو۔ ضرور ہے کہ رسولؐ نے مشورہ فرمایا ہو اور کوئی امیر امت کی واسطے مقرر فرمایا ہو۔ اور اس کو لقب امیر المومنین سے ملقب کیا ہو۔ پس جو مشورہ بشمول رسولؐ رب العالمین ہو چکا ہو اور ایسے کامل مشورے سے امیر مقرر کر چکا ہے۔ بعد کا کوئی مشورہ جس میں رسولؐ شامل نہ ہو۔ وہ امیر مقرر نہیں کر سکتا اور نہ ضرورت ہے۔ کیونکہ امیر رسولؐ کے مشورہ سے مقرر ہو چکا تھوڑی دیر کے لئے ہم بحث مندرجہ بالا کو نظر انداز کر کے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ امر ہم شوریٰ بینہم خلافت کے مشورہ کے لئے ہے۔ پس جو خلافت بلا مشورہ ہوگی۔

وہ باطل ہے اور اس رسالہ کے یعنی فتح الرحمانی کے مسئلہ پر لکھا ہے (کہ منکرین شوری جہنمی ہیں)۔

پس حضرت ابوبکر منکر شوری تھے۔ کہ انہوں نے خلافت حضرت عمر کی واسطے شوری نہ کیا۔ ضروری طور پر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضرت عمر کی خلافت باطل کیونکہ بلا شوری خلافت باطل ہے۔

پس بقول سنی حضرت ابوبکر جہنمی کیونکہ وہ خلافت عمر کی بابت منکر شوری تھے۔ اور یہ کھلی ہوئی بات ہے۔ کہ جہنمی صاحب ایمان نہیں ہو سکتا فافہم و تدبر بحسن علی۔
نوٹ ۱۔ رسالہ فتح الرحمانی کا جواب مولف نے دے دیا ہوا ہے دیکھو فیصلہ
تشریحی جواب فتح الرحمانی۔ صابر)

نوٹ ۲۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ آیت ہرگز ثابت نہیں کرتی کہ خلیفہ رسول صلعم مشورہ سے مقرر کیا جائے۔ کیونکہ اگر خلیفہ شوری سے ہو سکتا ہے تو نبی بھی ہو سکتا ہے لیکن چونکہ نبی شوری سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا
منظر وار برٹن سیشن میں اس پر بحث ہوئی تھی۔ اور سنی مولوی کو منہ کی
کھانی پڑی (صابر)۔

نتیجہ کیا نکلا { ان تمام آیات بینات سے نتیجہ کیا نکلا یہ کہ ابتدائی اسلام میں اللہ کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے

نہایت تکلیف و مصائب کا زمانہ تھا۔ اور یہی وقت صحابہ کرام مسلمین و مومنین کے جوہر ایمان دکھانے کا تھا اور یہی زمانہ خدمت اسلام بجالانے کا تھا اور یہی زمانہ شجاعت بہادری اور قربانی پیش کرنے کا تھا۔ کیونکہ اسلام کا پورا نوازشگفتہ ابھی اپنی جڑھ پر قائم نہ ہوا تھا۔ اس کی واسطے ضرورت تھی۔ کہ وہ خالص مومنین و موحیدین کے خون سے سیراب کیا جائے۔ تاکہ وہ شجر اسلام ہو کہ سر سبز ہو پھولے اور پھلے۔ پس زمانہ نبوت میں ان غزوات اور جہاد فی سبیل اللہ میں جن اصحاب البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تن من و دھن سے جناب رسول ذوالنہن کو مدد دی اور اپنی جان قربان کی مارے

گئے تو شہید ہوئے۔ اور اگر کفار کو مار کر بھگا دیا۔ تو غازی جنگ بہادر کہلائے۔ اور آنحضرت
صلعم کا ساتھ ہر ایک مصیبت و تکلیف میں نہ چھوڑا اور نہ حضور انور صلعم کے احکام سے
روگردانی کی اور نہ ہی خاندان رسالت صلعم کی تابعداری سے منہ موڑا۔ ہمیشہ اہلبیت رسالت
صلعم کے فرمانبردار اور وفادار بنے رہے۔ وہی صحابہ مہاجرین۔ مومنین۔ مجاہدین۔
اور قطعی بہشتی ہیں۔ (صابر)

خدا نے راضی رسول ان سے خوش۔ علی ان سے راضی بتول ان سے خوش
دوسرا معیار الایمان محبت و مودۃ اہلبیت رسالت صلعم
جزو ایمان و اصول دین ہے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ قل لا اسئلكم عليه احدا الا المودة
فی القربی (شوری پٹ) اے پیغمبر تم لوگوں سے کہدو کہ میں تم سے اپنی رسالت پر
کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ سوائے اس کے کہ میرے اقربائے محبت رکھو۔ حضرت
عبداللہ ابن عباس علیہما السلام سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت تری۔ صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لوگ کون ہیں جن کی محبت ہم پر فرض کی
گئی ہے۔ فرمایا جناب علی جناب فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام
رہا خطہ ہوں کل تفاسیر المسند۔ و نشر سیوطی۔ ابن جریر۔ خازن۔ مدارک۔ بیضاوی
فتح البیان۔ حنفی۔ حسینی۔ تفسیر کبیر وغیرہ

۱۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعلی فاطمۃ والحسن والحسین
ان احرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب
مناب ال بیت النبی صلعم جلد ۴ ص ۴۱۲۔ امرتسری) ترجمہ۔ حضرت زید بن ارقم
سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب علی جناب فاطمہ
جناب حسن اور جناب حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطے فرمایا۔ کہ میں اس شخص
سے لڑنے والا ہوں جو ان سے لڑے اور اس سے صلح کر نیوالا ہوں۔ جو ان سے
صلح کرے۔ نوٹ۔ پس دشمن اہلبیت دشمن خدا و رسول ہے۔

۲۔ حضرت جمیع بن عئیر سے واسطہ ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ بی بی عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا کونسا لوگوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارا ہے۔ بی بی عائشہ نے فرمایا کہ بی بی فاطمہ اور حضرت عائشہ سے پوچھا گیا کہ مردوں میں کون سب سے پیارا تھا۔ فرمایا انکا خاوند جناب علیؑ رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ جلد چہارم۔ باب مناقب اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۳۱۔ مترسری۔

۳۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسینؑ یہ دونوں بیٹے میرے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے۔ خداوند میں انکو دوست کہتا ہوں پس تو بھی ان دونوں کو دوست رکھ اور دوست رکھ اس شخص کو جو انکو دوست رکھے رواہ الترمذی مشکوٰۃ جلد چہارم ص ۱۳۱۔ باب مناقب اہلبیت۔

۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین منی وانا من الحسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط رواہ الترمذی مشکوٰۃ جلد چہارم۔ باب مناقب اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۱۳۱۔ ترجمہ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے جس نے حسینؑ کو دوست رکھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کو دوست رکھا۔ حسین سبط ہے اسباط سے یعنی ایک بھارا گروہ ہے۔

۵۔ قال فاطمہ بضغنة منی فمن اغضبہا۔ ویرببنی ما ارا بہا ولو ذینی ما اذا ہا یتفق علیہ مشکوٰۃ۔ باب مناقب اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۴۰۔ ترجمہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جناب فاطمہؑ میرے گوشت کا نگارہ ہیں جس نے انکو غصہ میں ڈالا اس نے مجھے غصہ میں ڈالا۔ قتل میں ڈالتی ہے۔ مجھ کو وہ چیز کہ جو انکو قتل میں ڈالتی ہے اور مجھ کو وہ ایذا دیتی ہے۔ جو جناب کو ایذا دیتی ہے۔

۶۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ بید حسن وحسین قال من اخطبی واجب ہذین وایا ہما و امہما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ رواہ الترمذی۔ الباب المناقب ص ۱۳۱۔ ترجمہ۔ جناب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ جو کوئی مجھے
دوست رکھے اور ان دونوں کو اور ان کے والدین کو وہ قیامت کو میرے ساتھ
میرے درجہ میں ہوگا۔

آل رسول پاک کی لازم ہے پیری بے انکی پیروی کے نہ ہو سکی مخلصی
۷۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ
میری اہلبیت اور جناب علی سے محبت رکھو۔ جس نے میری اہلبیت میں سے
کسی کے ساتھ دشمنی رکھی۔ اس پر میری شفاعت حرام ہوگی۔ (اخر جہ احمد فی
المنائب بہ حوالہ اربع المطالب باب ۲ ص ۳۸۶)۔

۸۔ جناب صلعم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شخص پر جنت کو حرام کیا ہے۔ جو کہ
میرے اہلبیت پر ظلم کرے یا ان سے لڑے یا انکو لوٹے یا بڑا کرے (اربع المطالب
باب سوم ص ۳۸۶)۔

۹۔ فرمایا کہ جو میرے اہلبیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے (در منثور سیوطی جلد
۱ ص ۲۹۵)۔

۱۰۔ سنایا کہ کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا۔ جب تک میری اقربا سے
محبت نہ رکھے (اربع المطالب ص ۳۹۶)۔

۱۱۔ سنایا۔ جس نے میری اہلبیت کو ناراض کیا۔ وہ قیامت کے دن یہودیوں میں
اٹھایا جائے گا (اخر جہ الطبرانی و ابی یوسف فی احیاء المسیت۔ (اربع المطالب
باب سوم ص ۳۹۶)۔

۱۲۔ فرمایا جس شخص نے ہمارے اہلبیت سے بغض رکھا۔ وہ دوزخ میں جائے گا۔
(در منثور سیوطی جلد ۶ ص ۱)۔

۱۳۔ سنایا جو شخص آل محمد کی محبت میں مرا وہ شہید ہو کر مرا۔ خبر وارجو آل محمد کی محبت
میں مرا وہ بخت گیا۔ جو شخص آل محمد کی محبت میں مرا وہ کامل مومن ہو کر مرا۔ خبر وارجو
ہو کہ جو شخص آل محمد کی دشمنی اور بغض میں مرا وہ کافر ہو کر مرا۔ خبر وارجو جو شخص

و دشمنی آل محمد صلعم میں مرگیا وہ جنت کی خوشبو ہرگز نہ سونگیگا د ملاحظہ ہو تفسیر کشاف
جلد ثالث صفحہ ۲۷ طبع مصر مختصراً۔

۴۷۔ جناب علی المرتضیٰ محبوب خدا ہے { حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا۔ میں کل یہ نشان اس مرد کو دوں گا۔ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح کریگا۔ وہ خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (متفق علیہ بخاری ۱۶۱۸) باب مناقب

۴۸۔ حدیث طبرہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھونا ہوا مرغ پڑا تھا آنحضرت صلعم نے فرمایا اسے میرے رب جو شخص کہ سب خلعت سے تجھے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیج کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کے کھانے میں شریک ہو پس جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور اسے در عالم صلعم کیساتھ ملا کر مرغ کھایا۔ (ترمذی۔ جلد دوم۔ باب مناقب علی ص ۴۳)

۴۹۔ حدیث چار بار۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار شخصوں سے محبت کر لیا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ میں بھی ان کو دوست رکھتا ہوں کسی نے آپ سے کہا یا رسول اللہ صلعم انکا نام تم کو بتلائے فرمایا آپ نے علیؑ۔ علیؑ۔ علیؑ۔ یہ تین بار فرمایا اور ابوذرؓ۔ مقدادؓ۔ اور سلمانؓ اور آنحضرتؐ نے مجھے انہی محبت کا حکم دیا ہے اور خبر دی ہے کہ میں بھی انکو دوست رکھتا ہوں۔ (جامع ترمذی مترجم جلد دوم۔ ابواب المناقب ص ۴۷ مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۴۱)

۵۰۔ جناب علی المرتضیٰ کا دشمن منافق ہے { کان رسول اللہ صلعم یقول لا یحب

علیاً منافق ولا یبغضہ مومن (ترمذی مترجم نول کشور جلد دوم۔ ابواب المناقب

مشکوٰۃ باب مناقب علیؑ ترجمہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے منافق

آوی علیؑ کو دوست نہیں رکھتا اور مومن اسے دشمنی نہیں رکھتا۔

جسکو نہیں ہے حید کر آر سے ولا روز جزا میں جو نیگے وہ لوگ سب تباہ

۱۸۔ جناب علی المرتضیٰؑ نے فرمایا کہ قسم ہے اس خدا تعالیٰ کی جس نے دانہ کو پھاڑا اور

تمام ذی روح کو پیدا کیا۔ کہ جناب نبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو فرمایا

کہ مومن تنجہ کو دوست رکھے گا اور منافق دشمنی کرے گا رواہ مسلم مشکوٰۃ باب مناقب

علیؑ جلد دوم ص ۳۹۲

۱۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیاً فقد سب نبیؐ رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب

مناقب علیؑ جلد دوم ص ۳۹۶ تیسری ترجمہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے

جناب علیؑ کو گالی دی اس نے مجھ کو گالی دی۔

جب علیؑ نے فرض عداوت حرام ہے وال اس پہ کبریا دینی کا کلام ہے

۲۰۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم گروہ انصار منافقوں کو

جناب علیؑ جلد دوم ص ۳۹۶ تیسری ترجمہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم گروہ انصار منافقوں کو

علیؑ جلد دوم ص ۳۹۶

۲۱۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لشکر بھیجے اور ایک پر جناب علیؑ ابن ابیطالبؑ کو حاکم کیا

اور دوسرے پر خالد بن ولیدؓ کو اور فرمایا کہ جب جنگ ہو تو علیؑ حاکم اعلیٰ ہے۔ اوی

نے کہا پس جناب علیؑ نے قلعہ کو فتح کیا اور اس سے ایک لونڈی پکڑی۔ خالد

نے اوی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خط شکایت جناب علیؑ کا دیکر

روانہ کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط پڑھا۔ آپکا رنگ متغیر ہو گیا۔ فرمایا۔ تو اس

شخص کے حق میں کیا چاہتا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے

اور اللہ اور اس کا رسولؐ بھی اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اوی نے کہا میں اللہ

کی پناہ چاہتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسولؐ کے غضب سے

رواہ الترمذی۔ جلد دوم۔ باب مناقب علیؑ ص ۳۹۶

۲۲۔ قال رسول اللہ ﷺ نعم من احب عليًا فقد احبني ومن احبني فقد احب الله
ومن البغض عليًا فقد البغضني ومن البغضني فقد البغض الله (طبرانی بہ حوالہ
مواثق محدث رسی ص ۱۱۷ حدیث ۱۱) ترجمہ۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے
جناب علیؑ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے مجھ سے محبت
رکھی اس نے اللہ سے محبت رکھی اور جس نے جناب علیؑ کو مرتضیٰ سے دشمنی رکھی
اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے مجھ سے دشمنی رکھی اس نے اللہ سے دشمنی
رکھی۔ یعنی جناب علیؑ کا محب اللہ اور اس کے رسول کا پیارا ہے اور جناب علیؑ کا دشمن
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کا دشمن ہے۔

۲۳۔ علی باب حطۃ من دخل منه کان مومنًا ومن خرج منه کان کافرًا
طبرانی بہ حوالہ مواثق محدث رسی ص ۱۱۷۔ جناب علیؑ بخشش کا دروازہ ہے اور گناہوں
کے مٹانے کی جگہ ہے۔ جو شخص کہ اس دروازہ پر آیا اور اپنی تابعداری کی وہ مومن
اور جو شخص کہ اس دروازہ سے باہر رہا اور پیچھے پھیر لی اور نافرمانی کی وہ کافر ہے۔
۲۴۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے جناب علیؑ کو ایک دیوار کے پاس ڈھونڈ کر پایا
اور بھوک لگا کر فرمایا اٹھ لکھڑا ہو میں تجھ کو خوش و خرم کروں گا۔ کہ تو میرا بھائی دنیا اور
آخرت میں ہے اور میرے بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ کا باپ ہے اور میری سنت پر جنگ
کرے گا۔ جو شخص کہ میری رسالت پر ایمان لاتا ہے اور میری وصیت قبول کرتا ہے شہادت
میں جایگا۔ اور جو تیری عہد و ولایت اور امامت کا قائل ہو کر اترتا ہے اور وہ اپنے
انتہا پر پہنچتا ہوتا ہے اور جو شخص تیری محبت میں اترتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا نامہ
بالنہجہ اور باایمان کرتا ہے اور روز قیامت تک امن سے رہتا ہے (مواثق محدث
رسی ص ۱۱۷)

جو اولیاء علیؑ کے ہیں حق کو پسند ہیں تبے خباں میں اُنکے نہایت بند ہیں

قال رسول اللہ ﷺ ان

عليًا مني وانا منه وهو

۲۵۔ جناب علیؑ مولیٰ المؤمنین ہے

ولی کل مومن (رواہ الترمذی مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۳۹۳) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ وہ ہر ایک مومن کا سردار ہے۔

۲۵۔ حضرت برابر بن عازب اور حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب خیم غدیر پر اترے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

کیا تم نہیں جانتے کہ میں انہی جانوں سے اولی ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آنحضرت نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر ایک مومن کی جان سے اولی

ہوں۔ انہوں نے عرض کی ہاں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ

مَوْلَاہُ فَعَلٰی مَوْلَاہُ اَللّٰهُمَّ وَالْ مَنْ مِنْ وَاٰلَاہِ وَعَادٍ مَنْ عَادَاہُ فَلَقِيْہِ عَمْرًا

ذٰلِكَ فَقَالَ لَہٗ هٰنِیًْا یَا اَبْنٰ اَبِی طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَامْسِیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ

وَمُؤْمِنَةٍ (رواہ احمد مشکوٰۃ۔ باب مناقب علی ص ۳۹۶) بار خدایا جسکامیں سردار ہوں

اس کا علی بھی سردار ہے۔ خداوند اوست رکھ اس کو جو دوست رکھے علی کو۔ اور

دشمن رکھ اس کو جو دشمن رکھے علی کو۔ حضرت عمر نے اس کے بعد حضرت علی سے

ملاقات کی اور کہا خوشی ہے تمہارے واسطے اسے ابو طالب کے بیٹے صبح اور

شام کی کہ ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے سردار ہو گئے۔

نوٹ۔ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی ولیدہ و جانشینی اور ولایت مولانا

کیواسطے دیکھو واقعات خیم غدیر ثبوت خلافت حصہ اول جو خلافت بافضل برتوی کیواسطے

نص علی ہے۔

قرآن سے عیاں ہے ولایت امیر کی

توریت میں لکھی ہے امامت امیر کی

زمین شرق تا بہ مغرب گر امام است

علی و آل او مارا تمام است بخشیع عطا

۲۶۔ حدیث ثقلین { حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمارے درمیان

خطبہ فرمانے کیواسطے ایک پانی پر کھڑے ہوئے جسکا نام خیم تھا اور وہ مکہ اور مدینہ

کے درمیان تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثناء کی اور لوگوں کو نصیحت

کی اور وعظ فرمایا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! نگاہ ہو میں تمہاری طرف
ایک آدمی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس اقدس تعالے کا بھیجا ہوا فرشتہ آوے
اور میں قبول کر دوں۔

وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ اُولَهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّذُرُ
فَخُذْ وَايْتَابِ اللَّهُ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحُتْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَبْ
فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلَ بَيْتِي اذْكُرْ كَلِمَةَ اللَّهِ فِي اَهْلِ بَيْتِي اذْكُرْ كَلِمَةَ اللَّهِ فِي اَهْلِ بَيْتِي
النَّحْوُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي مَعْلَمِ الْفَالِقِ - باب مناقب اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم - میں تمہارے
درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ نیوالا ہوں۔ اول ثقلین کا قرآن ہے کہ۔ یہ بات
راتے کا بیان ہے اور نور ہے پس تم کتاب اقدس کو پڑھو۔ اور اس کے ساتھ
جنگل مارو۔ آنحضرت نے صحابہ کو اللہ کی کتاب پر براہِ گنجتہ کیا اور رغبت دلائی۔
اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسری بھاری چیز میری اہلبیت ہے اور میں اپنے
اہلبیت کے حق میں لستم کو فریاد دلاتا ہوں۔

نوٹ۔ پس اس صحیح حدیث ثقلین سے صاف ثابت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی امت میں صرف دو بھاری چیزیں تمکد اطاعت کیواسطے چھوڑ
گئے ہیں اور اس تعمیل حکم میں تمام صحابہ بھی شامل ہیں جو شخص اہلبیت رسالت سے منہ
پھیرتا ہے وہ فرمان نبوی کا منکر ہے۔ فرمائیے ہم ان سرورِ فرمان کی موجودگی میں حضرت
ثلاثہ کو کس طرح اپنا امام و پیشوا مان لیں۔

۲۸۔ حدیث ثقلین

حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو حجۃ
الوداع میں عرفہ کے دن دیکھا کہ وہ اپنی اونٹنی قصو پر

سوار تھے اور خطبہ پڑھتے تھے میں نے آپ کو سنا کہ فرماتے تھے یا ایہا الناس
انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تصلوا کتاب اللہ و عمرتی اہلبیتی
رواہ الترمذی مشکوٰۃ۔ باب مناقب اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم - ترمذی نے
ترجمہ میں لکھا ہے کہ تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر اس کو پائے رہو گے

تو ہرگز گمراہ نہ ہو گئے، اللہ کی کتاب اور میری اولادِ اہلبیت۔
 نوٹ۔ حدیث ثقلین سے صاف ثابت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ اور امت
 میں دو چیزیں قابلِ تمسک چھوڑ گئے ہیں اگر صحابہ و مسلمان انہی پیروی کرتے تو ہرگز گمراہ
 نہ ہوتے مسلمانوں نے کتاب اللہ و اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ثلاثہ پرستی اختیار
 کی تو گمراہ ہو گئے اسلام میں تفرقہ پڑ گیا۔ کئی مذاہب بن گئے۔ سنی مسلمانوں کو بلو اور
 انکیس کھولو۔ اہلبیت رسالت کو کہاں حکم ہے اور وہ اصحاب ثلاثہ کی پیروی کریں اور
 امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں فرمان ہے کہ وہ حضرات ثلاثہ کو اپنا حاکم اور خلیفہ اور امیر بنائیں
 سوچو اور غور کرو۔ پس جن لوگوں نے دھابا سے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اپنا اجل قائم کیا۔
 اور جمہوری سلطنت قائم کی اور اہلبیت رسالت سے جبریتِ معیت لی اور انکو محاکوم بنایا
 بولویا وہ مومن کامل۔ اصحابِ رسول اور قطعی ہستی ہو سکتے ہیں۔

۲۹۔ حدیث ثقلین { حضرت زین بن ارقم سے روایت ہے۔ قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمست سکتم بہ لن
 تفلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء
 الی الارض وعذرتی اہلبیتی ولن یتضر قاحتی یورد علی الخوض فانظروا
 کیف تخلفونی فیہما رواہ الترمذی۔ کتاب سنی مشکوٰۃ۔ باب مناقب اہلبیت
 البنی صلی اللہ علیہ وسلم جلد چہارم ص ۱۲۲ تسری ترجمہ۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں
 تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں اگر تم اس کو پکڑے ہو گے تو میرے
 پیچھے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک ان میں سے دوسری سے بڑی ہے۔ وہ اللہ کی کتاب
 ہے کہ وہ ایک سنی کی مانند آسمان سے زمین کی طرف ٹٹکتی ہے۔ دوسری میری
 اولادِ اہلبیت ہیں۔ اللہ کی کتاب اور میری عزت ہرگز جدا نہ ہونگے۔ یہاں تک
 کہ وہ میرے پاس حوض کوثر پہنچیں گے۔ پس دیکھو تم کس طرح ان دونوں کی گہائی
 کرتے ہو۔

۳۰۔ حدیث سفینہ { حضرت ابوذر صدیق غفاریؓ نے خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑ

کریا سمعت الذبی یقول الا ان مثل اہلبیتی فیلم مثل سرفیحة نوح
من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك رواہ احمد مشکوۃ۔ باب مناقب اہل
بیت ص ۲۲۲ انیسری ترجمہ۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
خبردار ہو کہ میری اہلبیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے۔ جو کوئی اس کشتی میں
سوار ہوا نجات پائے گا۔ اور جس نے اس کشتی کو چھوڑا وہ ہلاک ہو گیا۔

۲۔ حدیث خلیفین { قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم
خلیفین کتاب اللہ عز وجل جل محدود

ما بین السماء والارض وعذرتی اہلبیتی وانہما لن یتفرنا حتی یرد علی
المحوض انتی بلفظ۔ ترجمہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے درمیان
میں اپنے دو خلیفے چھوڑ چلا ہوں۔ ایک خلیفہ خدا کی کتاب قرآن مجید ہے جو رسی
کی طرح آسمان وزمین کے درمیان کھچی ہوئی ہے اور دوسرا خلیفہ فترت میری
جو اہلبیت میری ہیں۔ یہ دونوں خلیفے یعنی قرآن اور میری اولاد اہلبیت ایک
دوسری سے جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ میرے پاس توفیق کوثر پر پہنچ جائیں گے۔
کتاب سنن تفسیر و منشور سیوطی جلد دوم مطبوعہ مصر ص ۲۰ سطر ۲۰

نوٹ۔ یہ تمام احادیث صحیح اور متواتر الحدیث اور السنن و الجماعت کی مسلمہ
کتابوں میں درج ہیں جنکو ملاں مولوی صاحبان مسلمانوں کو نہیں مانتے اور حق کو چھپاتے
رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولوالامر منکم مسلمانو تم اللہ اور رسول اور تم میں سے جو صاحب
امر ہو اس کی طاعت کرو۔ اس قرآن شریف کے حکم کے مطابق جناب رسالتا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اولوالامر کی تصریح فرمادی اور خاص نام اہلبیت کا بتا دیا۔

پس اب اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے خلیفہ۔ امیر و حاکم کی
عزت پیروی چھوڑ کر اور ان کے مقابلہ میں اہل حق قائم کر کے ووٹ الیکشن سے چودہری
پینڈنٹ یا امیر یا صدر یا خلیفہ یا حاکم بنایا۔ کما نیک ویا نت ہے مسلمانوں کو اب

کیا حق حاصل ہے کہ وہ ائمہ اور رسول کے خلیفوں کی بجائے اپنے خلیفے خود بنالیں
 بولوسنی مسلمانوں کو کیا یہ ائمہ اور اس کے رسول مقبول صلعم کی صاف نافرمانی ہے یا
 نہیں صاحب انصاف اور محقق سنی کے لئے تحقیق حق کرنے اور صراط مستقیم پر چلنے
 کے لئے صرف یہی احادیث صحیحہ کافی ہیں۔ کہ جناب رسول ائمہ صلعم نے ان احادیث
 میں فیکم سے تمام صحابہ کرام کو خطاب فرمایا ہے کہ تم سب لوگ میرے ان دونوں
 خلیفوں قرآن والہ بیت سے تمسک کرنا اور اس میں چوٹی کے اصحاب حضرت
 ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و غیر ہم بھی حاصل
 ہیں اور حکم خدا و رسول صلعم قرآن اور عترت کی پیروی و اطاعت کے لئے مامور
 اور محکوم ہو چکے ہیں۔ اس حکم سے وہ ہرگز مستثنیٰ نہیں تو سنی مسلمانوں ابولوح حضرت
 اصحاب ثلاثہ جو خود بخود ناقص اجماع و وصیت اور شوری سے خلیفے بن بیٹھے۔
 کیا انہوں نے زمان رسول صلعم کی پیروی کی اور حکم کو مانا۔ پس جن لوگوں نے
 دامن الہیت رسالت کو چھوڑ کر اجماع پرستی و ثلاثہ پرستی اختیار کی اور نئے نئے
 مذاہب انسانی نعمانی حنفی وغیرہ بمقابلہ مذہب حقانی کھڑے کئے کیا وہ گمراہ نہیں
 احادیث کے الفاظ صاف بتلائے ہیں کہ وہ گمراہ ہیں۔ پس حقیقی اسلام۔ اصلی
 مذہب کی صداقت پر کھنے کیواسطے حدیث ثقلین ایک کسوٹی ہے جو مذہب کے مخالف
 الہیت رسالت ہے وہ عقلاً نقلاً شرعاً ناجائز ہے اور حدیث ثقلین کی موجودگی
 میں خلافت امامت و فضیلت اصحاب ثلاثہ ناقص اور باطل ہے اگر حضرات اصحاب
 ثلاثہ کی خلافت و فضیلت کیواسطے کوئی بنا وئی معاویہ شاہی حدیث پیش کی جائے
 تو وہ ان احادیث کے مقابلہ میں مژدے کیونکہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا یہ کام نہیں کہ وہ امت میں فساد ڈال جائیں اور مسلمانوں کو لڑا جائیں اور صراط
 اپنے خاندان کو حاکم اور امیر اور اپنا خلیفہ بنا جائیں۔ دوسری طرف حضرت ابوبکر و
 حضرت عمر کو خلافت دے جائیں نہیں ہرگز نہیں تمام صحاح متہ سے ثابت ہے
 کہ خلافت و فضیلت اصحاب ثلاثہ اجماعی ہے اور خلافت اور فضیلت الہیت

رسالت نفی ہے۔ بولو! سنی مسلمانوں نے تم نے اور تمہارے حضرات اصحاب ثلاثہ نے جیٹ
 ثقلین پر کیوں عمل نہ کیا اور جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو کیوں چھوڑ دیا ہے
 بندہ ہزار سال عبادت اگر کرے اور زر نقد کوہ احد راہ حق میں دے
 اونچ بھی پیادہ پاؤں ہزار سنے ہوں اور گناہ شہید بھی ہو مسلم جو رسے
 حب علیؑ کی مے نہ ہو جس دل کے عام میں
 جنت کی بونہ پہنچے گی اس کے ختام میں

باب دوم

ایمان احادیث حضرت ابوبکر

۱۔ اخلاق حضرت ابوبکر { مذہب سنی میں ہے کہ حضرت ابوبکر بہت گالی
 دیا کرتے تھے۔ تاریخ ائلفا سیوطی عربی مطبوعہ

سکری ص ۱۱۱ اور مطبوعہ لاہور ص ۳ پر ہے۔ کان ابوبکر سبباً۔ ابوبکر بہت گالی
 دینے والے تھے۔

۲۔ حضرت ابوبکر نے اپنے بیٹے عبدالرحمان کو کوسا اور گالی دی (بخاری متہ جم مطبع
 احمدی کتاب مواہبات الصلوٰۃ ص ۳)

۳۔ امارت حضرت اسامہ بن زید کی گفتگو پر حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کی وارطی پکڑ
 لی اور ماں کی گالی دی (تاریخ طبری جلد سوم ص ۲۱۲۔ ابوالفدا جلد اول ص ۱۶۵)

۴۔ عروہ سفیر مشرکین نے جناب سول اللہ صلی علیہ وسلم سے کہا قسم خدا کی تمہارے ساتھیوں
 کے منہ دکھتا ہوں یہ پنج میل لوگ ہی کرینگے تم کو چھوڑ کر چل دینگے پسند کر ابوبکر

کو غصہ آیا۔ انہوں نے کہا امصص بنظر اللات۔ اے جلات بلوی کا نظر۔
چاٹ۔ کیا ہم حضرت صلعم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ ف لات مشرکوں کا بت
تھا۔ ابوبکر نے فرمایا اے معبود کی شرمگاہ چوس۔ کہیں یہ خیال بھی نہ کریو کہ ہم آنحضرت
صلعم کو چھوڑ کر چل دیں گے حالانکہ لات کا نظر نہ تھا۔ بنظر عورت کا ہوتا ہے ابوبکر کی
مراویہ تھی اپنی ماں کا بنظر چوستارہ۔ مگر غصہ سے اس کی ماں کے بدل اس کے
معبود کا نام لیا۔ تاکہ اور زیادہ حقارت ہو (بخاری مترجم سورہ عائشہ پ ۱ ص ۱)
کتاب الشروط۔

۵۔ حضرت ابوبکر قبل اسلام بت پرست (کافر) تھے قسطہ فی جلد ۶ ص ۱۵۶ اور ایک
کاہن نجومی کی رٹ و نجوم سے اور اپنی حکومت کی خبر سن کر جناب رسول اللہ صلعم پر
ایمان لائے۔ (ازالۃ الخفا مقصد اول)

۶۔ اونٹ کی وچہر قیمت کی } ہجرت کی وقت حضرت ابوبکر نے کہ
کہ یا رسول اللہ صلعم میرے پاس دو اونٹ

ہیں۔ میں نے انکو سفر کی واسطے تیار کر رکھا ہے۔ ان میں سے آپ ایک لے
لیں جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں نے ایک اونٹ قیمت سے خریدا صحیح
بخاری مترجم کتاب البیوع۔ باب اذا اشتری متاعا پ ۱ ص ۱۱ و بخاری کتاب
المناقب پ ۱ ص ۶۲ مطبع احمدی لاہور

۷۔ شیخ عبدالحق صاحب بلوی مدارج النبوة جلد دوم ص ۱۱ فارسی مطبوعہ نو لکھنؤ پرنٹنگ
ہیں۔ کہتے ہیں ابوبکر صدیق کے پاس دو اونٹ تھے کہ چار سو درم میں اور ایک اونٹ
میں یہ کہ آٹھ سو درم میں خریدا کہ چار مہینے تک ان دونوں کو گھاس کھلا کر فرمایا تھا
ان دونوں اونٹوں کو حضرت کے حضور میں لائے۔ کہ ایک کے تئیں حضرت صلعم
قبول فرما دیں حضرت صلعم نے فرمایا کہ میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ مول کر کے
دو تیرے سو درم کو حضرت نے ان دونوں میں سے ایک ناقہ خریدا کیا۔ حضرت نے نہ چاہا
کہ راہ خدا میں کسی سے استمداد اور اعانت ڈھونڈیں۔ چنانچہ خلاصہ اس آیت کی ولا

یشک بعبادۃ ربہ احد۔ اس بات میں ناظر ہے انتہی (منہاج النبوة ترجمہ مباح النبوة جلد دوم ص ۱۲۶۔ روضۃ الصفا جلد دوم مطبوعہ ممبئی ص ۵۶۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۶ مطبوعہ نول کشور۔

نوٹ۔ جناب ابوبکر کا مکہ معظمہ سے ہجرت کی وقت اپنی بی بی بی عائشہ کے شوہر اور اپنے مرشد رہبر بنی آخر الزماں صلعم سے دل نفع لینا وہ بھی حالت خوف و خطر اور سفر میں ظاہر کرتا ہے انکو ابھی تک عشق و محبت رسول صلعم نہ تھی۔ جو شخص اپنے داماد سے نفع لینے میں تامل نہ کرے اس سے آئندہ کیا امید ہو سکتی ہے کاشکہ وہ جناب سہل اکرم صلعم کو پیغمبری نہ جانتے کہ وہ عظیم القدسی تھی اگر اس وقت ایک نوٹ مفت یا ہوتا تو کچھ مال میں کمی نہ ہو جانی آج کل کے مرید اپنے مرشدوں اور پیروں کو ہزاروں روپے۔ تحفے تحائف مکانات جاگیریں بخش دیتے ہیں یہ افہامات بتاتا ہے جناب ابوبکر نے فی سبیل اللہ کوئی مالی مدد نہیں کی اور جناب رسول اللہ صلعم نے تمام عمر اپنے صحابہ کا بار احسان ہرگز نہیں اٹھایا۔ بلکہ صحابہ کرام کو جناب سہل نام علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ تحائف اور مال دے کر اور پوشاک و لباس عطا فرماتے رہے۔

ارعار حضرت ابوبکر یار غار کا وزن و ملال و سنج۔ گھبراہٹ۔ اور رونا چلنا۔ غار ثور میں ثابت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ثانی اثین اذھما فی الغار۔ اذ

یقول لصاحبکلا تحزن ان اللہ متعالیٰ (قرآن پٹ۔ سورۃ توبہ۔ ر ۱۱) ترجمہ صرف دو آدمی اور دو میں دوسرے پیغمبر اس وقت یہ دونوں غار ثور میں تھے۔ اور اس وقت پیغمبر اپنے ساتھی ابوبکر کو سمجھا رہے تھے۔ کہ کچھ سنج و فکریہ کرو۔ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

وم۔ جب حضرت ابوبکر نے کافروں کو دیکھا کہ فار کے نزدیک آگئے تو رسول اللہ کے خوف کے لئے رو پڑے۔ آنحضرت نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا۔ ابوبکر نے کہا کیا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں پس ابوبکر اپنے خیمہ کے آگے پڑ پڑتے تھے تفسیر کبیر رازی جلد چہارم ص ۶۷۳

سوم۔ حضرت ابوبکر کو ایک غار میں ایک سانپ نے ڈسا کہ آپ رونے لگے (منہاج النبوة

ترجمہ مدارج النبوة جلد دوم ص ۱۲۱

چہارم۔ حضرت ابوبکر غار کے سر پر کافروں کا چلنا پھرنا دیکھ کر گھبراتے تھے اور پیغمبر صاحب انوکھی دیتے تھے اس وجہ کا توکل پیغمبر کے سو کسی سے نہیں ہو سکتا رپٹ سونہ

توبہ۔ حمال تدیری ص ۱۳

پنجم۔ حدیث بخاری۔ حضرت انس بن مالک صحابی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے کہا جب ہم غار ثور میں چھپے تھے اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہم کو دھونڈ رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی۔ تو ہم کو دیکھ لیگا۔ آپ نے فرمایا ابوبکر تیرا خیال کدھر ہے۔ ان دو شخصوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔ جن کیساتھ تیرا پروردگار ہو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب المناقب پ ۱۲ ص ۱۔ باب مناقب المهاجرین۔

نوٹ۔ ثابت ہوا کہ جناب ابوبکر میں صبر و استقلال کاملہ ابھی مکمل نہیں تھا کہ باوجود معیت رسول مقبول صلعم و تائید ملائکہ و امداد غیبی کدوہ غار میں ڈرتے جاتے تھے اور آپ تین سو سال تک مکہ معظمہ میں نبی آخر الزمان صلعم کے ہمراہ رہ کر ضعیف لا اعتقاد رہے۔ بس کن حدیث غار کہ عار است نزد عقل آں عزن و بقراری شیخ معمر امام من است کہ نش برده مار من این امام مار گزیده کجا برم مفصل بحث مناظرہ مکیہ میں دیکھو۔

ذیقینہ۔ حضرت ابوبکر ایک معمر بزرگ باوجود معیت نبی آخر الزمان صلعم و تائید ایزد منال غار ثور میں کفار کو دیکھ کر گھبراتے اور روتے ہیں۔ مگر ادھر اسی رات مکہ معظمہ کے اندر ایک تنہا مکان میں تمام مشرکین و کفار لعین کے نزع و نیوے۔ تلواروں اور پتھروں کے سایہ کے نیچے ایک نوجوان تشریفی الماشی سید کی شیر خدا جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام بلا خوف و خطر بستر نبوت پر سبز پردہ بانی تانکر گہری نیند میں سوتے ہیں ادھر بار غار کو معیت رسول مقبول صلعم میں کلمہ لا تحزن عطا ہوتا ہے اور اکیلے بستر نبوت پر سونیا لے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ومن الناس من یشری

بولوا اہل حدیث دوستو! سنی مسلمانو۔ ان ہر دو بزرگواروں میں صادق لہیقین۔ مومن
 کامل۔ بہادر و افضل کون ہے۔ صحیح ہے جس قدر متانت تسلیم و رضا۔ صبر و استقلال
 جان بخشی۔ حقیقی قربانی سے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے اس موت کے
 منظر کو دیکھا یہ وصف سوائے ذات بابرکات جناب امیر علیہ السلام کے ابو بکر و دیگر
 صحابہ میں ہرگز نہیں پایا گیا۔

بجرت بدینہ منورہ اور دوبارہ کلمہ لائے سخن

کتاب المناقب باب مناقب المهاجرین پک ص ۷۷ سطر ۷ پر ہے کہ جناب خلافت اب
حضرت ابو بکر فرماتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کو بیچ کا وقت آن پہنچا
آپ نے فرمایا اچھا چلو ہم وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور قریش کے لوگ ہماری تلاش
ہی میں ہے ہر کو کسی نے بھی نہ پایا۔ ایک سراقہ میں مالک بن حیشم گھوڑے پر سوا
آن پہنچا۔ میں نے اس کو دیکھ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم ہمارے ڈھونڈنے والے
آن پہنچے۔ فقال لا تحزن ان الله معنا۔ آپ نے فرمایا کچھ نہ کہہ کر اللہ ہمارے
ساتھ ہے۔

نوٹ۔ سفرِ مینہ منور میں دوبارہ کلمہ لاتحزن کا فرمان حضرت ابوبکر کی صداقت اور صبر و استقلال اور ایمان پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ کہ باوجودیکہ آپ کو فارثوں کے اندر نسلی دگئی تھی مگر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے یہی محافظ ہے۔ مگر حضرت ابوبکر کو اس فرمانِ نبوی پر کامل بھروسہ اور اللہ تعالیٰ پر توکل نہ رہا۔ ایک کافر سراقہ کو دیکھ کر جان کے لئے پڑ گئے اور گھبرا اٹھے۔ عرض حضرت ابوبکر سفر و ہجرت

مدینہ منورہ میں صدیق نعیم الرفیق ثابت نہ ہوئے سنی مسلمانوں اور حضرت ابوبکر کے جائز فضائل بیان کیا کرو مجھوٹے انسانے سنا کر مسلمانوں کو گمراہ نہ کیا کرو اسی شب ہجرت میں جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام اور حضرت ابوبکر کی رفاقت و صداقت اور خدات اسلامی کا مقابلہ کر لو۔ کیا ڈرپوک ایک بہادر و جان نثار سے قتل ہو سکتا ہے۔

مقابلہ اصحاب کف { اللہ تعالیٰ قرآن مجید پر سورہ کف میں اصحاب کف کے ایمان کی یوں تعریف کرتا ہے۔ یہ لوگ اصحاب

کف چند جان شخص تھے جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انکو اور زیادہ ہدایت دی اور ہم نے انکے دلوں کو مضبوط کر دیا اور وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہمارا مالک تو وہی ہے جو آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ ہم تو ہرگز اس کے سوا دوسرے کسی کو پکارنے والے نہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم نے برے کفر کی بات کی (۲) اور تو انکو دیکھئے تو سمجھو گا وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم دسے بائیس سال میں ایک بار بار بار اکر وٹ بدلتے ہیں اور انکا کتا چوکھٹ پر اپنی باہیں پسارے پڑا ہے۔ ف۔ جسوقت یہ لوگ شہر سے بھاگ نکلے تو ایک کتا انکے ساتھ ہوا وہ ڈرے کہیں یہ آواز کرے اور لوگ ہمارا پتہ لگائیں اس کو مارا پیٹا اور ہنکایا لیکن وہ ساتھ نہیں چھوڑتا تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اسکو زباندی وہ کہنے لگائیں بھی اللہ کا بندہ ہوں تم اللہ کو چاہتے ہو میں تم سے محبت رکھتا ہوں تم سو جاؤ میں تمہاری نگہبانی کروں گا۔ (حامل تفسیر وحیدی ص ۱۶۱)

فصل مدینہ منورہ اور جہاد فی سبیل اللہ ایمان کی کوئی

کسی جنگ میں حضرت ابوبکر نے جب اپنی وفات تک ایک فرما زید بن حارثہ یا مشرک یا دشمن خدا اور رسول صلعم کو اپنے دست مبارک سے کسی میدان جنگ میں مقابلہ کر کے قتل نہیں کیا اور نہ کہیں خود زخمی ہوئے نہ کسیکو زخمی کیا۔ ہاں کسریٹ کی دواہوں کی طرح شامل عزوت ہے اور ہر ایک جنگ غزوہ سے فرار ہونے سے ہے۔ یہ علماء اہلسنت کا

بالاتفاق اقرار ہے۔

۵۔ جنگ احد سے فرار { حضرت ابوبکر جنگ احد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ نکلے اور اپنی جان بچا گئے

دیکھو ازالۃ الخفا مقصد دوم ص ۱۲ تفسیر ابن کثیر جلد پنجم ص ۳۱۲ تا ۳۱۳ اسلام و طبری جلد دوم ص ۹۔ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۹۱ مطبوعہ ممبئی سطر ۲۵ تا ۲۶ خیمیں دیار بکری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۴۸۵ تا ۴۸۶ حبیب السیر جلد اول جزو سوم ص ۲۔ سطر ۲۹ تا ۳۰ طبری ص ۱۔ ابوبکر جنگل میں شکست کھا کر جا چھپے تھے مفصل ثبوت خلافت حصہ اول دیکھو۔

۶۔ جنگ احد کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور بیچ کا دانت اور جو خود آپ کے سر پر تھا وہ توڑا گیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ خون دہوتی تھیں اور حضرت علیؓ اس کو بند کرتے تھے جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون تو اور بڑھ رہا ہے۔ تو انہوں نے بورے کا ٹکڑہ لیا اس کو جلا کر رکھ دیا۔ پھر وہ زخم بھر دیا۔ تب خنم کیا دیکھو تفسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب الجہاد و السیر۔ باب لیس البیضہ پ ۱ ص ۱ سطر ۱ مفصل دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت حصہ اول ب۔ لعل ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد پنجم ص ۹۱۸ سطر اخیر دیکھو۔ نوٹ۔ بولو حضرت اہل تسنن۔ حضرات اصحاب ثلاثہ اس وقت کہاں تھے کہ جناب سیدہ معصومہؓ طاہرہ صلوٰۃ اللہ علیہا مدینہ منورہ میں سے تشریف فرما ہوئیں اور زخموں کا علاج کیا۔ یا انہوں نے کیا رفاقت کی۔

۷۔ جنگ خندق یا احزاب { مذہب سنی میں ہے کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ کہ آج رات کو دشمن کی خبر جا کر لاؤ۔ مگر ان دونوں نے حکم عدولی کی استغفر اللہ پڑھ دیا ورنہ شریعتی جلد پنجم ص ۱۸۵ ب۔ جنگ خندق ۳۔ ہجری میں ہوئی۔ رات کو ہوا بہت تیز چل رہی تھی

اور سردی بھی خوب چمک ہی تھی۔ اس وقت آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو
جا کر کافروں کی خبر لا دے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ہاتھ رکھے
گا۔ کسی نے جواب نہ دیا یہی فرمان دوبارہ فرمایا۔ (دیکھو! معلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ہفتم
مطبع صدیقی لاہور ص ۱۹۱۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۲۳۔ امین آباد۔)

۸۔ جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کے مقابلہ میں حضرات اصحاب ثلثہ سے کوئی
مقابل نہ ہوا۔ حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ہے جو اس
و دشمن خدا کے شر کو مٹائے۔ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے جواب دیا
یا رسول اللہ میں لڑوں گا تا یسخر اسلام و ملوی جلد دوم ص ۱۰۹ تا یسخر الاسلام
علامہ عباسی ص ۱۳۱۔ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۱۰۹)

۹۔ جنگ خیبر سے فرار { مذہب سنی میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ
جنگ خیبر میں ودفنہ ناکامیاب ہو کر واپس ہوئے }

(دیکھو مناقب مرتضوی ترجمہ فضائل سنائی ص ۱۲ مطبع محمدی لاہور) طبری جلد سوم
کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۴۔ ازالۃ الخفاء مقصد دوم ص ۴۹۔ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۱۳۲
روضۃ الاحباب جلد اول ص ۲۶۱ نزل کشور۔)

۱۰۔ جنگ حنین سے فرار { مذہب سنی میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ دو بکر اصحاب
جنگ حنین میں بھاگ نکلے اور صرف چار اصحاب }

سیدنا علی المرتضیٰ حضرت عباس عم نامدار رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
ابوسفیان بن حاتم حضرت عبداللہ بن مسعود و فوار و جابر و ثابت قدم
رہے (ملاحظہ ہو تفسیر حسینی جلد اول ص ۲۳۴ تا یسخر خمیس دیار بکری جزو ثانی ص ۲۱
معارج النبوة جلد ثانی رکن ہپارم ص ۲۵۶۔ استیعاب مصری ص ۵۴۔ روضۃ الصفا
جلد دوم ص ۱۵۴ تا یسخر حبیب المیر فارسی جلد اول جزو سوم ص ۶۵ سطر ۴۔ تا یسخر

الاسلام و ملوی جلد دوم ص ۱۳۱)

۱۱۔ جنگ سرہ وادی الرمل { حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ نے جنگ

واوی الرتل یا ذات السلاسل سے بہت مسلمانوں کو قتل کر اگر شکست کھا کر مدینہ منورہ
میں آکر دم لیا (دیکھو معارج النبوة جلد ثانی ص ۲۹۵) تاریخ حبیب السیر جلد اول جزو
سوم مطبوعہ بی بی ص ۱۷۳۔ روضۃ الصفا جلد دوم مطبوعہ بی بی ص ۱۷۳۔ تاریخ الاسلام جلد دوم
ص ۵۴۱ مفصل دیکھو ثبوت خلافت حصہ اول

نتیجہ جہاد فی سبیل اللہ ہی ایمان کی کوئی بھی { حضرت ابوبکر کسی جنگ میں

غازی جنگ بہادر اور مجاہد فی سبیل اللہ۔ ناصروین خدا تعالیٰ اجلشانہ میں ثابت
نہ ہوئے اور کوئی خدمت اسلامی ادا نہ کر سکے نہ کسی کافر کو قتل کیا نہ خود مجروح ہوئے بلکہ
ہمیشہ خود بھاگتے رہے جن صحابہ کو اہلسنت نے یار فار۔ صدیق۔ فاروق اور ذوالنورین
کا خطاب دیا۔ وہی تمام غزوات و جہاد میں فرار ہونے لگے یہ کیا حمایت اسلام۔ عشق رسول اللہ
اسی کا نام ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زخم اعدا میں تنہا چھوڑ کر
مدینہ منورہ میں آگے بھاگنے والوں کے آگے اور ماریوالوں کے پیچھے رہیں۔ کیا اسی سے
اسلام کی عزت ہے اور یہی صداقت اور رفاقت ہے

آخر ثابت قدم کون رہا { مذہب سنی کی تمام معتبر کتابوں میں ہے کہ جناب علی الرتضیٰ ہر ایک جنگ میں ثابت قدم رہے۔

اول۔ دعوت قریش میں اعلان نبوت کی وقت جبکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو میرے کام میں شریک ہو اور میرا خلیفہ اور وصی اور بھائی
بنے۔ اس مجمع عام میں جناب امیر المؤمنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں
حاضر ہوں جناب رسول اکرم صلعم نے فرمایا یہ میرا بھائی۔ میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اس کا
حکم مانو۔ ملاحظہ ہو تفسیر معالم التنزیل ص ۲۹۳ تحت آیہ و انذار عشیرتک الاقربین الخ
(شعرا) ابن جریر طبری ص ۶۸ تفسیر سراج المہینہ ص ۲۴ تفسیر ترجمان القرآن تفسیر ابن اثیر ج ۱
ص ۲۲۔ لباب التاویل ص ۳۱ تاریخ کامل جزوی جلد دوم ص ۳۲ منتخب کنز العمال ج ۱۰
مسند امام احمد بن حنبل جلد پنجم ص ۲۲۔ تاریخ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۳۶۔ تاریخ حبیب السیر

جلد اول ص ۱۔ ابوالحسن جلد اول ص ۱۱۔ معارج النبوة رکن ثالث ص ۲۵۔ سيرة النبي ص ۱۵۲۔ مفصل شہادت خلافت جلد اول

دوم۔ شب ہجرت کو بستر نبوت پر سوئے۔ حضرت جبریل اور حضرت میکائیل تمام رات حفاظت کرتے رہے۔ حضرت جبریل نے کہا شاہد مبارک ہوا علیؑ۔ غنا سے مانند کون ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی ذات سے شہادتوں پر فخر کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس جان نثاری پر یہ تمغہ دیا۔ ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله والله روف بالعباد (پ۔ البقرہ) ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد دوم ص ۲۱۳۔ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۵۵۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۱۲۸۔

سوم۔ جنگ یدر میں جناب علی المرتضیٰ نے ولید بن غنہ اور طلحہ علمدار مشرکین اور دیگر کفار نامدار کو فی النار کیا۔ جناب امیر علیہ السلام کی عمر اس وقت پچیس سال تھی۔ اور جناب امیر حمزہ و جناب علی علیہ السلام کی شجاعت و بہادری سے مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ تاریخ اسلام عباسی باب سوئم ابوالفدا جلد اول ص ۱۳۵۔ منتخب کنز العمال جلد چہارم ص ۹۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۱۱۱۔ نزل کشور ص ۲۳۔ امین آباد۔

چہارم جنگ حدیب میں۔ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کو اٹھارہ زخم آئے اور زمین پر گر گئے کو قریب ہو گئے تھے۔ کہ ناگہاں ایک خوبصورت خوشبو سے معطر آدمی نے آپ کا کندھا پکڑ کر گھوڑے پر بٹھادیا۔ اور کہا کہ بڑھ کر دشمنوں پر حملہ کر کہ آ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت میں ہے اور وہ دونوں تجھ سے رضی ہیں۔ جناب امیر علیہ السلام صفوں کو چیرتے ہوئے حضور انور صلعم تک پہنچ گئے۔ جب جناب صلعم نے دیکھا کہ تمام صحابہ فرار ہو گئے اور جناب علی علیہ السلام ثابت قدم رہے اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہیں۔ تو فرمایا تم کیوں نہیں اپنے بھائیوں کیساتھ چلے گئے۔ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے عرض کی لا کفر بعد الايمان ان لی بک اسوۃ۔ ایمان لائیکے بعد کفر کا کوئی کام نہیں۔ مجھے تو آپ سے واسطہ ہے دوسروں سے سروکار نہیں۔ میں خدمت میں حاضر ہوں۔ جب تک میرے بدن میں طاقت ہے پیچھے نہ موڑوں گا۔ یہ کہہ کر کفار پر حملہ کر دیا۔ اس وقت ایک گروہ آسمانی

صلعم کی طرف متوجہ ہوا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا اعلیٰ مجھے اس گروہ سے بچا۔ حق خدیت بجا
 لاء کہ وقت یاری ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے حملہ کر کے انکو بھگا دیا۔ اور ایک بڑے ٹکڑے
 تو قتل کیا۔ حضرت علی کی تلوار ٹوٹ گئی تو آنحضرت صلعم نے ذوالفقار عطا کی۔ آنحضرت
 صلعم نے فرمایا اپنی تعریف سنتے ہو کہ رضوان فرشتہ کہہ رہا ہے لافتنے الاعلیٰ لامیف
 الاذوالفقار اور اس کے بعد جبریل علیہ السلام نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کمال ہوتا
 اور جو انمزدی ہے جو جناب علی المرتضیٰ آپ سے کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کیوں
 نہ ہو علی منی وانا منہ یعنی علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اس پر جبریل علیہ
 السلام بولے وانا منکما اور میں آپ دونوں سے ہوں۔ دیکھو مدارج النبوة جلد دوم ص ۲۶
 مدارج النبوة رکن چارم ص ۹۵ تا بیخ حبیب البیر جلد اول ص ۲۰ تا بیخ الاسلام جلد دوم ص ۱۵۸
 منتخب کنز العمال حاشیہ مندرام احمد ص ۱۱۶ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۹۱ روضۃ
 الاحباب جلد اول ص ۲۶۲ مطبوعہ امین آباد۔ مدارج النبوة ترجمہ مدارج النبوة جلد ۲ ص ۲۶۷۔

پنجم جنگ خندق یا اضراب { یہ جنگ فتوال شہہ ہجری میں ہوئی۔ عمر بن
 عہد دو کا قرامی ہونے نے مبارز طلب کیا۔

آنحضرت صلعم نے تین مرتبہ اپنے صحابہ کو کما تم میں کوئی ہے جو اس دشمن خدا کے شر کو مٹا
 مگر وہ دم بخود رہے۔ تینوں مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ہی نے آنحضرت صلعم سے رخصت
 طلب کی۔ آخر آنحضرت صلعم نے اپنی تلوار جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کی کمر میں باندھی۔
 اور اپنی زہ انکو پہنائی اور اپنا عامہ انکے سر پر رکھا۔ جناب امیر علیہ السلام نے میدان جنگ
 میں جا کر عمر ابن و کو تلوار ذوالفقار سے فی النار کیا اور اس کے سر ناپاک کو کاٹ کر قدم
 صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈال دیا۔ جناب سول اکرم صلعم نے آپ کو یہ تہذیب عطا
 فرمایا۔ لبازرة علی ابن ابیطالب یوم الخندق افضل من اعمال رمنی الی یوم
 القيامة۔ یعنی حضرت علی علیہ السلام کے خندق کے روز کی لڑائی اچھی امت کی تمام
 اعمال سے جو قیامت تک کرتے رہیں گے افضل ہے ملاحظہ ہو۔ مدارج النبوة رکن چارم
 ص ۲۶۷ تا بیخ الاسلام علامہ سبسی ص ۱۰۹ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۱۰۹ تا بیخ حبیب البیر جلد اول

۳۶۔ مدارج النبوة جلد دوم ص ۲۳۳۔ منتخب کنز العمال حاشیہ مسند احمد جلد ۴ ص ۱۲۵
روضة الاحباب جلد اول ص ۲۱۸۔ ص ۳۲۲ امین آباد۔ ایچ المطالب ص ۲۱۹ باب سوم۔ منشور
سیوطی جلد پنجم ص ۱۹۲ تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۲۳

ب۔ خبوراہل سیر متفق ہیں۔ کہ جب جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام
عمرو بن عبدود کے مقابلہ کو نکلے۔ تو جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا برزالا یمن کله الی
الکفر کله یعنی پورا یمن کا مل۔ کفر کے مقابلہ کو نکلا ہے حیوان تا یج اسلام جلد دوم
ص ۱۱۲ کشف الغمہ۔

نوٹ۔ حضرات اصحاب ثلاثہ جب جناب علی علیہ السلام کی ایک ضرب کا مقابلہ نہیں کر سکتے
تو باقی اعمال کا کیا کریں گے۔

ششم جنگ خیبر جناب علی المرتضیٰ نے شگین قلعہ خیبر کو اپنے قوت بازو
سے فتح کیا اور مرحب نامی پہلوان یهودی کو قتل کیا۔

اسلام کی فتح ہوئی اور کفر کو شکست۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر
میں جب کہ باقی صحابہ شکست کھا کر واپس موٹے تھے۔ فرمایا۔ لا عطین الہایتہ عندا
رجک لفتح اللہ علی بیدیہ یحب اللہ ورسولہ وحبہ اللہ ورسولہ متفق علیہ بخاری
مترجم باب مناقب علی پ ۱۱۹ ترجمہ۔ البتہ میں کل یہ نشان اس مرد کو دوں گا
جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح کرے گا۔ وہ خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اور
اللہ اور اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ بفضل دیکھو ثبوت خلافت حصہ اول
روضة الاحباب ص ۳۸۵

پتھر علم جا کے گاڑا کس نے للکار کے مرحب کو پھانسا کس نے
گو اصحاب پیمبر حب نئے موجود بود و خیبر کو اکھاڑا کس نے

جنگ حنین اس لڑائی میں سوائے چار کس کے اور کوئی اصحاب ثابت قدم نہ
رہے۔ باقی سب بھاگ گئے۔ ثابت قدم صحابہ سے یمن بنی ہاشم
سے اور ایک غیر بنی ہاشم حضرت علیؑ حضرت عباسؑ حضرت ابوسفیانؑ من السحارث اور

حضرت عبدالمد بن مسعود تھے۔ حضرت علی و حضرت عباس آنحضرت صلعم کے سامنے سے حفاظت کرتے تھے۔ جب آنحضرت صلعم نے ہوکھا کہ یار لوگ چلتے بنے۔ سواری کو ایز لگائی اور فرمایا انا البنی لا کذب۔ انا ابن عبد المطلب۔ حضرت عباس کو فرمایا۔ بھگورے صحابہ کو بلاؤ اور اس طرح آواز دو یا معشر الاضاریا اصحاب السمرۃ یا اصحاب سورۃ البقرۃ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۴۸۴

نوٹ۔ یہاں سے صاف ثابت ہوا کہ جن لوگوں نے بیعت سفوان کو توڑا۔ اور جناب رسول اللہ صلعم کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ وہ مومن کمال نہ تھے۔ آنحضرتؐ نے انکو شرمندہ کر نیکے واسطے اصحاب السمرۃ فرمایا۔

منہم فتح مکہ معظمہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے بتوں کو جناب رسول اللہ صلعم کے دوش مبارکؐ

سوار ہو کر توڑے۔

علی بردوش احمد شمس بدود عیاں شد معنی نور علی نور
روضۃ الاحباب جلد اول ص ۲۸۶۔ حبیب الیر جلد اول ص ۶۲۔ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۱۴
نکات۔ جناب برہم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پایادہ بت توڑے مگر جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے سوار ہو کر۔ احکام جہاد کی رو سے سوار کو دو چند ثواب ملا۔ واہ کے شان سواری جناب امیر علیہ السلام کی سواری براق سے کئی دفع اعلیٰ اور اچھی تھی۔ جناب احمد مختار صلعم شب معراج میں براق کا سوار۔ یہ روز بت شکنی رسول عربیؐ سبہ الابراہ کے کا ندھے کا سوار تھا۔ یہ کا ندھا معمولی سواری نہ تھی۔ مہربوت کی سواری کا ندھے کی زمین رخرف سے زیادہ شفاف و بابرکت تھی۔ کعبہ میں امتدعا اپنے پیادے رسول مقبول صلعم کے شانہ مبارک کو حتم کرتا ہے اور اپنے ولی علی وصی النبی صلعم کا تہ موہر اتا ہے۔ رود اپنے رات بھٹی کو شمع اٹھاتی ہے۔ شمع کو لوہہ ہرگز نہیں اٹھا سکتی تھیں۔ ہمیشہ جڑھ اپنی شان کو اٹھاتی ہے۔ مگر جڑھ کو شان نہیں اٹھاتی تھیں۔ جناب علیؑ کی نگینہ تھار جو مہربوت میں جڑ گیا اور زیب نظر ہوا۔ وہ قدم

وہاں رکھا گیا۔ جہاں قدرت کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ اگر علیؑ کے کاندھے پر جناب رسول اکرم صلیعم سوار ہو کر بیت توڑتے۔ اگر جناب علیؑ رسول مقبولؑ کی بت شکنی کے ذریعہ ہوتے تو نبیؐ و رسولؐ حضرت علیؑ کہلاتے۔ مگر خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا کہ رسول صلیعم منصب رسالت سے ہٹائے جائیں۔ اس لئے جناب امیر علیہ السلام رسول مقبول صلیعم کے ذریعہ بت شکن ہوئے اور آپ کے مدارج بذریعہ رسول صلیعم ظاہر ہوئے۔ سوائے علیؑ کے اس مہر نبوت پر دوسرا کوئی صحابی سوار نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ جناب رسول اکرم صلیعم کے صلب مبارک میں تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کے انوار تھے۔ بیٹوں کے اوپر باپ کا قدم اچھا معلوم ہوتا ہے۔ مگر دوسروں کا نہیں۔ کوئی شخص سوائے معصوم کے معصوم کی مہر نبوت پر سوار نہ ہو سکتا تھا۔ تاکہ گناہ کا بار نہ پڑے۔ جو اس کاندھے پر بیٹھا وہ معصوم ہی تھا۔ خانہ کعبہ کی دیواریں ملگنی بیت شیشہ کی طرح ریزہ ریزہ ہو گئے۔ مگر معصوم کے قدم کو جنبش نہ ہوئی۔

جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر مومن کامل اور مجاہد فی سبیل تھے

آیات جہاد فی سبیل اللہ سے صاف ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بزرگ سب سے زیادہ برگزیدہ ہے جسے جہادوں میں بہت سی تکلیفیں اور مشقتیں اٹھانی ہوں اور سخت سخت اذیتیں پائی ہوں بڑی بڑی مصیبتوں کو جھیلنا ہو اور اپنی جان کو راہ خدا جلاشانہ میں دریغ نہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو زیادہ تر قتل کیا ہو۔ پس وہ بزرگ کون ہے جو زیادہ تر جہادوں میں مصروف رہا۔ کس نے زیادہ تر غزوات میں تکلیفوں اور اذیتوں کو برداشت کیا۔ کس نے زیادہ تر خدا کے دشمنوں کو تیر تیر بیدریغ کیا۔ کس نے زیادہ کفار کو تلوار و انفجار سے وصل مارا۔ دونوں فرق شیعہ اور سنی متفق اللفظ اور متحد الکلمہ ہو کر یکپارہ ٹھہر گئے اور تمام کتب سیر اہلسنت و الجماعت و کلمے کی چوٹ سے گواہی دینگے کہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام ہی ایک ایسے حبیب القدر مجاہد ہیں جنہوں

نے تمام جہادوں اور لڑائیوں میں سخت ایذا و تکالیف اٹھائی ہیں اور بڑے بڑے معرکے مارے ہیں اور وہ ہر ایک جنگ و غزوہ میں ثابت قدم رہے ہیں۔ جب کہ باقی اکثر صحابہ خاصہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و امثالہم میدان جنگ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نزع کفار میں زخمی چھوڑ کر اپنی جان بچا کر بھاگ گئے ہیں۔ سب سے زیادہ کفار و مشرکین کے قتل کر نیوالے اور جناب رب العالمین کے دین اسلام کی حفاظت کر نیوالے اور دین کو دشمنوں سے بچا کر نیوالے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں۔ پس اجماع فقہین اور دلائل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت و ظاہر ہے کہ جناب علی المرتضیٰ افضل الصحابہ ہیں۔

اول۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان موجود ہے۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولى الضرر و المجاہدون فی سبیل اللہ باموالہم و انفسہم۔ فضل اللہ المجاہدین باموالہم و انفسہم علی القاعدین در حینہ و کلاً وعد اللہ الحسنی و فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین احباً و افضلاً در ریات منہ و مغفرۃ و رحمتہ و کان اللہ غفوراً رحیم (پ۔ النساء۔ ص ۱۳) ترجمہ مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں اور جہاد سے بیچھے رہے ہیں ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں۔ بیچھے والوں پر ایک درجہ کی فضیلت دی ہے اور سب سے اللہ نے اچھا وہ کیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہاد کر نیوالوں کو بیچھے رہنے والوں سے زیادہ ایک بڑا ثواب دیا ہے (وہ کیا ہے) کئی درجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش ہے اور مہربانی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نوٹ۔ خوارج و نواصب و اہلسنت حنفی المذہب اور اہلحدیث کی کل کتابیں میں ثابت ہے کہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام ہر ایک جنگ میں ثابت قدم رہے آپ کی بہادری و قوت بازو سے اسلام کو تقویت پہنچی اور کفار و زوار و ذوالنقار سے نئی دنیا ہوئے آپ ہی کو کراہتیں فرار۔ اسرار اللہ الغائب۔ قاتل الکفار۔ لائق الاعلیٰ کے

اقاب عطا ہوئے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان ہر ایک جنگ سے جان بچا کر بھاگ گئے۔ تو فرمایئے جناب آپ کس دلیل سے مفرد صحابہ کو جنگ بہادر غازی دلاور حیدر صغیر سے افضل بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اور آپ اللہ کی کلام کو جھٹلاتے ہیں۔

دوم شہادت

جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ایمان کامل و جہاد فی سبیل اللہ کی قرآن

شریف اس طرح شہادت دیتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ جہاد اجعلتم سقایتہ الحاج و عمارة المسجد الحرام لمن امن باللہ والیوم الآخر و جہاد فی سبیل اللہ لا یستون عند اللہ۔ واللہ لایہدی القوم الظالمین (پہلا سورہ سورہ ۳) ترجمہ کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانا اور اوب والے کعبہ کی مسجد کو آباد رکھنا اللہ تعالیٰ اور تم کچھ دین پر ایمان لانے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے کی طرح کر دیا۔ اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔

نوٹ۔ تمام مفسرین المہنت کا اجماع ہے کہ یہ آیہ شریفہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ کی تعریف میں نازل ہوئی ہے کہ حضرت عباس اور طلحہ اور حضرت علی علیہ السلام فخر کرنے لگے طلحہ نے کہا میرے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے اور میں اگر چاہوں تو رات کو بھی کعبہ میں رہ سکتا ہوں عباس نے کہا کہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو۔ میں نے سب لے گوں سے پہلے چھ مہینہ تک نماز پڑھی۔ یعنی سب سے پہلے اظہار اسلام کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ اس وقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ علی کا مرتبہ اتنے زیادہ ہے یہ نیکیاں ایمان اور جہاد کے برابر نہیں ہو سکتیں (ترویج القرآن ص ۱۹۹ مفصل و کثیر ثبوت خلافت حصہ اول)

سوم۔ قال اللہ تعالیٰ۔ لا یتوی منکم من الفق من قبل الفتن و قاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین الفقوا من بعد و قاتلوا الیہ رب العزیز

ع۔ اول ترجمہ جن لوگوں نے تم میں سے مکہ فتح ہونے سے پہلے امدد تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا اور ایسے انکا درجہ ان لوگوں سے بڑا ہے جنہوں نے مکہ فتح ہونے کے بعد خرچ کیا اور لڑے۔

نوٹ۔ قبل فتح مکہ معظمہ تمام غزوات میں جناب علی المرتضیٰ نے اپنا تن من و صن شریکا اور ہر ایک میدان جنگ میں کفار کوئی انکار کیا۔ جناب علیؑ ایک جنگ میں چھ ہزار قتال سوا جناب سول امدد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا بغیر حسینی جلد اول ص ۲۶۳

غزوہ بدر اول۔ غزوہ بدر اکبر۔ غزوہ قرقرۃ الکدر۔ جنگ احد۔ غزوہ بنی نضیر۔ غزوہ بنی مصطلق۔ جنگ خندق۔ غزوہ بنی قریظہ۔ سرحد فک۔ جنگ خیبر۔ فتح مکہ معظمہ وغیرہ میں جناب علیؑ نے کمال بہادری و شجاعت دکھائی اور آپؐ سپاہیوں و جرنیل لشکر اسلام سے ملکر حضرات اصحاب ثلاثہ کی بہادری و شجاعت سوائے فرار کے کہیں نظر نہیں پڑتی۔ پس آیات بینات اور غزوات سے ثابت ہوا کہ جناب امیر المؤمنین علی المرتضیٰ افضل الناس اور افضل الصحابہ اور مومن کامل اور محبا ہر فی سبیل اللہ ہیں۔

مثیل علیؑ جہاد ہے کس شخص نے کیا جبریل ان کی شان میں لائے ہیں لافتی
فتح خیبر کو کیا جس نے وہ کراہی کو عمر کو جس نے کیا فتح وہ جہاد ہے کون

الکار شکر اسامہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہ بن زید کو اس کا سردار مقرر کیا۔ حالانکہ اس لشکر میں ابوبکر اور عمر بھی شریک تھے۔ لوگوں نے اسامہ کے سردار ہونے پر طعنہ مارا تبیر الہی ترجمہ صحیح بخاری کتاب المغازی باب بعثت البنی صلعم اسامہ بن زید پارہ اٹھارہ ص ۴۷۔ منابع النبوة جلد دوم ص ۴۷۔

ب۔ حکم عالی یوں صادر ہوا کہ اعیان مہاجر اور انصار مثل صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذو النورین اور سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح وغیرہم سب زید بن حارثہ کے ہمراہ جاویں۔ مگر علی المرتضیٰ کے تین ہمراہ نہ کیا۔ کہ اس لشکر کیساتھ جاویں یہ بات لوگوں کی خاطر پر گراں گذری کہ پیغمبر خدا نے ایک غلام کو اکابر مہاجرین اور انصار کے ساتھ

گردانا رمانج النبوة جلد دوم ص ۷۶

ج۔ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور امثال انہوں کے خود دینے ہی میں رشک اسامہ کے ہمراہ نہ گئے حکم عدلی کی ایضاً ص ۷۶

د۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہنم جہنم وحیث اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہا (دیکھو غل و نخل شہرستانی جلد اول ص ۷۶ تا راجع اسلام دہوی جلد دوم ص ۱۶۵) ترجمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسامہ کی واسطے پیاری کرو اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت ڈالی جس نے اس لشکر کے ہمراہ جانیسے انکار کیا۔ (ثبوت خلافت حصہ اول نو ترجمیم)

۱۳۔ بیعت خم غدیر { مذہب سنی میں ہے کہ ۱۲۔ ذوالحجہ ۱۰ھ کو مقام غدیر پر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو اپنا خلیفہ بلا

فصل اور ولید و جاشین دلی اور امام المسلمین والمومنین مقرر فرمایا اور اعلان کیا من کنت مولاه فعلی مولاه جیسکامیں سردار ہوں اس کا علی بھی سردار ہے تو حضرات اصحاب ثلاثہ دیگر تمام صحابہ کرام نے جناب امیر کی بیعت کی اور انکی ولایت۔ امارت۔ امامت کو قبول کیا (دیکھو معارج النبوة رکن چہارم۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول جزو سوم۔ راجع النبوة جلد دوم۔ روضۃ الصفا جلد دوم مفصل ملاحظہ ہو ثبوت خلافت حصہ اول مشکوٰۃ باب مناقب علیؑ)

۱۴۔ جنازہ رسول مقبول سے محرومی { مذہب سنی میں ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی

تو حضرت ابوبکرؓ اپنے گاؤں رخ یا عالیہ میں تھے جو مسجد نبوی سے ایک میل پر تھا (دیکھو تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب المناقب باب فضل ابی بکر عبد اللہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۷۶) ب۔ جناب ابوبکرؓ بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکچر و بکر ہمراہ حضرت عمرؓ و حضرت ابوصبیحہؓ الحج سقیفہ بنی ساعدہ کو خلافت حاصل کرنے کی واسطے چلے گئے اور جنازہ سے محروم رہ گئے دفن کفن میں شامل ہوئے (دیکھو بخاری مترجم پک ص ۷۹ تا ص ۸۰)

ج۔ کتاب تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی پک ص ۷۶۔ کتاب بخاری زیلب موت یوم الاثنين میں ہے۔ بنی بی عالیشہ نے کہا میں ابوبکرؓ کے پاس انکی بیماری میں گئی۔ انہوں نے

پوچھا۔ تم نے آنحضرت صلعم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا۔ میں نے کہا تین دوہرے ہوئے سفید
 کپڑوں میں نہ ان میں تمیض تھا اور نہ عمامہ۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ آنحضرت صلعم کی وفات
 کس دن ہوئی تھی۔ میں نے کہا پیر کے دن۔ (دیکھو بخاری) کنز العمال جلد سوم صفحہ ۱۴۔
 ارجح المطالب باب صفحہ ۲۵ تا بیج اسلام جلد دوم صفحہ ۲۱ تا بیج صغیر بخاری صفحہ ۶۲۔ کشف
 المغطا عن کتاب الموطا صفحہ ۵ کتاب الترغیۃ امرتسری۔ استیعاب ابن عبد البر فتح الباری
 شرح بخاری ابن حجر عسقلانی جلد سوم صفحہ ۳۶۵۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۱ کتاب الامت
 واسیاستہ ابن قتیبہ و نیوری سنہ ۲۱۱ مصری۔ مجمع البحار بخاری صفحہ ۱ علامہ عینی شرح بخاری
 جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۵

چوں صحابہ حُب دنیا داشتند مصطفیٰ را بے کفن بگذاشتند

اظہار حق سید یحییٰ صاحب قبلہ

جب رسول اللہ کی دنیا سے حلت ہو گئی یہاں علی کو دفن کی عزت عنایت ہو گئی
 و ان مقدم دفن پر سکر یا ست ہو گئی نزع میں ہی اک جماعت اٹھ کر خست ہو گئی

جا کے پناہیت خلافت کی تو خاطر خواہ کی

چھوٹی بے دفن و کفن میت رسول اللہ کی

کوئی عزت میں اگر مر جائے آوارہ وطن کار دنیا پہ مقدم اس کا ہے گور و کفن
 یہ طریقہ ہے شریعت کا دیانت کا چلن کس تاسف سے ہمیں کنا پڑا ہے یہ سخن

چوں صحابہ الفت دنیا جیفہ داشتند

مصطفیٰ را آہ بے گور و کفن بگذاشتند

فصل نہانہ خلافت ابو بکر و حقوق تلفنی آل اطہر علیہم السلام

مذہب سنی میں ثابت ہے کہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے بعد وفات سرور کائنات
 اجماعی خلافت قائم کی۔ وصایا نے نبوی سے منہ موڑا بیعت حم غدیرہ کو توڑا۔ اجماع مذہب
 و رشتہ رسول مقبول صلعم کو چھین لیا۔ جنس بند کر دیا۔ بیعت جبرہ کیواسطے آل رسول متنبہ لی

کے گھر کو جلائے کی دھمکی دی اور خاندان رسالت صلعم میں سے کسی بزرگ کو بھی حکومت و ریاست میں حصہ نہ دیا۔ اپنے اور اپنے رشتہ داروں اور عزیز و اقارب کی تن پروری کی۔ انکو لالچال کر دیا۔ مگر جناب سیدہ معصومہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو ایک کوڑی تک نہ دی۔

۵۔ اجماعی خلافت { مذہب سنی میں ہے کہ خلافت حضرت ابوبکر و خلافت حضرت عمر و حضرت عثمان اجماعی و شوروی ہے۔ جناب سول

صلعم نے اپنی زندگی میں کسی کو خلیفہ نہ بنایا۔ بلکہ صحابہ نے اجماع کیا۔ ملاحظہ ہوں کتب ذیل۔
الف۔ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب مرض النبی صلعم ص ۳۲ و ۳۳

پارہ مطبع احمدی لاہور۔

ب۔ مشکوٰۃ۔ باب جامع المناقب جلد ۴ ص ۴۴ مطبوعہ امرتسر

ج۔ رفع العجاہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی ص ۳۹۲

د۔ فیض الباری شرح صحیح بخاری۔ کتاب الحدود۔ باب رحم بھلی پٹا ص ۳۷ مطبع محمدی

لاہور حضرت عمر نے کہا ان بیعتہ ابی بکر کانت فلتتہ الا وانہا کانت کذا لک
الا ان اللہ و فی شرہا۔ ابوبکر کی بیعت بلا سوچے سمجھے ہوئے ماں اسی طرح ہوئے۔ اللہ
تعالیٰ نے اس کی شرارت سے بچا لیا۔

۷۔ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی ص ۳۳ فضل بیعت ابوبکر زمیندار پریس لاہور۔

و۔ سند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر حدیث سقیفہ ص ۵۵۔

نوٹ۔ روضۃ الاحباب جلد دوم ص ۳۲ پر ہے (سقیفہ بنی ساعدہ میں) انصار نے بیعت کی
مگر حقوڑے گروہ نے نہ کی بعضوں نے کہا کہ ہم سوائے علی ابن ابی طالب کے کسی شخص کی
بیعت نہیں کرتے الخ۔

ز۔ ازالۃ الخفاشہ ولی اللہ مقصد اول ص ۳۱۲ و ۳۱۳

ح۔ حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ بخاری پٹا ص ۵۹۔ کتاب المناقب مطبع احمدی لاہور

ط۔ تیسیر البدی ترجمہ بخاری پٹا ص ۹۰ باب فضل ابی بکر۔ کتاب المناقب حدیث سقیفہ

ی۔ تیسیر الباری ترجمہ بخاری۔ کتاب البیعتہ والالفاق علی عثمان بن عفان پٹا

ص ۹۸ مطبع احمدی لاہور۔

ک فیض الباری شرح صحیح بخاری پ ۲ ص ۱۵

ل تیسیر الباری کتاب الجنائز۔ باب ماجاء فی البنی پ ص مطبع احمدی لاہور۔

م۔ العلم ترجمت صحیح مسلم جلد خامس۔ کتاب الجہاد و السیر۔ باب الماتخلات ص ۹۶ صدیقی

لاہور ص ۱۹۶۔ ص ۱۹۸ مدحہ حاشیہ۔ جلد سادس کتاب الفضل ص ۲۳۸۳

ن۔ ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم۔ لؤل کشور ص ۱۱۲ ابواب الفتن باب ماجاء فی الخلافت

س۔ سنن ابوداؤد مترجم ص ۷۳۸ مطبع صدیقی لاہور۔

ع۔ رفع العجاہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی ص ۳۳۳ سطر ۶۔ مطبع صدیقی لاہور۔

الغرض تمام صحاح ستہ و مؤرخین کا اتفاق ہے کہ خلافت اصحاب ثلاثہ اجماعی ہے

منصوص من ائمہ نہیں۔ اگر لفظی ہوتی تو جھگڑا نہ ہوتا۔ اس لئے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت

عثمان کو خلیفہ اللہ یا خلیفہ رسول اللہ کہنا سراسر کذب و رافضیہ ہے اور یہ حضرات اصحاب

ثلاثہ جو خلیفہ کے لقب سے اپنا نام مشہور کرتے رہے وہ حق پر ہرگز نہ تھے۔

۱۶۔ جب خم غدیر میں بیعت تصوی کر چکے تھے تو وصایاے نبوی صلعم کو چھوڑ کر

اور بیعت غدیر کو توڑ کر اور صریح احکام الہی سے منہ موڑ کر اپنی اجماعی خلافت قائم کرنا مکمل

یک صداقت و دیانت ہے۔

۱۷۔ ابلاغ ذکرتہ رسول چھین لیا گیا { مذہب نبی میں کتب احادیث و تواریخ سے ثابت ہے کہ

جب جناب سیدہ معصومہؓ طہ زہرا بنت رسول اللہ صلعم نے بموجب حکم قرآن شریف مالے

میراث پدیری اور خمس خیر و غیرہ میں سے اپنا حصہ مانگا۔ تو حضرت ابوبکر نے قرآن شریف

کے مقابلہ میں ایک مصنوعی حدیث پیش کر دی لاؤث ما ترکنا صدقتہ۔ لیکن افسوس کہ

قرآن شریف سے سند نہ پکڑی۔ حالانکہ جناب سیدہ معصومہؓ صلوات اللہ علیہا نے قرآنی

دلائل پیش کئے۔ ۱۔ وورث سلمان داؤد ربک المثل ۲۔ یوصیکم اللہ فی

اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔ ۳۔ واعلموا انما غنتم من شی فان لا

خمسہ والہ رسول ولذی القربی (پٹ) ۵ ما افاء اللہ علی رسول من ہل
 القربی فللہ وللرسول ولذی القربی (پٹ) حشر، مگر حضرت ابوبکر نے قرآن شریف
 کی ہر گز پر واہ نہ کی اور جناب سیدہ معصومہ کو میراث پوری و خمس سے محروم کر دیا۔ سنو!
ب۔ حدیث نوک بخاری۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ
 الزہراء صلی اللہ علیہا آتھ حضرت صلعم کی صاحبزادی نے کسب کو ابوبکر کے پاس بھیجا۔ وہ
 آنحضرت صلعم کا ترکہ مانگتی تھیں۔ ان باتوں سے جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں عنایت
 فرمائے تھے اور خیبر کے پانچویں حصہ میں سے جو بیچ رہا تھا۔ ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت
 صلعم نے یوں فرمایا ہے لا وراثۃ ما ترکنا صدقۃ۔ ہم پیچیدوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا
 جو ہم مال اور اسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ حضرت
 محمد صلعم کی اولاد اسی مال میں سے کھائے گی اور میں تو آنحضرت صلعم کی خیرات اسی مال
 پر رکھوں گا جیسے آنحضرت صلعم کی زندگی میں تھے اور حبیباً آنحضرت صلعم کیا کرتے تھے۔
 میں بھی ویسا ہی کرتا رہوں گا۔ عرض ابوبکر نے حضرت فاطمہ کو اس ترکہ میں سے کچھ
 دینا منظور نہ کیا اور حضرت فاطمہ کو ابوبکر پر غصہ آیا انہوں نے انکی ملاقات ترک کر دی
 اور مرتے دم تک ان سے بات نہ کی وہ آنحضرت صلعم کے بعد صرف چھ بیٹے تو زندہ رہیں
 جب انکی وفات ہوئی تو انکے خاوند حضرت علیؑ نے رات ہی کو دفن کر دیا۔ اور ابوبکر
 کو انکی وفات کی خبر نہ دی انچ (ملاحظہ ہو تیسرا بار) ترجمہ بخاری۔ کتاب المغازی پٹ
 ص ۲۱ مطبع احمدی لاہور و پٹ ص ۶۱۔ کتاب الجہاد و اسیر۔ باب فرض الخمس و پٹ ص ۱۲۱
 صحیح مسلم معہ تشریح نووی کتاب الجہاد و اسیر باب الفی ص ۹۱ و مطبوعہ صدیقی لاہور ص ۱۸۶
 ج ۱ سند احمد حنبلی مصری جزو اول ص ۶۴ سطر ۸ سند ابی بکر۔

د۔ سنن ابوداؤد مطبع صدیقی لاہور ص ۶۲ مفصل دیکھو ثبوت خلافت حصہ دوم۔

۴۔ غضب بتول جب اللہ تعالیٰ نے پیارے سول مقبول صلعم کی صاحبزادی
 خاتون جنت قیامت سیدۃ النساء العالمین سیدہ معصومہ
 طاہرہ بتول صلی اللہ علیہا نے دیکھا کہ خلیفہ صاحب نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہی

قرآن شریف پر عمل نہ کیا۔ اور آیات مبینات کو قابلِ سند نہ سمجھا۔ انکی توہین کی۔ فمن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکافرون کے حکم کو بھلا دیا اور انصاف کا خون کر دیا اور شریعتِ محمدیہ میں خلل ڈالا۔ اور یہ نئی بدعت جاری کر دی۔ کہ لڑکی کو اپنے باپ کی میراث سے محروم کر دیا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھا۔ قرآن کریم کے مقابلہ میں من گھڑت حدیث تیش کی اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مخالف قرآن بنا دیا۔ تو بخاری کی راویہ جناب بی بی عائشہ فرماتی ہیں فغضب فاطمہؓ پس جناب زہرا بتول بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئیں اور جناب کا غصہ ہوتا تھا اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا غضب ناک ہوتا ہے۔ گویا حضرت ابوبکر نے اٹھا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ کیا۔ حدیث بخاری۔ سور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ بضغۃ منی فمن اغضبها اغضبنی (بخاری کتاب النکاح باب مناقب فاطمہؓ ص ۱۲۲) جناب فاطمہ میرا سخت جگر ہے جس نے اس کو غضبناک کیا اس نے مجھ کو غضبناک کیا۔ پس نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر نے اٹھا اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو غضبناک کیا اور مخالفت قرآنی میں وہ مغضوب علیہ قرار پائی۔ مغضوب علیہ نہ خلیفہ رسول ہو سکتا ہے نہ مومن کامل فافتم وتدبر

اظهار حق

کب بھلا جائز خلافت ہے وہ دینِ انسانی کی
کس طرح ابوبکر کی برخلافت جان لیں فاطمہ ناخوش رہے وہم خلیفہ مان لیں

جب کہ برخلافت تھی خلافت حضرت صدیق کی
فاطمہؓ نے کیوں نہ اس کی عمر بھر تصدیق کی

۱۸۔ نہ اٹھا م نہ گواہ قرضہ ہوا ادا واہ صاحب واہ

حضرت ابوبکر نے بیت المال سے بغیر تحریری سند۔ بغیر گواہ کے حضرت جابر انصاری کو ڈیڑھ ہزار روپیہ دے دیا دیکھو تیسرا بار یہی ترجمہ بخاری ص ۹۱، کتاب المغازی

باب قصہ عمان والبحرین پٹ ۹۲ سطر ۹ مطبع احمدی لاہور۔

۱۹۔ اوماد کو جاگیر بخش دی { حضرت زبیر کو مسلول نامی زمین کا خفیہ طور
حضرت ابوبکر نے قبائل لکھ دیا۔ دیکھو کنز

العمال مطبوعہ مصر جلد دوم ص ۱۸۹۔ حالانکہ حضرت زبیر کی یہ گزران تھی۔ کہ انکی بی بی یعنی
جناب ابوبکر کی صاحبزادی اسما صاحبہ دو میل سے گھٹیاں سر پر لا کر لایا کرتی تھیں
اور انکو کوٹ کر اونٹ کو کھلاتیں اور سائسی کا خود کام کرتی تھیں (دیکھو المعلم ترجمہ صحیح
مسلم مطبع صدیقی ص ۲۲۳)

۲۰۔ حضرت ابوبکر کی عنایت و پرورش سے حضرت زبیر کل جائداد پانچ کروڑ
دولاکھ کی چھڑ دے (دیکھو تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پٹ ص ۱۔ کتاب بھاء
والسیر باب برکتہ الغازی الخ)

نوٹ۔ مگر افسوس ہے کہ جناب ابوبکر نے جناب سیدہ معصومہ کو انکی حیات تک
ایک کوڑی بھی نہ دی۔ انصاف انصاف۔

۲۱۔ بی بی عائشہ کی جائداد { کتاب تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری
مطبع احمدی لاہور۔ کتاب الحبہ باب

حبہ الواحد للجماعۃ ص ۴۳ پٹ سطر اخیر یہ ہے۔ اسما بنت ابی بکر نے قاسم بن محمد
بن ابوبکر اور عبد اللہ بن ابی عتیق سے کہا۔ مجھے اپنی بہن عائشہ کے ترکہ میں سے
غائبہ میں کچھ جائداد ملے آئی ہے۔ مجھے معاویہ اس کے بدل ایک لاکھ روپیہ دیتے
تھے میں نے نہیں بھیجی۔ یہ جائداد تم دونوں لے لو۔

نوٹ۔ فرمایے سنی صاحبان جناب رسالت صلم نے تو کوئی ترکہ درہم و دینار
وجائداد منقولہ و غیر منقولہ بقول آپ کے نہیں چھوڑا اور جو چھوڑا اس کو جناب ابوبکر نے
صدقہ قرار دیا۔ تو جناب بی بی عائشہ کی اتنی جائداد کہاں سے نکلی۔ کونسی شرعی دلیل
سے آپ کے قبضہ میں تھی۔ اور خاندان رسالت صلم اس عایت سے کیوں محروم ہوا۔
حق تو یہ ہے کہ بعد وفات البنی صلم اہلبیت رسالت صلم پر طرح طرح کے ظلم و ستم ہوئے

خلیفہ رسول کما کر اولاد رسول صلعم سے نیک سلوک نہ کیا۔ انکو عوام الناس میں ملا دیا۔ اور انہی حق تلفی کی۔ باز فداک چھین لیا گیا۔ خلافت سے محروم ہوئے۔ خلافت کی طرف سے کوئی ماہواری تنخواہ مقرر نہ ہوئی۔ بلکہ الناعم بیعت کے بہانہ سے حضرت ابوبکر کے حکم سے حضرت عمر نے رسول اللہ صلعم کے گھر کو آگ لگانے کی دھمکی دی۔ محجب مومن کامل و نیدار۔ صدیق اصحاب تھے۔ ماشاء اللہ۔

۲۲۔ سادات کا خمس بند ہوا

مذہب سنی میں ہے کہ حضرت ابوبکر اپنی خلافت میں خمس اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلعم تقسیم کرتے تھے۔ مگر وہ رسول اللہ صلعم کے عزیزوں کو نہ دیتے تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلعم ان کو دیتے تھے (ملاحظہ ہو سنن ابوداؤد مترجم ص ۵۲) صدیقی لاہور ۱ نوٹ۔ سنی مسلمانوں۔ حنفی بزرگوں۔ اہلحدیث دوستوں۔ خوب غور سے سوچو آیا یہ عمل جناب ابوبکر کا صریح مخالف کتاب اللہ و سنت ہے یا نہ اور جو کماں ان کے مخالف ہو کیا وہ خلیفہ رسول و مومن کامل ہو سکتا ہے؟ ف۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذی القربی القربی ہم لوگ ہیں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔ دیکھو اہل علم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۹۵ سطر ۴۔

۲۳۔ حضرت ابوبکر کا سخت پروانہ جناب سیدہ معصومہ دختر رسول مقبول کا گھر جلانا۔ مارشل لا

تمام محدثین و مورخین اہلسنت و اجماعت و اہلحدیث کا اتفاق ہے کہ حضرت ابوبکر نے جبر یہ بیعت لینے کے واسطے حضرت عمر کو حکم دیا کہ حضرت علی و جناب فاطمہ الزہراءؑ رسول اللہ صلعم کے مکان کو آگ لگا دو۔ اس سخت فرمان کی اس طرح تعمیل ہوئی۔ کتاب سنی تاریخ ابوالفداء مصری جلد اول ص ۶۷ پر ہے کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر سقیفہ بنی ساعدہ کیطرف دوڑے گئے۔ پس عمر نے ابوبکر سے بیعت کر لی اور لوگوں نے ہجوم کیا اور بیعت

کرنے لگے یہ بیت ربيع الاول سالہ کی عشرہ اوسط میں ہوئی۔ سوائے ایک جماعت بنی ہاشم حضرت زبیرؓ۔ حضرت عقیبہ بن ابی لہب۔ حضرت خالد بن عاصؓ۔ حضرت مقداد بن عمرؓ۔ حضرت سلمان فارسیؓ۔ حضرت ابوذر غفاریؓ۔ حضرت عمار بن یاسرؓ۔ حضرت براء بن عازبؓ۔ حضرت ابی بن کعبؓ رضی اللہ عنہم اجمعین یہ تمام حضرت علی ابن ابیطالب علیہما السلام کی طرف رغبت رکھتے تھے۔ اسی طرح ابوبکر کی بیعت سے ابوسفیان اموی نے تخلف کیا۔ پھر ابوبکر نے عمر ابن الخطاب کو حضرت علی اور ان لوگوں کے پاس بھیجا۔ جو حضرت علی کیساتھ تھے کہ انکو جناب فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کے گھر سے نکال دی۔ اور حکم دیا کہ اگر تجھ سے انکار کریں تو ان سے قتال کیجیو۔ پس عمر کسی قدر آگ لگے ہوئے آئے کہ گھر پھونک دین۔ پس جناب فاطمہ الزہراءؓ صدوات اللہ علیہا عمر سے ملیں اور نہایت اے خطاب کے بیٹے تم کو دھرا آئے ہو۔ آیا ہمارا گھر پھونکنے آئے ہو۔ عمر نے کہا ہاں میں اس لئے آیا ہوں۔ ورنہ جس امر میں امت داخل ہوئی ہے۔ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ انتہی۔ یہ تمام واقعات اہلسنت کے مفسدہ ذیل کتب میں درج ہیں۔

- | | |
|--|---|
| ۱۔ تاریخ عقد الفزید عبد البر جلد دوم ص ۱۷۰ | ۱۱۔ کتاب تحقیق بمشرب سنی ص ۱۱ |
| ۲۔ تاریخ ابن جریر طبری جلد سوم ص ۱۹ | ۱۲۔ کتاب المرفیۃ انلسری ص ۱۷ |
| ۳۔ تاریخ البراد جلد اول ص ۱۵۷ مصر۔ | ۱۳۔ شرح ابن ابی الحدید جلد اول ص ۷۲ |
| ۴۔ روضۃ المناظرہ حاشیہ تاریخ کامل جلد ۱۱ ص ۱۱۳ | ۱۴۔ کتاب تہیفہ جوہری۔ |
| ۵۔ کتاب الامرت الیاست جلد ۱ ص ۲ | ۱۵۔ منتخب کنز العمال پرشیہ مسند احمد ص ۱۷ |
| ۶۔ مروج الذهب فی ص ۱۵۹ حاشیہ کامل | جلد دوم ص ۷۱۔ |
| ۷۔ کتاب تل و نخل شہرستانی جلد ۱ ص ۳۵ | ۱۶۔ ویکلائیں اینڈ فال آف رومن ایمپائر |
| ۸۔ کتاب تنبیہ جلد اول ص ۳۴۵ | جلد سوم ص ۵۱۹۔ |
| ۹۔ تحفۃ اثنا عشریہ دہلوی ص ۲۹۲ | ۱۷۔ سیکسنز آف محمد و شنگٹن ارونک ص ۷ |
| ۱۰۔ الفاروق شبلی نعمانی جلد اول ص ۷ | ۱۸۔ تاریخ اسلام روکلی صاحب ص ۸۳ |

- ۱۹۔ رسالہ خلافت مصنفہ جان ڈیون پورہ ۱۳
 ۲۰۔ ازالتہ انخاستہ ولی اللہ مقصد ۲۲۶
 ۲۱۔ تاریخ ابوالفہ جلد اول ص ۱۵۶
 ۲۲۔ تاریخ خمیس دیار بکری جلد دوم ص ۱۶۹
 ۲۳۔ ہسٹری آف اسلام مطبوعہ جارج پیل لندن
 ۲۴۔ کتاب تاریخ مختصر الاول تاریخ واقعی
 ۲۵۔ ہسٹری آف اسلام سنہ ۸۴
 ۲۶۔ تاریخ مختصر الاول ابوالفرح مسطی
 اس قدر شواہد کثیرہ کا انکار وہی کر سکتا ہے جسکے دماغ میں فتور ہو۔ اور دشمن آل
 رسول مشہور ہو۔

نوٹ۔ یہ واقعہ کتاب ثبوت خلافت حصہ دوم میں مفصل دیکھو۔

دوسرا ثبوت

قصد احراق بیت السید و قتل کی دھمکی!

مذہب سنی کی کتاب الامت و سیاست کے ص ۱۳ جلد اول پر ہے۔ کیف
 كانت بيعة علي بن ابي طالب كرم الله وجهه - قال وان ابا بكر تفقد قومًا
 تخلفوا من بيعته عند علي كرم الله وجهه فبعث اليهم عمر فجاء فناداهم
 وهم في دار علي فقالوا ان يخرجوا فندعوا بالخطيب وقال والذي نفس
 عمر بيده لتخرجن اولاً امرقنها علي من فيها فيقل له يا ابا حفص ان فيها
 فاحمة الخ - ترجمہ۔ حضرت ابو بکر نے ان لوگوں کی خبر دریافت کی۔ جو ان کی
 بیعت سے اختلاف کر کے حضرت علیؑ کے پاس جمع ہوئے تھے اور ان کے
 پاس عمر بن الخطاب کو بھیجا۔ جب کہ وہ حضرت علیؑ کے گھر میں تھے۔ عمر آئے اور
 ان کو آواز دی۔ انہوں نے باہر آنے سے انکار کیا تو عمر نے لکڑیاں منگوائیں اور
 کما قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے۔ نکل آؤ۔ ورنہ میں اس

میں آگ لگا دوں اور ان لوگوں سمیت جو اس میں ہیں پھونک دوں گا۔ پس کسی نے کہا اے ابو حفص (عمر) اس گھر میں تو سناٹا ہے۔ پس کہا عمر نے ہوا کریں (برواہ نہیں) تب وہ لوگ نکل آئے اور بیعت کر لی۔ لیکن علیؑ نے نہ نکلے۔ عمر نے خیال کیا کہ علیؑ نے قسم کھا رکھی ہے۔ کہ جب تک قرآن جمع نہ کروں گا اسوائے وقت نماز کے، روادوش پر نہ ڈالوں گا۔ بعدہ جناب فاطمہ دروازہ کے پاس کھڑی ہوئیں اور کہا مجھے تم سے زیادہ بدتر قوم سے پالا نہیں پڑا۔ تم نے جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے ہاتھوں میں چھوڑ دیا اور اپنے کام کی کتر بیوت میں لگ گئے۔ ہم سے مشورہ بھی نہیں لیا اور ہم کو ہمارا حق بھی نہیں دیا۔ پس آئے عمر ابو بکر کے پاس اور کہا ابو بکر سے کیا آپ اس شخص (علیؑ) سے جو تمہاری مخالفت کرتا ہے بیعت نہیں سگے۔ پس کہا ابو بکر نے اپنے غلام قنفذ سے جا جا کر علیؑ کو میرے پاس بلا لے۔ پس قنفذ علیؑ کے پاس گیا۔ حضرت علیؑ نے کہا مطلب کیا ہے؟ قنفذ نے کہا آپ کو خلیفہ رسول اللہ بلا تے ہیں۔ علیؑ نے کہا کس قدر جدی تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا (جھوٹ) باندھا ہے۔ قنفذ نے واپس آ کر علیؑ کا پیغام ابو بکر کو دیا۔ اس پر ابو بکر دیر تک روئے۔ پھر عمر نے دوبارہ کہا کہ تم اس شخص سے بیعت لینے میں دیر نہ کرو۔ تب ابو بکر نے قنفذ سے کہا کہ پھر دوبارہ جا اور جا کر کہو کہ آپ کو امیر المومنین بلا تے ہیں۔ قنفذ نے جا کر یہ پیغام علیؑ سے کہا پس علیؑ نے باواز بند یعنی ناراض ہو کر فرمایا۔ سبحان اللہ! کیا اچھا دعویٰ ہے۔ (امیر المومنین ہونے کا) جسکا مطلق اسے (ابو بکر) کو حق نہیں ہے۔ قنفذ واپس آیا اور علیؑ کا پیغام پہنچایا۔ یہ سن کر ابو بکر روئے پھر عمر اٹھے۔ اور ان کے ساتھ ایک جماعت بھی چلی۔ یہاں تک کہ دروازہ جناب فاطمہؑ پر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا جب جناب فاطمہؑ نے ان لوگوں کی آویں سنیں تو بہت زور سے چلاتے اور واپس بلا کر لے لیں رورور کرتی تھیں۔

اے اباجان! اسے رسول اللہ! اپنی بیٹی کی خبر لیجئے، ہم آپ کے

بعد ابن الخطاب (عمر) اور ابن مخنفہ (ابوبکر) کے ہاتھوں یہ کیا مصیبتیں اٹھائیں
ہیں۔ جس وقت لوگوں نے حضرت فاطمہؑ کی سن باد اور زاری سنی روتے ہوئے الٹے
پھر گئے اور آنکھ لیکہ دل انکے درمند تھے اور جگر شق ہوئے جاتے تھے البتہ عمر
اور ان کے ہمراہی وہیں ٹھہرے رہے پس انہوں نے علیؑ کو نکالا اور پکڑ کر ابوبکر
کے پاس لے گئے اور کہا کہ بیعت کرو۔ علیؑ نے کہا کہ اگر بیعت نہ کروں تو کیا ہوگا
جواب دیا کہ قسم ہے خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس صورت میں تم لوگ
تمہاری گردن مار دیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ تو ایک بندہ خدا اور رسول اللہ کے بھائی
کا خون کرو گے؟ عمر نے کہا بندہ خدا تو خیر۔ مگر رسول کا بھائی غلط۔ اور ابوبکر چپکے
بیٹھے سنا کئے تب عمر نے ان سے کہا۔ کیوں ان کے بارے میں کوئی حکم
نہیں دیتے؟ پس ابوبکر نے کہا کہ جب تک فاطمہؑ ان کے پہلو میں ہیں میں اپنا
کسی معاملہ میں خبر نہیں کر سکتا۔ پس علیؑ قبر رسول اللہ پر شریف لے گئے اور مالہ
وسرا کرنے لگے۔ رو رو کر کہتے تھے اے بھائی! اے رسول اللہ میری
خبر لیجیو! اس قوم نے مجھے مجبور و لاچار بے بس کر دیا اور میرے قتل پر
آمادہ ہو گئی۔ پس کما عمر نے ابوبکر سے آؤں طمہ کے پاس چلیں۔ کیونکہ تحقیق
ہم نے اسے غضب ناک کیا ہے۔ پس وہ دونوں جناب فاطمہؑ کے مکان پر آئے
اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ مگر حضرت فاطمہؑ نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہ
دی۔ پس علیؑ کے پاس آئے اور ان سے دونوں نے باتیں کیں۔ علیؑ ان دونوں
کو فاطمہؑ کے پاس لائے۔ جب وہ انکے پاس آکر کھڑے ہوئے تو جناب فاطمہؑ
نے اپنا منہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔ انہوں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کیا۔ حضرت
فاطمہؑ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ پس ابوبکر نے کہا اے حبیبہ رسول اللہ ہم نے تمہارے
باپ رسول اللہ کی میراث اور تمہارے شوہر کے بارہ میں تم کو غضب ناک کیا ہے پس
جناب فاطمہؑ نے فرمایا یہ کیا بات ہے کہ تیرے اہل تو تیری میراث پائیں اور ہم
محمدؐ کی میراث سے محروم رہیں۔ ابوبکر بولے واللہ نبیؐ کی قرابت میرے نزدیک میری

قرابت سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے میری بیٹی عائشہ سے زیادہ ہو اور تمیں روز
 آپکے باپ کا انتقال ہوا ہے میں چاہتا تھا کہ آپ کے بعد زندہ نہ رہتا کیا آپ
 کا یہ خیال ہے کہ میں تمہاری وراثت کو روکتا ہوں۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے آپ کو پہنچتی ہے۔ حالانکہ میں آپکے اور آپکے فضل و شرف اور بزرگی سے بخوبی
 آشنا ہوں۔ لیکن بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ
 ہمارا ورثہ نہیں ہوتا جو ہم چھپا رہے ہیں۔ وہ صدقہ ہوتا ہے بنی فاطمہؑ کے فرمایا میں تم سے
 رسول اللہ کی ایک حدیث بیان کروں! اسے پہچانو گے؟ اور اس پر عمل کرو گے؟
 ابوبکر و عمر بولے۔ ضرور عمل کریں گے پس حضرت سیدہ فاطمہؑ نے فرمایا۔ میں تم دونوں
 کو قسم دیکر پوچھتی ہوں۔ کیا تم دونوں نے بنی صلعم کو یہ فرماتے نہیں سنا؟ کہ رضائے
 بنی فاطمہؑ میری رضا ہے اور غصہ بنی فاطمہؑ میرا غصہ ہے پس جس کسی نے میری بیٹی
 فاطمہؑ سے محبت کی۔ اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے فاطمہؑ کو غضبناک کیا
 اس نے مجھے غضبناک کیا۔ ابوبکر و عمر دونوں نے کہا۔ ہاں بیشک! ہم نے ایسا
 ہی رسول اللہ سے سنا ہے تب فاطمہؑ نے فرمایا میں خدا اور شہادتوں کو گواہ کرتی ہوں
 کہ تم نے مجھے ضرور غضبناک کیا۔ اور راضی نہیں کیا میں جب بنی صلعم سے ملاقات کروں
 گی۔ تم دونوں کی شکایت ان سے کروں گی۔ تب ابوبکر نے کہا پناہ بخدا! پھر رونے لگ
 گئے۔ جتنے کہ دم گھٹنے لگا۔ لیکن حضرت فاطمہؑ یہی کہتی گئیں کہ قسم خدا کی جو نماز پڑھو گی
 اس میں تیرے لئے بد دعا کرتی رہو گی۔ پس ابوبکر روئے ہوئے نکلے اور لوگ
 انکے پاس جمع ہوئے۔ پس ابوبکر نے ان سے کہا۔ تم سب لوگ اپنے اہل و عیال
 میں سرور اپنی زوجہ کیساتھ معاملتہ میں ات گزرتے ہو اور مجھ کو اس مصیبت اور
 آفت میں چھوڑ دیا ہے۔ مجھے تمہاری بیعت کی حاجت نہیں میری بیعت تو رد و رد
 بولے اے خلیفہ رسول! یہ امر استقامت پذیر نہ ہو گا اور آپ اس بات کو ہم سے
 بہتر جانتے ہیں کہ اگر یہ نہ ہو گا تو دین خدا مستحکم نہ رہیگا۔ پس ابوبکر نے کہا اللہ اگر یہ
 بات نہ ہوتی اور اس گرفت سے ڈھیل پڑ جائے گا اندیشہ نہ ہوتا۔ تو میں ایک رات

بھی کسی مسلمان کی گردن میں اپنی بیعت نہ رکھتا۔ بعد اس کے جو میں نے فائدہ سے
 سنا ہے اور جو بچہ انکا حال دیکھا ہے راوی کہتا ہے پس جناب علیؑ نے ہر گز بیعت
 نہیں کی جب تک کہ حضرت فاطمہؑ فوت نہ ہو گئیں (تمام) اتر حمد کتاب الاستیسا
 پیچی بات جناب حافظ و مولوی دُپٹی زبیر احمد صاحب دہلوی مشہور عالم
 سنی اپنی کتاب رویے صادقہ ص ۱۳ پر تحریر کر گئے ہیں۔
 جو شخص سب سے زیادہ پیغمبر صاحب کی وفات سے متذہبی ہوا۔ وہ جناب فاطمہؑ تھیں والدہ
 پہلے انتقال نہ پا چکی تھیں۔ اب ماں باپ دونوں کی جائے پیغمبر صاحب تھے اور باپ بھی
 کیسے باپ ین و دنیا کے بادشاہ۔ ایسے باپ کا سر پر سے اٹھ جانا۔ اس پر حضرت علیؑ کا
 خلافت سے محروم ہونا تک پر حراحت ترکہ پدری باغ فساد کا دعوے کرنا اور
 مقدمہ کا مار جانا کسی دوسرے کو ایسے پے ہم صدات پہنچے تو وہ زہر کھا کر مر جاتا۔ مگر ان
 کے صبر و ضبط ان ہی کیساتھ تھے۔ پھر بھی ان ہی رنجوں میں گھل گھل کر چھپ ہی
 جینے کے اندر اندر انتقال فرما گئیں۔ اور جتنے دن زندہ رہیں ان لوگوں سے جنہوں نے
 انکو رنج دیئے تھے نہ بولیں اور نہ بات کی۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کو اپنے جنازہ پر
 آنے کی بھی ممانعت کر دی۔ اور شب کی وقت مدفون ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
 مانا کہ انکا غصہ کسی قدر بجا بھی ہوتا۔ تاہم انکے باپ کے حقوق کیا چاہتے تھے
 جناب فاطمہؑ کے دل غمزہ کو خوش کرنے کے لئے جناب علیؑ کو اگر وہ اہل بھی نہ تھے۔
 برائے نام خلافت دیدی ہوتی اور آپ انتظام کیا ہوتا۔ مگر خلافت تو کون دیئے دیتا تھا
 مگر باغ فدک کے دیدینے میں کوئی قباحت تھی۔ غایتاً مافی الباب حدیث
 محسن معاش الانبیاء لا نورث ولا نرث ما ترکنا صدقہ کے خلاف ہو تو ہو تو
 گناہ اگر ہوتا تو جناب فاطمہؑ کو ہوتا کہ سیدانی ہو کہ صدقہ کھاتیں سخت افسوس کی بات
 ہے کہ اہلبیت نبوی صلعم کو پیغمبر صاحب کی وفات کے بعد ہی ایسے ناپاکم اتفاقات
 پیش آئے کہ وہ ادب اور محاظ ہونا چاہیے تھا۔ اس میں صغف اور شدہ شدہ منجر
 ہوا اس ناقابل برداشت واقعہ کو باقی طرف جسکی نظیر تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ وہ ایسی

نالائق حرکت مسلمانوں سے ہوئی ہے۔ کہ اگر پیچ پوچھو تو دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے۔ ہم کو تو اس واقعہ کا خیال کر کے کہ وہ یہود کا قلم لفظ لفظ انبیاء اللہ من قبل ان کنتم مومنین۔ یاد آجاتا ہے انتی بلفظہ۔

نوٹ۔ تمام سنی مسلمان اور گریجویٹ لوجوان حافظ صاحب کی تحریر کو غور سے پڑھیں اور حضرات شیخین کے اہلبیت نبوت سے سلوک کو خیال کریں۔ کہ بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا انکو یہ فعل شایاں تھا۔ پیچ سے جن صحابہ نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی میں ستایا انکی بی بی عائشہ پر زنا کا بہتان لگایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ ہدیان سنایا۔ وادی عقیقہ میں قتل کرنا چاہا۔ آپ کو تقسیم غنائم میں چور بنایا۔ اگر وہ لوگ بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم جناب سیدہ معصومہ زکیہ خاتون جنت کے مکان کو آگ لگائیں تو کچھ بعید نہیں ہر ایک کلمہ گو صاحب یگان مسلمان کا اس واقعہ ہو شرابا سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

اظہار حق سبزیچے صاحب قبالہ

وہ مکان جس کا فرشتوں پہ ہوا جب تھرام وہ مکان وحی خدا آتی رہی جس میں مدام۔
وہ مکان نازل ہوتا کرن جس میں صبح جویم وہ مکان بھیجے جہاں اللہ خود اپنا سلام
وہ مکان جو رحمت رب ہونا نہ کے لئے
آئیں اصحاب نبی اس کو جلائے کے لئے
من طمہ عمگیں ہیں بابا کی ماتھار ہیں لوگ ان سے طالب بیت بعد تکرار ہیں
کیا یہی اصحاب پاک احمد مختار ہیں جو نبی کا گھر جلائے کے لئے تیار ہیں
کیا ہی حق سمجھا مسلمانوں نے اس درگاہ کا
خوب بیٹی کو دیا پر سار رسول اللہ کا

۲۴۔ حضرت مالک بن نویرہ کا قتل { مذہب سنی میں ہے کہ حضرت ابوبکر نے حضرت

مالک بن نویرہ صحابی (محب خاندان رسالت صمیم) کو اور اس کے گاؤں کے مسلمانوں

کو انکا زکوٰۃ پر قتل کرادیا اور انکو اہل ردت۔ مرتدین اسلام قرار دیا اور خالد بن ولید صحابی نے اس کی خوبصورت عورت سے بلا عدت گزرنے کے جماع کیا۔ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خالد نے زنا کیا ہے۔ اس کو ننگسار کرنا چاہیے مگر حضرت ابوبکرؓ نے نہ مانا دیکھو تاریخ ابوالفداء جلد اول ص ۱۶۶۔ وائٹنگٹن ارونگ کی لائف آف محمدؐ اور سکسز آف محمدؐ طبری جلد اول ص ۶۲ ف۔ یہ اسلام میں خلافت اول کا پہلا واقعہ ہے کہ مسلمان صحابی بلا وجہ قتل کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کاکتیں حکم نہیں کہ جو زکوٰۃ نہ دے وہ قتل کیا جائے اگر یہ حکم قرآنی ہے۔ تو ہندو پنجاب میں لاکھوں مسلمان تارک الزکوٰۃ مرتد اور واجب القتل ہیں اور جو لوگ تارک الصلوٰۃ والصوم میں آیا وہ بھی مرتد اور واجب القتل ہیں یا نہ۔ یہ خون ناحق جناب ابوبکرؓ کے نامہ اعمال میں شامل ہوا۔ اور مسلمانوں کے قتل کا رواج خلیفہ اول سے شروع ہوا۔ یہ واقعہ قتل حضرت ابوبکرؓ کے ایمان پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ زیادہ دیکھو روضۃ الاحباب جلد دوم ص ۳۴ مطبوعہ المآباد۔

۲۵۔ بدعات احداث ابوبکرؓ { سب سے اول آپ کو خلیفہ رسول صلیم

کہا گیا۔ سب سے اول ان ہی نے

قرآن جمع کیا۔ دو ہزار پانسو درہم آپ کی تنخواہ بیت المال سے سالانہ مقرر ہوئی (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۳۵ و روضۃ الاحباب جلد دوم ص ۳۵۔

ب۔ حضرت ابوبکرؓ نے فجا سلمی مسلمان کو آگ میں ڈال کر جلایا اور مرتے دم تک کلمہ شہادت پڑھتا رہا (تاریخ اسلام جلد دوم۔ باب ۳ ص ۳۳)

ج۔ اپنی وفات کی وقت حضرت ابوبکرؓ خلاف کتاب اللہ سنت و بغیر اجماع مسلمین باوجود انکار صحابہ کبار حضرت عمرؓ کو تحریری وصیت سے اپنا جانشین و خلیفہ

مقرر کر گئے (شرح عقاید ص ۹۲۔ تاریخ الخلفاء سیوطی زمیندار پریس لاہور ص ۴۲ سطر ۲ ازالتہ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد اول ص ۳۱۲۔ الفاروق شبلی نعمانی حصہ اول ص ۴۹ تاریخ الاسلام دہلوی ص ۴۰ جلد دوم۔ تاریخ طبری جلد چہارم ص ۵۰۔ کتاب الامامت والی

ص ۳۳ - مسند احمد منیل جلد اول مطبوعہ مصر ص ۲ - تاریخ حمیس جلد دوم ص ۱۱۱

مطبوعہ مصر - کنز العمال جلد سوم ص ۱۴ - روضۃ الاحباب جلد ۲ ص ۱۱۱

وظائف

حضرت ابوبکر کا وظیفہ علاوہ لباس و دیگر ضروریات خانگی کے آدھی

بکری کا گوشت روزانہ اور دھانی ہزار درہم سالانہ بیت المال

سے وظیفہ مقرر ہوا (روضۃ الاحباب جلد دوم ص ۲۵ نزل کشور و ص ۳۱ - امین آبادی -

تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور ص ۴ - اولیات ابوبکر)

۴ - نبی عالیہ کا وظیفہ بارہ ہزار درہم اور دیگر اموات المؤمنین کا وظیفہ دو ہزار

درہم مقرر تھا۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۱۴ نزل کشور صواعق محرقہ باب اول فصل پنجم

و جب ابوبکر خلیفہ ہوئے تو کتنے لگے میری قوم والوں کو معلوم ہے کہ میں

اپنا پیشہ کر کے اپنے گھر والوں کی روٹی بخوبی پیدا کرتا تھا اب میں مسلمانوں کے

کام میں مشغول رہوں گا۔ تو ابوبکر کے گھر والے بیت المال سے کھائیں گے انج

دیسیر الماری ترجمہ بخاری کتاب البیوع پ ۳۵ باب کسب الرہل و عملہ بیدہ مطبع

احمدی لاہور) اور تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور ص ۴ سطر ۹

نوٹ - حضرات اہل تسنن عجب انصاف ہے کہ حضرت ابوبکر کو جناب رسول اللہ

کی ملکیت اور خلافت کے بیت المال سے خوراک پوشاک سالانہ وظیفہ کھائیں

مگر خیر رسول مقبول صلعم اپنی پوری وراثت سے محروم رہ جائیں۔

کشف المغطاء عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور ص ۳ پر

۲۶۔ امکان ابوبکر

ہے۔ ابوالنضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

جنگ احد کے شہیدوں کے لئے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنکائیں گواہ ہوں۔ حضرت ابوبکر

نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم انکے بھائی نہیں ہیں مسلمان ہونے ہم جیسے مسلمان ہوئے

وہ اور جہاد کیا ہم نے جیسے انہوں نے جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں مگر مجھے یہ معلوم

نہیں کہ بعد میرے کیا کرو گے (ولادری ما متحد ثون بعدی) تو حضرت

ابوبکر رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہیں گے بعد آپ کے انتہی (ب) دیکھو

کتاب المغازی للوافی عزوہ احد ص ۲۱

۲۷۔ شرک خفی { تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۲۲۹ بحوالہ کتاب لاجواب فلک النجاة فی الامامة والصلوة اور زالتہ الشقا شاہ ولی اللہ

مقتصد اول ص ۱۹۹ پر ہے سنت متعل بن ابیہ نے کہا۔ کہ میں ابوبکر کے ہمراہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکر شرک تمہارے درمیان حیوٹی کی چال سے بھی زیادہ باریک چلتا ہے۔ ابوبکر نے کہا کیا شرک وہ نہیں جس نے اللہ تعالیٰ کے سوائے دوسرا کوئی معبود بنایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں تجھ پر روٹی ٹکلتی املت اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سچے قدرت میں بھری جان ہے۔ شرک حیوٹی کی چال سے بھی باریک چلتا ہے۔ کیا میں تم کو ایسی دعائے سکھاؤں کہ جب تو پڑھے تو شرک غفور اہویا زیادہ۔ تجھ سے دور ہو جائے فرمایا کہ اللہم انی اعوذ بک بن الشرک بک وانا اعلم الخ ج۔ درمنثور سیوطی جلد ۲ ص ۵۲۔ کنز العمال جلد دوم ص ۹۶ حیوۃ الحیوان جلد

دوم ص ۳۲۔

۲۸۔ شیطانی غلبہ { امام سن بھری کہتے ہیں۔ کہ جب حضرت ابوبکر سے لوگ بیعت کر چکے تو آپ نے فرمایا میں نے

خلافت کو قبول کر لیا ہے۔ مگر میں اس کے نامتابل ہوں اگر کوئی دوسرا شخص اس کو سہاں لے تو بہت ہی بہتر ہوگا اگر تم نے یہ تکلیف مالا یطاق مجھے دی ہے۔ تو میری اس وقت تک تابعداری کرو کہ جب تک میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلوں رہا ہوں جہاں میرا دم ڈنگا تا دیکھو مجھے ملاست کرو شیطان مجھ پر بھی غالب ہے اب آپ نے فرمایا اگر کوئی دوسرا شخص کا رو بار خلافت کو چلا سکے۔ تو اس کو خلیفہ بنا دو۔ مجھ سے یہ باریک نہیں اٹھایا جاتا۔ کیونکہ آخر میں معصوم نہیں ہوں اور شیطان مجھ پر بھی مسلط ہے (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۱۲ مطبع صدیقی لاہور ص ۳ سفرہ و سفر ۱) صاف ثابت ہے کہ آپ نفسی خلیفہ نہ تھے۔ ورنہ یہ انتشار کیوں۔

۲۹۔ دل سخت ہو گیا { چند اہل مین کے لوگ حاضر ہوئے اور قرآن شریف کو سن کر بہت روئے اور حضرت ابوبکر

نے فرمایا کہ ہمارا بھی یہی حال تھا۔ لیکن بعد میں دل سخت ہو گیا (تاریخ الخلفاء، سیوطی سنی مطبع صدیقی لاہور ص ۱۵۷ سطر ۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا نلیت علیہم آیاتہ زادتهم ایماناً وعلی ربہم یتوکلون (پ) ایماندار تو وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب انکو اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو انکے ایمان کو اور بڑھا دیتے ہیں اور وہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں۔ سنی مسلمانو۔ اللہ تعالیٰ کی کلام اور حضرت ابوبکر کے دل کا مقابلہ کر لو۔

نتیجہ { حضرات ناظرین باتمکین آپ جناب ابوبکر کے ان حالات اور خلافت کے واقعات احداث مختصر کو مد نظر رکھ کر انصاف فرماویں کہ وہ مذہب سنی کی کتابوں کی رو سے کس طرح افضل الناس۔ مجاہد۔ قطعی۔ بہشتی۔ خلیفہ رسول صلعم اور صدیق ہو سکتے ہیں۔ جب تک ان تمام کتابوں کو نہ جھٹلایا جائے۔ تب تک اہلسنت وجماعت کا دعوے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔

باب سوم

حضرت عمر کا ایمان

۱۔ زمانہ جاہلیت { مذہب سنی میں ہے کہ حضرت عمر زمانہ جاہلیت میں اسلام کے سخت دشمن تھے بعینہ بیچاری ایک کینز تھی۔ حضرت عمر اس بکس کو مارتے مارتے تھک جاتے تو کہتے تھے۔ میں نے تجھ کو رحم کی بنا پر نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے کہ تھک گیا ہوں وہ نہایت استقلال سے جواب دیتیں۔ کہ اگر تم اسلام نہ لاؤ گے تو خدا اس کا انتقام لے گا۔ ملاحظہ ہو سیرۃ النبی علامہ شبلی نعمانی جلد اول ص ۱۶۹۔

ب۔ سعید بن زید کو بھی سزا دی (بخاری مترجم پٹ ص ۳۸۔ احمدی) ۲۔ ۳۰ بعثت النبی صلعم میں حضرت عمر ابن الخطاب ایمان لائے۔ مگر انہی تیزی طبع سے آنحضرت صلعم کے مشکلات و مصائب زیادہ بڑھ گئے کہ حضور انور صلعم کو محصور ہونا پڑا تین سال تک شعب ابی طالب میں بنو نضیر نے پتے لکھا کھا کر گزارہ کیا اور بچے بھوک سے روتے تھے تو باہر آواز آتی تھی۔ قریش سن سن کر خوش ہوتے۔ بو شعب ابیطالب کے محاصرہ میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے کونسی ٹالی امداد دی۔ (عالات شعب ابیطالب دیکھو تاریخ الاسلام علامہ عباسی ص ۳۰۔ خلاصۃ الکلام ص ۵۵۔ سیرۃ النبی علامہ شبلی نعمانی جلد اول ص ۱۶۹۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۹۵۔ نزل کشور۔

۳۔ خاندانی حیثیت - ازالۃ النخاستہ ولی اللہ فارسی مفسر دوم

۱۸۳ء سطر پر ہے۔ کہ عمرو بن العاص صحابی اور وزیر اعظم معاویہ بن ابوسفیان و
حاکم مصر اسے لے کر اللہ تعالیٰ اس کی پیمائش کرے جس دن مجھے عمر ابن
خطاب کو محکوم ہونا پڑے۔ خدا کی قسم میں نے خود عمر اور اس کے باپ خطاب
کو دیکھا ہے۔ کہ ان دونوں باپ بیٹے کے اوپر ایک قطر ان ٹاٹ کی چادر ہوتی
تھی۔ جو ان دونوں کو سر تک کھٹکھٹاتی تھی اور دونوں کے سر پر
لکڑیوں کا گھٹا دھرا رہتا۔ حالانکہ میرا باپ عاص بن ول قتی لباں پہنا کرتا
تھا۔ الی آخر۔

۳۔ اسلام عمر } ابو بکر۔ عالم۔ بیٹھنے والے اس سے وایت کی ہے کہ حضرت
عمر تنوار دیکھا کہ باہر نکلے تاکہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل
کیں۔ ایک شخص نے اس کو کہا کہ پہلے اپنی بہن اور بیوی کو قتل کر۔ کہ وہ مسلمان
ہو گئی ہیں۔ واپس ہو کر دونوں کو خوب مارا اور پیٹا اور ہولناں کیا اور وہاں سے
چلا گیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے چلا گیا۔ دیکھا کہ حضرت ابیر حمزہ و
طلحہ اور بہت سے اور لوگ اُٹھ رہے ہیں۔ حضرت ابیر حمزہ نے فرمایا کہ یہ عمر
اگر اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی چاہی تو وہ مسلمان ہو جائے گا۔ ورنہ اس کا
قتل کرنا مجھ پر اسان ہے۔ نزول وحی کے بعد جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ
شریفہ سے باہر تشریف لائے اور عمر کو دیکھا کہ تنوار لٹکائے ہوئے ہے فرمایا
اے عمر کیا تو ایمان نہیں لائے گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ وہی نصیحت اور عقوبت
تجھ پر نازل نہ کرے جیسے ولید بن مغیرہ پر نازل فرمائی۔ اس وقت عمر نے کلمہ
شہادت پڑھا (صواعق محرقة ص ۱۶۷) طبع محمدی لاہور ص ۱۶۷ حاشیہ بخاری
منزجہ ص ۱۶۷ تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی مطبع صدیقی لاہور ص ۱۶۷
تاریخ خمس دیار بکری۔

۴۔ حضرت اہل تشن غور نے حضرت عمر کا اسلام لانا تصدیق قلبی و
معرفت نبوت و حقانیت سے نہ تھا۔ بلکہ وہ زر کے لہجے کے مارے جناب سرور

عالم صلعم کو قتل کرنے گئے تھے اس کے خیاب امیر حمزہ علیہ السلام تنگ بہاور۔
غازی شیر خدا کو دیکھ کر اور خیاب رسول اللہ ﷺ کے رعب سے مرعوب ہو کر
ولید بن مغیرہ کی عیوب سن کر ایمان لائے۔ قرآن گواہی دینا ہے۔
سورہ ن وانکم میں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تطع کل حذاف مہین۔ ہما
زمشاک بنعیم مناع الخیر معتد انہم۔ عتل بعد الذلک زینم ربنا انکم
ترجمہ۔ اور تم ہی ایسے نابکار کے کہے میں بھی نہ آجانا جو بہت قسمیں کھاتا ہے۔
اور آبرو باختہ ہے۔ لوگوں پر آوازے کسا کرتا ہے۔ اوپر ادھر کی چغلیاں لگاتا پھرتا
ہے۔ اچھے کاموں سے لوگوں کو روکتا رہتا ہے۔ بد بندگی سے بڑھ گیا ہے۔
بدستہ اکھڑے اور ان عیوب کے علاوہ بد اسل بھی ہے۔

صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور

کتاب المناقب۔ باب اسلام عمر ابن الخطاب

۵۔ اسلام عمر ابن الخطاب

پہلے پر ہے۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ سے ہونے لگے
میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ابو عمرو عاص بن دائل سہمی ایک ڈوری اور چاد
اور ایک نشی کرتہ کا جوڑا پہنے ہوئے ان کے پاس آیا۔ وہ بنی سہم کے قبیلے سے
تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارے حلیف تھے اس نے کہا عمر تمہارا کیا حال
ہے۔ کیوں زردہ ہو۔ انہوں نے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہیں۔ اگر میں
مسلمان ہوا تو وہ مجھ کو مار ڈالیں گے عاص نے کہا وہ تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے عاص
کے ایسا کہنے پر مجھ کو اطمینان ہوا۔ پھر عاص باہر نکلا۔ دیکھا تو میدان لوگوں سے
پھر گیا ہے۔ عاص نے پوچھا۔ کیوں کہاں کا قصد ہے۔ انہوں نے کہا خطاب
کے بیٹے کی خبر لینے کو جاتے ہیں۔ جسے اپنا دین بدل ڈالا۔ عاص نے کہا۔ دیکھو
تم عمر کو مت ستاویہ سنتے ہی لوگ لوٹ گئے انتہی کلام

عبداللہ ابن عمر نے کہا جب عمر اسلام

لائے تو کافروں نے ان کے گھر پر دنگ

دوسری حدیث بخاری

کیا وہ کہہ رہے تھے کہ عمر نے اپنا دین بدل ڈالا۔ اس وقت لوگ انہما چھت پر بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص ریشمی چٹنہ پہنے ہوئے آیا اور لوگوں سے کہنے لگا۔ اچھا عمر نے اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تم کو کیا۔ تم کیوں دنگہ کرتے ہو یہ سمجھ رکھو عمر میری پناہ میں رہے عبد اللہ کہتے ہیں۔ اس کی یہ بات سنتے ہی لوگ پھوٹ گئے میں نے والد سے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا ماص بن دائل سہمی ہے (بخاری مترجم پٹ۔ ص ۲۵)

نوٹ۔ صحیح بخاری کا یہ واقعہ اسلام حضرت عمرؓ کی اس اہمیت کی اس افسانہ کو ٹھٹھاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے مکہ معظمہ میں اسلام کو طاقت حاصل ہوئی اور جناب در عالم سلیم نے علانیہ خانہ کعبہ میں غار پر صبی اور زور سے بانگ ماری گئی یہ تمام شیعوں کے بنادنی اُتے اور چڑیا کی کہانی ہے اور معاویہ شاہی کی تقیید میں فضائل رضی کو مٹانے کی بھائی۔ ہے بخاری کا فقرہ ہونی الدار خالف صاف بتلا رہا ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی جان بچا کر گھر میں گھس رہے اور ماص بن دائل (اپنے ماموں ابو جہل) کی پناہ میں رہے۔ اگر مکہ میں آپ کے اسلام سے اسلام کو عزت ملی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار و مشرکین کے خوف ڈر سے ہجرت کیوں کی اور تین دن تک غار میں کیوں چھپے رہے۔ آپ کو اور آپ کے صحابہ کو کیوں تکالیف ہوئیں۔ آپ کی پیچھے مبارک پر کیوں اوجھری ڈالی گئی۔ آپ کا کلا کیوں گھونٹا گیا۔ تین سال تک شعب ابی طالب میں کیوں محصور رہے۔ آپ کا مال و متاع کیوں چھینا گیا۔ ملک مہین کی طرف حضرت جعفر طیار علیہ السلام اور صحابہ کبار کو کیوں ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عمرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھو کر مدینہ منورہ کی طرف کیوں کوچ کر آئے اور جناب سالتاب صلعم کی حفاظت میں کیوں نہ رہے اور کفار کی شروعات کو کیوں دور نہ کیا۔ سنی مسلمانوں۔ حضرت عمرؓ کی ذہنی بہادری و شجاعت باہل مسلمانوں کو سنا کر خوش نہ کیا کروا اگر حضرت عمرؓ ایسے بہادر تھے تو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہتے۔

۱۔ درستی و سچی و اخلاق عمرؓ سنی مذہب میں ہے کہ عورتوں

تک حضرت عمر کو انت افطوا غلط۔ تم سخت۔ الکھڑ۔ اوجہ درشت و تند خوا
آدمی ہو۔ کما کرتی تھیں۔ (بخاری مترجم پ ۱۳ ص ۳۔ کتاب بد الخلق احمدی
پریس لاہور پ ۱۳ ص ۳ کتاب المناقب

۸۔ حضرت ابو بکر نے عمر کو کہا کہ تو جاہلیت میں جا رہا تھا اور اسلام میں خوار۔ نامرد ہو
گیا (اجتار فی الجاہلیتہ و خوار فی الاسلام)۔ دیکھو مشکوٰۃ شریف رب ۴
باب مناقب ابی بکر۔ حدیث اخیر ص ۳

۹۔ شیطان بھی حضرت عمر سے بھاگ جایا کرتا تھا۔ مگر رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے نہیں
بھاگتا تھا مشکوٰۃ جلد چہارم باب مناقب عمر ص ۳۲ مطبوعہ امیرسر ص ۳۴۵

۱۰۔ حضرت ابو بکر کی بہن ام عروہ بنت ابی قحاذ کو حضرت عمر نے زحہ کرنے پر درمی
لگوائی۔ کیونکہ اپنے بھائی ابو بکر کی وفات پر حضرت عمر کی نئی مندر نشینی کے
ایام میں روتی تھی، طبقات ابن سعد یہ حوالہ حاشیہ بخاری مترجم پارہ ۹ ص ۶
کتاب فی المحضوات مطبع احمدی لاہور

۱۱۔ ام المؤمنین بی بی سودہ حرم رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو رات کی وقت جب قضاے
حاجت کی واسطے باہر جا رہی تھیں خوب ڈانٹا رادب کا خط رسول مقبول صلی علیہ وسلم کیا
ازواجہ امہاتکم کو بھلا دیا، (بخاری مترجم۔ پ ۱ ص ۶۔ کتاب الوضوء۔
مطبع احمدی لاہور)

۱۲۔ حضرت عمر حضرت ابو بکر سے لڑ پڑے (بخاری پ ۱ ص ۲ مطبع احمدی لاہور
۱۳۔ خندق کی لڑائی میں حضرت عمر نے کفار قریش کو گالیاں دیں (بخاری مترجم
پ ۱ ص ۲۔ کتاب مواقیت الصلوٰۃ۔ احمدی پریس لاہور)

۱۴۔ بی بی زینب کا انتقال ہوا۔ تو غوڑ میں سونے لگیں۔ حضرت عمر نے انکو گورے
مارنے شروع کئے۔ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور فرمایا
اے عمر! سستی کر الخ (مشکوٰۃ۔ باب البکا۔ علی البیت ص ۱۰)

ب۔ حضرت سعد بن عبادہ انصاری صحابی کو حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا اس کو قتل کرے

رنجاری مترجم پٹ مشہور حدیث سیفہ اور تاریخ طبری جلد سوم ص ۳۱ پر ہے کہ سعد کو منافق کہا۔ تاریخ اسلام میں ہے کہ اس کو شام میں قتل کر ڈالا۔ ۱۵۔ جب حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خلیفہ بنایا تو صحابہ کبار نے کہا کہ اے ابوبکر تو اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دے گا کہ تو ہم پر افطوا غلط ایک تند خو۔ وراثت اکھڑ شخص کو خلیفہ مقرر کرتا ہے (تاریخ الخلفاء سیوطی زمیندار پریس لاہور ص ۴۲ سطر ۱۰۔ ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد اول ص ۳۱۲ منتخب کنز العمال جلد دوم ص ۱۵ بروایت ابن سعد و ص ۳۶۲۔

۱۶۔ حضرت عمر نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ سے کہا کہ مجھ پر ایک مشکل آن پڑی ہے۔ اس کو حل کرو۔ یہ بتلاؤ کہ عورت کو مرد کی خواہش کتنی مدت تک نہیں ہوتی۔ آپ نے شرم کے ماتھے اپنا منہ پھیر لیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے حق بات میں شرم نہیں کرتا۔ حضرت حفصہ نے یہ مجبوری ہاتھ کے اشارے سے بتلایا کہ تین ورنہ چار ماہ (تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور ص ۲۲ سطر ۲۲۔ ۱۷۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ الہی میں سخت دل ہوں مجھے نرم کر دے۔ میں ضعیف ہوں مجھے قوی کر دے۔ میں کھیل ہوں مجھے سخی کر دے (تاریخ الخلفاء سیوطی صدیقی پریس لاہور ص ۲ سطر ۲ و صواعق محرقة۔

۱۸۔ حضرت عمر نے حضرت ابی بن کعب صحابی قاری و حافظ القرآن کو کوڑوں سے مارا بلا وجہ اور بلا قصور (الفاروق شبلی نعمانی)

فصل نہ مانہ نبوت و حضرت عمر کی جہاد فی سبیل اللہ میں شجاعت

۱۹۔ جنگ بدر { اس جنگ میں حضرت عمر نے کوئی بہادری و شجاعت نہ دکھائی } ہاں بدر کے کفار تیہ یوں کے قتل کرنے کیواسطے تلوار

گھماتے رہے (تاریخ اسلام جلد دوم ص ۸۹۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۳۳۸ الباب ۲۰۔ جنگ احد { اس جنگ میں تنوار چمکتی دیکھا آپ جان بچا کر احد پہاڑ پر

بھاگے اور پہاڑی بکری کی طرح پھلانگے مارنے لگے (دیکھو روضۃ الصفا
جلد دوم مطبع بمبئی ص ۹۱ تفسیر نیشاپوری جلد چہارم ص ۱۱۱ تفسیر کبیر جلد سوم ص ۱۱۱ -
منتخب کنز العمال ج ۱۰ حاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد اول ص ۲۲۹ سفر ۳ - سایہ ابن
اثیر حذری باب الوواع مع القاف ص ۲۲۹ تفسیر منشور سیوطی سورہ آل عمران کینہ
العمال جلد اول ص ۲۳۱ نمبر ۲۳۱ - روضۃ الاحباب جلد اول ص ۳۱۱ امین آبادی -

۲۱۔ جنگ خندق { الف - منشور سیوطی جلد ۵ ص ۱۱۵ ابراہیم تیمی نے اپنے
باب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ

خندق یا اضراب کی رات کو فرمایا۔ کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو اس قسم کی طرف جائے
اور ہم کو خبر لا دیوے تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میرے ساتھ رکھیگا
کوئی آدمی نہ اٹھا پھرتا یا اور کبیر فرمائی۔ پھر مکرر فرمایا اور سب حاضرین خاموش
رہے۔ پھر فرمایا اے ابوبکر تو جا کر خبر لا، تو ابوبکر نے کہا استغفر اللہ ورسولہ
پھر فرمایا اے عمر تو جا۔ عمر نے کہا استغفر اللہ ورسولہ پھر حذیفہ کو روانہ کر
دیا۔ الخ۔ تاریخ اسلام دہلوی جلد دوم ص ۱۱۱ - روضۃ الاحباب جلد اول ص ۳۳۱
امین آبادی میں بغیر نام انکار صحابہ ہے۔

ب۔ جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کے مقابلہ کو نہ نکلے۔ الثالث کبر محمدیہ
صلعم کو عمرو بن عبدود کی بہادری و پہلوانی کی تعریف کر کے ڈرایا روضۃ الصفا
جلد دوم ص ۱۱۱ تاریخ اسلام جلد دوم ص ۱۱۱ تاریخ اسلام علامہ عباسی ص ۱۱۱ تاریخ
خمیس عربی دیار بکری مطبوعہ مصر جلد دوم ص ۵۴ و دیگر تواریخ اسلام

۲۲۔ صلح حدیبیہ میں حضرت عمر کا شک نہوت کرنا۔ اور

حکم عدلی۔ و ستاخانہ مکالمہ

عدو حکمی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو بلا کر فرمایا کہ تم قریش کے پاس

جا کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو نہیں آئے۔ بلکہ صرف حج کے ارادہ کو اتنے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش میرے دشمن ہیں۔ مجھ کو اپنی جان کا خطرہ ہے۔ مکہ میں میرا کوئی حامی نہیں الخ ابن اثیر۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۳۵۴۔ ابن ابی شیبہ السیر جلد اول ص ۵۲۔ ابوالفدا جلد اول ص ۳۱۰۔ سیرۃ ابنی حصہ اول ص ۳۳۲۔ تاریخ اسلام جلد دوم ص ۱۱۵۔

حضرت عمرؓ کا دستاخانہ مکالمہ
حضرت عمرؓ نے حضرت سلیم کے پاس آیا اور کہا۔

عمر۔ کیا تو اللہ کا سچا پیغمبر نہیں راست نبی اللہ حقار کیا یہ شک نبوت نہیں حضرت عمر کے ایمان کامل کا عجیب اظہار ہے۔

جناب رسول اللہ۔ قال بلی۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ ہاں میں اللہ کا رسول ہوں عمر۔ السنا علی الحق وعدنا علی الباطل۔ کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن ناحق پر نہیں ہیں۔

جناب رسول اللہ۔ قال بلی۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ بیشک میں نے کہا۔ عمر۔ فلم لفظی الدینۃ فی دیننا اذا۔ پھر اپنے دین کو کیوں ذیل کرتے ہو۔ جناب رسول اللہ۔ قال انی رسول اللہ ولست اعصیہ وھو ناصری۔ آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا وہ میری مدد کریگا عمر۔ اولیس کنت تحدثنا اناسنا فی البیت فنطوف بہ۔ کیا تو نے نہیں کیا۔ کہ ہم کعبے کے پاس پہنچینگے اور طواف کریں گے۔

جناب رسول اللہ۔ قال بلی فاخبرک انانا تہ الغام۔ آپ نے فرمایا بیشک گاریں نے یہ کب کہا تھا۔ کہ اسی سال یہ ہوگا۔

عمر۔ قلت لای۔ میں نے کہا حقیقت میں تو نے یہ تو نہیں کہا تھا۔

جناب رسول اللہ۔ قال فانک اتیہ ومطوف بہ۔ آپ نے فرمایا تو کم کعبے پاس ایک دن ضرور پہنچو گے۔ اس کا لھواف کرو گے۔

عمر۔ قل فابتئ ابابکر۔ حضرت عمر نے کہا پھر میں حضرت ابوبکر کے پاس آیا رجناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان ناطق بالحق والقرآن سے تسلی نہ ہوئی معاذ
 اللہ اس کے فرمان کو غیر معتبر جانا۔ یا ابابکر ایسے ہذا بنی اللہ حقاً۔ عمر نے کہا
 ابوبکر کیا یہ اللہ کا سچا پیغمبر نہیں (کیا یہ شک نبوت نہیں)۔
 ابوبکر۔ قال بلی۔ اس نے کہا بیشک۔

عمر۔ السناعلی الحق وعد ونا علی الباطل۔ کیا ہم حق پر نہیں اور ہمارے
 دشمن ناخنی پر نہیں۔

ابوبکر۔ قال بلی۔ اس نے کہا کیوں نہیں۔
 عمر۔ من لم یعط الدین فی دیننا اذا۔ پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کریں۔
 ابوبکر۔ اے شخص وہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اس کے خلاف کا حکم نہیں کرتے۔ اللہ ان کا
 مددگار ہے۔ جو آپ حکم دین اس کو بجالاؤ۔ کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں مگر
 حضرت عمر کو اب تک معرفت نبوت نہ تھی۔

عمر۔ کیا وہ ہم سے یہ نہیں کہتا تھا کہ ہم خانہ کعبہ پاس پہنچینگے۔ طواف کریں گے۔
 ابوبکر۔ بیشک لیکن آپ نے کب کہا تھا۔ کہ اسی سال آیا ہوگا۔
 عمر۔ نہیں۔

ابوبکر۔ تو ایک دن تم کہے پاس پہنچو گے۔ طواف کرو گے۔ الخ
 جب صلح نامہ لکھا پورا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اٹھو
 اٹھو اونٹوں کو نحر کرو۔ منڈواؤ کوئی یہ سنکر نہ اٹھا۔ یہاں تک کہ تین بار آپ
 نے یہی فرمایا الخ (ملاحظہ ہو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پک منار۔ الشروط
 مع الناس ویک ص ۱۵۔ کتاب الجہاد و السیر پک ص ۱۷۔ کتاب المغازی،
 مسلمانو سوچو کسی گستاخانہ کلام ہے۔

ب۔ وکبیر العلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور طبع ۱۹۱۲ء۔ باب صلح الحدیبیہ۔
 ج۔ مفصل حائرت حضرت عمر و کبھو کتاب ثبوت خلافت حصہ اول و فلک النجاة،

د۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۲۱۰ میں آباد پر ہے۔ عمر خطاب گفت وراں روز امر
عظیم در دل من پیدا شد و مراجعت کروم با حضرت مراجعتی کہ ہرگز مثل آن نکرده
بودم انتہی حضرت عمر کے لظہار ایمان پر غور کرو۔

۲۴۔ شک نبوت } مذہب سنی کی معتبر کتابوں میں صاف لکھا ہوا ہے
کہ حضرت عمر نے صلح حدیبیہ کے روز نبوت پر شک

کیا قال عمر ابن الخطاب۔ واللہ ما شکلت منذ اسلمت الا یومئذ
حضرت عمر ابن الخطاب نے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جب سے میں مسلمان ہوا
ایسا شک نبوت محمدیہ پر مجھ کو نہیں گذرا جیسا کہ آجروں گذرا (دیکھو تفسیر ابن جریر جزء
سادس العشرون ص ۵۷۔ سطر اول مطبوعہ مصر۔ زاد المعاد ابن القیم مطبع نظامی کاپنور
جلد اول ص ۳ سطر اول۔ تالیف خمیس جلد دوم ص ۲۲ مطبوعہ مصر تفسیر معالم التنزیل
بنو ص ۴۰۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۳۵۔

۲۵۔ جنگ خیبر سے فرار } اس جنگ میں سے جناب عمر نے دو دفعہ شکست
کھائی۔ علم دے کر لوٹے۔ فوج انکو بزدل کہتی

تھی اور یہ اپنی فوج کو بزدل بناتے تھے (دیکھو ازالتہ الخفا شاہ ولی اللہ مقصدوم ص ۵۹
مناقب تفسیری ترجمہ خصائص نسائی مطبع محمدی لاہور ص ۱۲۔ روضۃ الصفا جلد دوم ص ۱۳
تالیف ابوالفدا جلد اول ص ۱۴۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۲۶ نول کشور ص ۳۸ مطبوعہ تہ تیغ
بہادر امین آباد۔

۲۶۔ جنگ حنین سے فرار } بخاری کتاب المغازی پ ۱ ص ۱۰ باب قول اللہ تعالیٰ
و یوم حنین اذا عجبتمکم الخ ابوقتاوہ کہتے ہیں کہ

حنین کے دن مسلمان بھاگ نکلے میں بھی ان کے ساتھ بھاگا فاذا بعمر بن الخطاب
فی الناس فقلت له ما شان الناس قال امر اللہ دیکھتا کیا ہوں کہ عمر ابن الخطاب
بھی ان لوگوں کے ساتھ بھاگے جا رہے ہیں میں نے پوچھا مسلمانوں کو کیا ہوا۔
حضرت عمر نے کہا۔ اللہ کی مرضی اس کے بعد حضرت عباس کے آواز دینے پر مسلمان لوگوں

نوٹ۔ دیکھئے جناب آپ کے جلیل القدر اور مفروضہ جنگ بہادر حضرت عمر بن خطابؓ
صلعم کو جنگ حنین کے دن دشمنوں کے زغہ میں چھوڑ کر بیتِ رضوانؓ توڑ کر بھاگ گئے
یہ کس قدر بیوفائی ہے کہ آقا کو اپنی جان بچانے کے لئے میدانِ جنگ میں تنہا چھوڑا جاتا
اللہ اکبر! مقدم غور ہے کہ ایک تو خدا و رسول سے روگردانی۔ پھر گناہِ فرار کا الزام اللہ تعالیٰ
پر تھوپ دیا کہ خدا کی مرضی ایسی ہی تھی کہ لوگ جہاد فی سبیل اللہ سے بھاگ جائیں۔

کیا ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرت انسان پر فعل بد تو خود کرے اور تھوپ دے رحمان پر

زیادہ دیکھو زاد المعاد ابن قیم جلد اول ص ۲۵۵ تا ص ۲۵۶ الاسلام جلد دوم ص ۲۴۷ تغیر حنی جلد ۲ ص ۲۳۲

۲۷۔ جب جنگ حنین میں مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بیٹھے موڑ کر بھاگے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لئے ایڑ دے رہے تھے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباسؓ! صاحبِ سمرہ کو پکارو۔ حضرت عباسؓ نے
کہا میں اصحابِ السمرۃ الشجرۃ۔ کہاں ہیں اصحابِ سمرہ۔

ب۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا البنی لا کذب۔ انا ابن عبد المطلب میں نبی
ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے نصف باندھی (خلاصہ

از المعلم ترجمہ سلم کتاب الجہاد والیہ ص ۸۹۹ اغزو حنین ۱۸۹۹ء)

نوٹ۔ جن صحابہ نے جنگ حنین سے فرار کیا اور بیتِ رضوانؓ کو توڑ دیا۔ جناب رسالت
صلعم سے منہ موڑ دیا۔ کیا وہ مومن کامل اور قطعی ہستی تھے۔ اہل حدیث دوستو! خفی بزرگو! وہ
بزرگانِ دین کی حقیقی اور سچے کارنامے اور بہادری سنی مسلمانوں کو سنایا کرو اور حق
کو نہ چھپایا کرو جس روز تم نے حقانیت اور صداقت کا کام لیا تو مذہبِ سنی کا بالکل صفایا
ہو جائے گا۔

فصل فضائل اعمال احداث خلافت حضرت عمرؓ

۲۸۔ تورات کے عاشق { حضرت عمر بن خطابؓ سالک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات
لا کر انکو خفا کرتے رہے۔ جناب رسول اللہ نے

فرمایا قسم ہے ذات پاک پروردگار کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمہارے واسطے موسےٰ ظاہر ہوتے تم اس کی پیروی کرتے تم مجھ کو چھوڑ دیتے اور تم لوگ بندھے رستے سے گمراہ ہو جاتے اگر موسےٰ زندہ ہوتے اور وہ میری نبوت پاتے البتہ وہ میری پیروی کرتے رشکوۃ۔ باب العتصام بالکتاب والسنۃ ربع اول ص ۵۷
زیادہ حالات حضرت عمر دیکھو کتاب فداک النجاة فی الامامت والصلوۃ

۲۹۔ امتحان ایمان

خصائص لسانی مترجم مطبع محمدی لاہور ص ۲۵ پر ہے۔
کچھ لوگ قریش کے حضرت صلعم پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ہم آپ کے ہمسائے اور ہم قسم ہیں۔ اور ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس بھاگ آئے ہیں نہ انکو دین کی کچھ رغبت ہے اور نہ علم کی بلکہ وہ صرف ہمارے زمین اور مال کی خدمت سے بھاگے ہیں رتنا کہ محنت اور خدمت سے چھوٹیں سو آپ انکو ہماری طرف پھیر دیجئے۔ سو حضرت صلعم نے ابوبکر سے فرمایا کہ تم اس معاملہ میں کیا کہتے ہو۔ ابوبکر نے کہا کہ سچ کہتے ہیں کہ وہ بیشک آپ کے ہمسائے ہیں اور ہم قسم ہیں۔ سو حضرت صلعم کا چہرہ متغیر ہوا یعنی آپ سخت ناراض ہوئے پھر عمر سے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو۔ عمر نے کہا سچ کہتے ہیں کہ وہ بیشک آپ کے ہمسائے اور ہم قسم ہیں سو آپ اس سے بھی ناراض ہوئے پھر فرمایا اے گردہ قریش قسم اکی میں کہ تم پر ایک مرد کو تم میں سے بھیجوں گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو ایمان کیساتھ امتحان کیا ہے۔ البتہ انکو دین پر ماریگا اور بعض تمہارے کو ماریگا۔ ابوبکر نے کہا یا حضرت وہ میں ہوں۔ فرمایا نہیں۔ عمر نے کہا کہ وہ میں ہوں فرمایا نہیں۔ لیکن وہ شخص وہ ہے کہ جوتی سیتا ہے اور حضرت صلعم نے اپنا جوتا حضرت علی کو سینے کو دیا تھا۔ اس حدیث سے حضرت علی علیہ السلام کی بڑی فضیلت ہوئی۔ کہ خدا نے انکے دل کے ایمان کیساتھ آزمائش کی انتہی بلفظہ۔

ب۔ دیکھو جامع ترمذی مترجم جلد دوم ص ۵۳ نزل کشور۔ باب مناقب علیؑ۔

۳۰۔ حضرت عمر کو جناب رسول اللہ صلعم نے ایک ریشمی جوڑا عطا کیا۔ مگر اس نے وہ

جوڑ اپنی ایک مشرک بھائی کو پہنا دیا۔ جو مکہ میں رہتا تھا (حضور انور صلیعہ علیہ السلام کی رستہ و منزلت کی) صحیح بخاری مترجم کتاب الجمعہ پ ۲۳

۲۰۔ حدیث قطاس { حضرت عمرؓ نے وقت وفات النبی صلیعہ علیہ السلام وصیت کی کہ رسول مقبول صلیعہ علیہ السلام کو روکا اور آپ کی شان میں

گستاخانہ کلمہ کہا کہ یہ شخص جو اس بکتا ہے۔ ہم کو اللہ کی کتاب کافی ہے۔ سنو! حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا جب آنحضرت صلیعہ علیہ السلام کی وفات ہونے لگی۔ اس وقت گھر میں کئی صحابہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا ادھر آؤ میں تم کو ایک کتاب (وصیت) لکھواؤں دیتا ہوں۔ تم اس پر چلتے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یہ سنکر کوئی آنحضرت عمرؓ نے کہا۔ آنحضرت صلیعہ علیہ السلام پر تو بیماری کی سختی ہو رہی ہے اور تم لوگوں کے پاس قرآن اللہ کی کتاب موجود ہے جسنا کتاب اللہ۔ ہم کو اللہ کی کتاب بس کتنی ہے اب گھروالوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ کوئی کہتا تھا کھنٹے کا سامان لاؤ اور کتاب لکھواؤ۔ اچھا ہے تم اس پر چلو گے تو گمراہ نہ ہو گے کوئی اور کچھ کہتا تھا کہ کتاب لکھوانے کی ضرورت نہیں جب جھگڑا بہت ہو گیا بکواس ہونے لگی تو آپ نے فرمایا۔ تمواپلو اٹھو ابن عباسؓ کہتے تھے اے مصیبت اے مصیبت آنحضرت صلیعہ علیہ السلام کو بک بک اور اختلاف کر کے یہ کتاب نہ لکھوانے دی ملاحظہ ہو تفسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب المغازی پ ۱۱۱ احمدی پریس لاہور

ب۔ دوسری حدیث بخاری میں ہے کہ ابن عباسؓ نے کدہ جمعرات کا دن۔ ہائے جمعرات کا دن۔ پھر رونے لگے اتنا روئے کہ آنسو سے زمین کی کنکریاں رنگ لگیں اس کے بعد کہ آنحضرت صلیعہ علیہ السلام کی بیماری جمعرات کے دن سخت ہو گئی آپ نے صحابہ سے جو چہ شریف میں حاضر تھے فرمایا کھنٹے کا سامان لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھواؤں تم میرے بعد اس پر چلتے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یہ سنکر صحابہ نے جھگڑا کیا آپ نے فرمایا پیغمبر کے سامنے جھگڑا کرنا زیبا نہیں صحابہ کمنے لگے آنحضرت صلیعہ علیہ السلام کی شدت سے مبرار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہاں میں ہیں آپ نے فرمایا

چلو مجھ کو نہ چھیڑو میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے۔ جو تم کرنا چاہتے ہو الخ
(صحیح بخاری مترجم۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب جوائز الوفدین ص ۲۲)
نوٹ۔ یہ کلام ہذیان (بہر) حضرت عمرؓ نے کہا تھا اور قرینہ بھی یہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا
ہو (ما شبہ ایضاً)

ب۔ مشکم کلمہ ہذیان کا ثبوت دیکھو نہایہ ابن اثیر جزری نسیم یافن خجانی۔ شرح
تفاوت صنی عیاض منہاج السنۃ ابن تیمیہ شرح مشکوٰۃ شیع عبدالحق۔ مکتوبات
شیخ احمد فاروقی۔ مدیح النبوة جلد دوم۔

نوٹ۔ یہ مدیشترا س حضرت عمرؓ کے ایمان اور محبت رسول مقبول صلعم پر ایک
خاص روشنی ڈالتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے جناب رسول اللہؐ کی رسالت سے ان کی وفات
کی وقت صاف انکار کر دیا۔ غور سے سوچو۔

ج۔ تیسری حدیث فطاس۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ
نے فرمایا خمس کا دن اور کیا ہے۔ خمس کا دن پھر ان کے آنسو دونوں گالوں پر بہنے
لگے۔ جیسے موتی کی لڑی۔ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا میرے پاس ہڈی
اور دوات لاؤ یا تمہنی اور دوات لاؤ میں ایک کتاب لکھوا دوں کہ تم گمراہ نہ ہو لوگ
کہنے لگے رسول اللہؐ بیماری کی شدت میں بے اختیار کچھ کہہ رہے ہیں (ابن رسول
اللہ صلعم بھیجئے) معلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۲۶۱ باب ترک الوصیۃ
نوٹ۔ ہجرت کے معنی بکواس کرنا ہے۔ بڑبڑانا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث مثلاً پر یہ الفاظ ہیں۔ عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ
جب رسول اللہؐ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اس وقت حجرے کے اندر کئی
آدمی تھے ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا آؤ میں تم کو ایک
کتاب لکھ دیتا ہوں تم گمراہ نہ ہو گے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا ان رسول اللہؐ
صلعم قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ الخ جناب
رسول اللہؐ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے ہم

کو اللہ کی کتاب پس کرتی ہے۔ تیسرے الباری ترجمہ بخاری کتاب العلم پ ۵۴
 نوٹ۔ ان تمام احادیث قرطاس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب عمر نے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کی صریح مخالفت کی اور وصیت لکھوانے میں کاوث ڈال دی اور کلمہ ہجر کو اس ہدیان تحفہ
 صلیبی کی شان میں کہا جو اول درجہ کی گستاخی و بے ادبی ہے۔ حضرت عمر نے حبنا کتاب اللہ
 کہتے قرآن شریف کی مخالفت کی اور داتا نام الرسول فخذہ کو بھلا دیا اور وفات کی وقت نبوت
 سے انکار کر دیا۔ جناب سالٹاب صلیبی کی اطاعت و تابعداری ہر حالت میں ہے۔ اگر کتاب
 لکھی جاتی تو یہ امت گمراہی سے بچ جاتی۔ پھر حضرت عمر حبنا کتاب اللہ کے پابند نہ
 رہے۔ ہمیشہ قرآن شریف کے برخلاف احکام جاری کرتے رہے اور لولا علی لہلک عمر
 کہتے رہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر جناب رسول اللہ صلیبی کے مطیع و تابعدار مرید ہرگز نہ تھے
 صاحبان بصیرت حدیث قرطاس پر غور فرمادیں۔

۳۲۔ حضرت عمر نے شکر اسامہ کے ہمراہ جانے سے انکار کیا اور ارشاد نبی صلیبی کی
 تعمیل نہ کی (تاریخ اسلام دہلوی)

۳۳۔ حضرت عمر نے جنازہ و دفن و کفن رسول مقبول صلیبی کو چھوڑ کر سفیفہ بنی ساعدہ میں
 خلافت کیٹھی جمائی اور اجماعی خلافت قائم کر کے حضرت ابوبکر کو ظلیفہ بنا دیا اور دیکھو
 حدیث سفیفہ تیسرے الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع صدیقی لاہور پ ۵۱۷۔

۳۴۔ حضرت عمر نے اس بیعت خم غدیر کو توڑ دیا۔ جو اس لیے مقام خم غدیر میں جناب
 رسول اللہ صلیبی کے دوہر حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے کی تھی۔ اور حضرت
 علی علیہ السلام کو تمام مومنین اور مومنات کا مولیٰ مان لیا تھا اور دیکھو کتاب سنی
 مشکوٰۃ۔ باب مناقب علی علیہ السلام۔ وقتہ الصفا جلد دوم ص ۳۱۸ سطر اول حسب
 اسیر جلد اول ص ۵۱۷۔

۳۵۔ حضرت عمر نے حکم حضرت ابوبکر مکان جنت نشان جناب سیدہ معصومہ بتول بنت
 رسول مقبول صلیبی کو آگ لگانے کی واسطے لاکڑیوں کا ڈھیر دروازہ پر جمع کر دیا۔
 اور سلج بد و عرب کے فوج سے مکان گھیر لیا۔ اور کہا یا تو ابوبکر کی بیعت کرو

ورنہ تمہارا مکان جلا دیا جائے گا اور شکنجہ اور انگ اور الو الفدام
 نوٹ: عجب محب و دوستدار خاندان رسالت صلعم تھے کہ بعد وفات ابنی صلعم جناب
 بنی مکرم کا کچھ لحاظ نہ کیا اور گھر جلا دیا۔

۳۶۔ حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز میں ہنگ کیواسطے الصلوٰۃ خیر من النوم کو زیادہ کیا
 مترجم موطا امام مالک ص ۴۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۲۱۰ امین آباد۔

۳۷۔ متفقۃ النساء کا بند کرنا { حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
 مقبول صلعم کی صاف مخالفت کی کہ عورتوں

کے متفقہ کو بند کر دیا۔ جو جناب رسول اکرم صلعم کے زمانہ نبوت اور زمانہ خلافت حضرت
 ابوبکرؓ میں جاری تھا اور کچھ کتاب المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۲۲۵ اسٹن
 ابو داؤد مترجم ص ۲۸۵ منتخب کنز العمال جزو سادس حاشیہ مسند امام احمد ج ۲ ص ۲۰۴
 کشف المغطاء عن کتاب الموطا ص ۳۳۹ مطبع صدیقی لاہور

۳۸۔ حضرت عمرؓ کا اسن { کتاب سنن ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم ص ۳۳۲
 ابواب تفسیر القرآن مطبع نول کشور میں ہے حضرت

عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور کہنے لگے
 یا رسول اللہ صلعم میں ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کیا ہے۔
 حوت رحلی المیلثہ۔ آج کی رات میں نے اپنی سواری کو پھیرا۔ سو اس کو رسول
 اللہ صلعم نے پچھوایا نہ دیا اور رسول اللہ صلعم پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نساء کم
 حرث لکم فاتوہرثکم انی مشیتم اقبل وادبر واتیق الدبر والحیضۃ عورتیں
 تمہاری کہتی ہیں تمہارے واسطے سو اپنی کھیتوں کو آؤ جس طرح کہ چاہو تم آگ
 سے جماع کرو یا پیچھے سے آگے کی طرف میں جماع کرو اور دبر اور حیض سے بچ
 نوٹ۔ حضرت عمرؓ نے اپنی عورت سے پیچھے کے رستہ سے جماع کیا تھا۔ اس پر ہم علم
 ہوا۔ مگر حضرت عمرؓ کے صاحبزادے عبداللہ اور امام مالک ہمیشہ وطی فی الدبر کے
 قائل رہے اور یہ فعل کرتے رہے۔ بلکہ بخاری کے نزدیک تو وطی فی الدبر کی منع

میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہوئی اور آیت سے جواز دلی نکلتا ہے۔ (بخاری مترجم)

کتاب التفسیر ص ۶۷ مدعاشیہ

ب۔ انار عبد اللہ بن عمر { فایع نے کہا ابن عمر جب قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فایع ہوئے تک بات نہ کرتے

ایک دن قرآن میں نے لیا اور سورہ بقرہ سے پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے نساء کم حرث کم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے یہ آیت کس باب میں اتری میں نے کہا نہیں۔ کہا۔ فلاں فلاں باب میں۔

دب ۱ ابن عمر نے کہا فالو احرقکم انی مشیتکم سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے بر میں جماع کرے۔ ف۔ اسحاق بن راہویہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے۔ کہ عورتوں سے دیر میں جماع کرنے کے باب میں اتری ابن عمر سے اس کی اباحت منقول ہے۔ (دیکھو بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور ص ۶۷ مدعاشیہ کتاب التفسیر باب قولہ تعالیٰ نساء کم حرث کم الخ)

۳۹۔ حضرت عمر کی قرأت و قرآن انی کا یہ حال تھا کہ وہ سالم غلام ابی خذیفہ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ اس غلام کو نسے زیادہ قرآن یاد تھا (تیسرے بار ہی ترجمہ بخاری کتاب الاذان ص ۶۳ سطر اول متن و حاشیہ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ۔ علم حضرت عمر دیکھو فلک النجاة فی الامامت والصلوة۔

۴۰۔ حضرت عمر نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبد اللہ بن ابی سلول کی نماز جنازہ سے روکا تیسرے بار ہی ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب الجنائز ص ۵۹ سطر اول۔

۴۱۔ قبولیت دعا { حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں جب نخط پڑا کرتا۔ تو حضرت عباس کے وسیلے سے دعا

کرتے اور کہتے یا اللہ ہم پہلے تیرے پاس اپنے پیغمبر کا وسیلہ لایا کرتے تو تو پانی پرتا تھا اب اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں۔ ہم پر پانی برسا۔ راوی نے کہا پھر پانی برستا (دیکھو تیسرے بار ہی ترجمہ بخاری مطبع احمدی لاہور۔ ابواب الاستسقا)

پہلے اس سے نیک بندوں کا وسیلہ لینا ثابت ہوا بنی اسرائیل بھی
 قحط میں اپنے کو پیہر کے المہیت کا توسل کیا کرتے تھے پانی برساتا (حاشیہ ایضاً بخاری)
 ثابت ہوا۔ کہ حضرت عمرؓ میں کچھ بھی روحانیت نہ تھی اور نہ انکی دعا قبول ہوتی
 تھی۔ کہ وہ المہیت رسالت صلعم کا وسیلہ ہوتا دیکھتے تھے۔ جنگی دعائیں اپنی حیات
 میں بکت نہ تھیں وہ بعد حیات اور روز محشر سینوں کو کس طرح بچا سکتے ہیں اور شفع
 ہو سکتے ہیں۔

جو خود محتاج ہو دوسرے کا بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیسے
 ب۔ ابن جریر نے اپنی کتاب صواعق مخرقہ میں اس توسل کو تفصیل سے بیان کیا ہے
 سنو۔ دریاخ دمشق آوردہ کہ در سال ہفتم از ہجرت در مدینہ طیبہ قحط و کم بارانی
 واقع شد۔ مردم مکرید عائے استقیا بیرون رفتند و باران نیامد۔ عمر گفت فردا کبے
 استقیا خواہم نمود کہ خدا تعالیٰ دعائے اور قبول می نماید و باران رحمت بفرستد
 چون وقت صبح شد عمر بخیانہ عباس رفت و گفت التماس آنست کہ ہمراہ ما بنماز استقیا
 بیروں آئے۔ عباس گفت بشین و کہے را نزد بنی ہاشم فرستاد کہ طہارت کردہ
 جامہ ہائے پاک بپوشند و پیا مندی چوں آمدند عباس خوشبو طلب فرمودہ خود را
 مطہب کردہ بیروں آمد و علی پیش پیش دے میرفت و حسن از جانب راست و
 حسین از جانب چپ و باقی بنو ہاشم از عقب دے می بودند و گفت اے
 عمر و گدراں را با ما مخلوط ساز چوں بہ نماز آمد بایستاد و حمد و ثنائے خدا تعالیٰ بجا
 آورد و ایں دعا بخواند بار خدا یا ما را از کتم عیم بوجود آورد و اے بی آنکہ ما را در این
 لقرنی وقت دے بودہ باشد و تو باعمال ما عالم بودی پیش از آنکہ ما را بیا فریدی
 ما برگشت ہنوز نہ رفتہ بودیم کہ باران بر ما بر سخت چنانچہ بمنازل خود در میاں آب
 می رفتیم (صواعق مخرقہ ساری ص ۲۹)

نوٹ۔ جب حضرت عمر کا یہ حال تھا۔ کہ وہ ہر کام میں ہر سئلہ میں ہر شکل میں المہیت
 رسالت صلعم کے محتاج اور دست نگر رہتے تھے۔ تو فرمایے حضرت المہدیؑ و اہل سنت

وہ خلیفہ رسول اور افضل الناس کیسے مانے گئے۔ آپ ہی نزادیں کہ ہم حضرت عمر کے ہر
موقع پر محتاجی و کم علمی اور کمی روحانیت کو دیکھ کر انکو کیسے افضل اور خلیفہ مان لیں۔
۴۴۔ حضرت عمر سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ونٹ خرید کر اس کے بیٹے عبداللہ
ابن عمر کو دیدیا سنت لایا جو چاہے وہ کہ اتیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب البیوت پارہ
آٹھواں ص ۵۴۔

نوٹ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی سے کوئی چیز مفت نہیں لی اور نہ کسی کا
حسن اٹھایا۔

۴۲۔ حج تمتع { حضرت عمران بن حصین نے کہا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں تمتع کیا اور خود قرآن میں حکم تھا لیکن ایک شخص (عمر) نے

اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہ دیا تیسیر الباری ترجمہ بخاری کتاب الناسک پچھپا پارہ
ص ۴۱۱ ابن ماجہ و ترجمہ جامع ترمذی کتاب الحج ص ۴۵

نوٹ۔ اہل حدیث اور اہل سنت کے نزدیک جو مخالف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہ مومن کامل اور خلیفہ رسول لکھتا ہے عجبات ہے کہ قرآن شریف میں
صاف یہ موجود ہے فمن تمتع بالعمرة الى الحج النحر اور احادیث صحیحہ متعددہ صحابہ
کی موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کا حکم دیا پھر حضرت عمر
و حضرت عثمان نے کیوں سنت نبوی کو بدل کر اپنا حکم جاری کیا۔ بیٹو! تو خبروا۔

۴۴۔ حضرت عمر نے خلاف سنت تراویح کی نماز باجماعت پڑھائی اور اس کو نعم الہیہ کہا بخاری
ترجمہ کتاب الصوم۔ باب فضل من قام رمضان۔ پ ۱۱۱

۴۵۔ حضرت عمر نے طلاق ثلاثہ کا رواج خلاف کتاب اللہ و سنت و سیرت ابوبکر اپنے

زمانہ خلافت میں کیا یہ بدعت اسلام میں جاری ہو کر مسلمانوں کی تباہی و دولت کا باعث
ہوئی۔ روکیو حکم طلاق۔ باب لطلاق۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۵۱۹

۴۶۔ ڈھیلا سے استنجائینا بدعت عمر ہے پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا کسی حدیث
سے ثابت نہیں۔ صرف پانی سے پاک کرنا کافی ہے (حاشیہ تیسیر الباری پارہ اول)

ص ۶۷ مطبع احمدی لاہور

۴۷۔ حضرت عمرؓ نے قتل شراب بنید پی لی اور شراب بنید کو شوق سے پیتے تھے

بخاری مترجم کتاب المناقب۔ باب فصة البیعة عثمان ۱۲ ص ۶۹ و موطن ترجم

۴۸۔ جب بی بی حفصہ کو طلاق ملی۔ تو حضرت عمرؓ نے فریاد نکالی اور سر پر خاک ڈالی معایر النبوة

جلد سوم ص ۷۰۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۵۸۳ (مین آبادی)

۴۹۔ حضرت عمرؓ دس سال تک مرنے کے بعد حساب قبر دیتے رہے (تاریخ الخلفاء سیوطی

ص ۹۷ مطبع صدیقی)

نوٹ۔ عجب قطع بھشتی اور عشرہ مبشرہ میں داخل تھے

۵۰۔ حضرت عمرؓ اپنی نماز میں جہاد کے لئے اپنی فوج کا سامان اکٹھا کرتے (مترجم

بخاری ابواب العمل پ ۳۸)

۵۱۔ سب سے پہلے حضرت عمرؓ ہی امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے (تاریخ کی

بدعت قائم کی شراب نوشی پر اسے درے لگائے (پہلے چالیس درے مقرر تھے)

پہلے پہل اسی نے متعہ کو حرام کیا۔ جنازہ کی نماز کے لئے لوگوں کو چار تکبیرات پر جمع

کیا۔ گھوڑوں پر خلاف سنت زکوٰۃ لی۔ مقام ابراہیمؑ اپنی اصلی جگہ سے اکھاڑ لیا دیکھو

اولیات عمرؓ تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور ص ۶۴ و تاریخ ابوالفدا جلد اول

ص ۶۴۔ حیوة النبیؐ و میری جلد اول ص ۴۳۔

۵۲۔ حضرت عمرؓ ہمیشہ خلیفہ سے کہا کرتے تھے یا خدا لیفہ انا من المنافقین

اللہ کی قسم اے خلیفہ میں منافقین سے ہوں (میزان الاعتدال ذہبی جلد ۱ ص ۳۶)

تفسیر معالم التنزیل ص ۱۲۲ تفسیر کبیر جلد چہارم ص ۶۸۶۔ تاریخ خمیس جلد دوم ص ۱۳۹

شواہد النبوة جامی ص ۱۰۰۔ احیاء العلوم غزالی جلد چہارم ص ۷۰۔

۵۳۔ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی سے بحالت روزه جماع کیا (کنز العمال۔ کتاب الصوم۔

۵۴۔ حضرت عمرؓ نے بارہ سال میں سورہ بقرہ کو یاد کیا۔ اس کے بعد اونٹ قربانی کئے۔

(درمنثور سیوطی انوار القرآن)

۵۵۔ تاریخ بلاذری میں ہے کہ جب یزید پلید ملعون نے سیدنا امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا تو عبداللہ بن عمر نے یزید کو خط لکھا اسے یزید تنجھ کو امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنا نہ چاہیے تھا۔ یزید پلید نے جواب دیا اے ابن عمر میں تو بنی بنائی گئی پر بیٹھ گیا ہوں۔ امام حسین تو اسی دن قتل ہو چکا تھا جس دن تیرے باپ عمر نے خلافت رسول پر قبضہ جمایا تھا۔ پس تیرا قتل امام حسین میں مجھ کو ملزم گردانا دراصل عمر ابن خطاب کو ملزم بنانا ہے۔

کرو سٹھ سوال از دانا کہ بگوشتہ شد حسین کجا
گفت اندر سقیفہ اش کشتند بہر دیناے جیفہ اش کشتند
۵۶۔ حضرت عمر نے اذان میں حی علی خیر العمل کہے جانے کی ممانعت کر دی (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص ۲۸۰ سطر ۱۸) و شرح مقاصد

۵۷۔ حضرت عمر نے اہلبیت رسالت صلعم کا حصہ خمس بند کر دیا۔ (ابوداؤد۔ زاد المعاد و منشور۔ دارمی)

۵۸۔ حضرت عمر کھڑے ہو کر شباب کیا کرتے تھے۔ جب پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ کھڑے ہو کر شباب کرنے سے دیر محفوظ رہتی ہے (کنز العمال جلد پنجم کتاب الطہارۃ ص ۲۶۰ حاشیہ بخاری مترجم مطبع احمدی۔ کتاب الوضو۔ پ ص ۱۸۹)

۵۹۔ حضرت عمر نے جان کنڈنی موت کی وقت بہت ہی جرع فزع کی حضرت ابن عباسؓ نے انکو صبر کرنے کو فرمایا۔ حضرت عمر نے کہا تم جو میری بیماری دیکھتے ہو وہ تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑا لوں گا (زمیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب المناقب باب مناقب عمر پارہ ۱۲ ص ۸۹)

نوٹ۔ یاد رکھو کہ مومن خالص اور کامل اور درست خدا اور خلیفہ رسول صلعم کو عذاب نہیں ہوتا۔ مومن کامل وارث جنت قرار دیا گیا ہے ان اولیاء اللہ لا خوف

علیہم ولاہم یحز لون کا فرمان گواہ ہے۔

۴۰۔ حضرت ابو بکر نے لا جواب ہو کر جناب سیدہ معصومہ طاہرہ کو ایک پروانہ واگذاشت
بانع فسک تحریر کر دیا تھا۔ مگر علماء سنی کہتے ہیں۔ کہ عمر ابن الخطاب نے اس
کو لیکر کچھری میں پھاڑ ڈالا اور خلیفہ صاحب ابو بکر کو ڈانٹ بتائے کہ آپ مسکینوں
کو کیا دو گے۔ تمام عرب تم سے لڑنے کو تیار ہیں۔ تذکرہ خواص الامہ سبط ابن
جوزی سیرۃ اہلبیہ جلد سوم ص ۳۹۱۔

۴۱۔ حضرت عمر نے نماز جمع بین الصلوٰتین کو اپنے زمانہ خلافت میں ناجائز قرار دیا
(الفاروق شہابی) حالانکہ یہ جناب رسول اللہ صلمم حضراور سفر میں دو نمازیں بلا غلہ
جمع کرنے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی راہ العلم ترجمہ
صحیح مسلم صدیقی ص ۵۲۷۔ باب جواز الجمع بین الصلوٰتین فی السفر بخاری کتاب
مواقیات الصلوٰۃ ص ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴۔

۴۲۔ بیعت رضوان { حضرت عمر نے حدیبیہ میں رخت کیر کے نیچے جناب
سرور عالم صلمم سے جو جہاد فی سبیل اللہ کیا اسے بیعت

کی تھی وہ توڑ دی گستاخانہ کلام کی۔ بنو ت پر شک کیا اور اس کے بعد جنگ
خیبر جنگ ینین۔ سریہ وادی الرمل سے فرار کیا۔ ثابت قدم نہ رہے اس لئے
بیعت رضوان کی بشارت سے خارج ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ان
الذین یبایعونہ انما یبایعون اللہ۔ سید اللہ فوق ایدیہم۔ فمن نکث
فانما ینکث علی نفسه ومن اوفی بما عہد علیہ اللہ فیو تیبہ اجرہ
عظیم اپنی فتح، اے پیغمبر جو لوگ صلح حدیبیہ کی وقت تمہارے ہاتھ پر لڑنے مرنے
کی بیعت کر رہے ہیں وہ تم سے نہیں۔ بلکہ خدا ہی سے بیعت کر رہے ہیں تمہارا
نہیں۔ بلکہ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ جو ایسا پکا قول و قرار کے پیچھے
اس کو توڑ دیکھا۔ تو توڑنے کا وبال خود اسی پر پڑے گا اور جو اس عہد کو پورا کرتا رہے گا
جو اس نے خدا کے ساتھ کر لیا ہے۔ تو عنقریب خدا اس کو بڑا اجر دے گا۔

ب۔ اصحاب النبی صلعم نے جناب رسالت صلم سے حدیبیہ کے مقام پر لکیر کے درخت کے نیچے موت پر بیعت کی تھی (دیکھو تیسرے بار می ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور پٹ۔ کتاب المغازی ص ۱۱۱)۔

نوٹ۔ لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة الى اخره میں اللہ تعالیٰ نے صرف مومنین سے اپنی رضامندی ظاہر کی ہے یہ نہیں فرمایا کہ خدا ان لوگوں سے راضی ہوا۔ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔ بلکہ یہ فرمایا کہ خدا مومنین سے راضی ہو معلوم ہوا کہ بیعت کرنے والے سب مومنین تھے۔ بلکہ انہیں بعضے منافقین اور بعضے ضعیف ایمان بھی تھے۔ اس واسطے مومنین کو رضامندی سے حاصل کیا اور بیعت میں شرط تھی۔ کہ جہادوں میں سے نہ بھاگیں گے اور موت پر بیعت تھی مگر اس بیعت کے بعد جو لوگ حنین میں ہوازن والوں اور جنگ خیبر میں یہودیوں اور سرہذاذات السلاسل سے بھاگے۔ انہوں نے بیعت کی شرط کو پورا نہ کیا۔ پس معلوم ہوا وہ مومن نہ تھے اور خدا نے راضی نہیں ہوا اور جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور خیبر کی نازل کی وہ لوگ ہیں جو بیعت ضواں کے بعد ہر ایک معرکہ ہر ایک جنگ و ہر ایک میدان میں ثابت قدم رہے اور جناب رسول اللہ صلم کو اکیلا چھوڑ کر میدان سے نہیں بھاگے۔ وہ وہ لوگ ہیں۔ جن کی قوت بازو سے جنگ حنین فتح ہوئی اور فتح خیبر اکھاڑا گیا۔ وہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وثابہم فتحاً قریباً کی بشارت اس بیعت کے عوض اور ثواب میں عنایت فرمائی اور وہ فتح خیبر کی ہے اس پیشین گوئی کے مطابق جناب رسول اللہ صلم نے فرمایا تھا۔ کہ میں کل تھنڈا اس کو دوں گا جو کدرا غیر فرار ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تھنڈا خیبر اس کے ہاتھ پر فتح کرائے گا۔ ہو وہ کون غازی لا اور جنگ بہادر جناب حمیدہ مضر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پس جو لوگ جنگ حنین اور جنگ خیبر سے بھاگ گئے انہوں نے بیعت ضواں کو توڑا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلم سے

منہ موڑا۔ اسے اللہ تعالیٰ ہرگز راضی نہیں ہوا اور نہ وہ اس بیعت کی فضیلت کے مستحق ہیں۔ اور نہ ان کے لئے سیکھنے کا نزول ہو سکتا ہے اور نہ رضا مندی خدا تعالیٰ سے انکو حصہ مل سکتا ہے پس جن کو فتح خیبر نصیب نہیں ہوئی وہ بیعت رضواں میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے۔ آپ اہلسنت و الجماعت کی تمام کتب سیر و تاریخ کی پڑھ لیں اور غور سے دیکھیں تو آپ کو جنگ حنین و جنگ خیبر میں حضرات اصحاب شہداء کا پتہ نہ ملے گا۔ اگر ملے گا تو یہ کہ جنگ حنین میں آپ حضرات بھاگے جا رہے ہیں اور جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت عباسؓ آواز دے رہے ہیں۔ یا اصحاب السمر کو یا اصحاب الشجرة۔ اسے درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کو کیا ہو گیا اپنے نبیؐ کو اکیلا چھوڑے جاتے ہو، جنگ خیبر میں حضرات سچین و دودھ لگے اور دونوں فوج شکست کھا کر واپس ہوئے۔ مگر انوس ہے کہ آپ کے مریدوں سنیوں نے آپ کو افضل الناس اور صدیق اور فاروق کا خطاب دیدیا۔

واللہ سب سے سابق الايمان ہیں علیؑ ثابت ہوا مقرب دیان ہیں علیؑ
سابق لبوئے حق جو امیر عرب ہوا صدیق بھی علیؑ ولی کا لقب ہوا
کی مرتبے نے پہلے ہی تصدیق مصطفیٰ صدیق کا لقب ہے انیس کے لئے بجا
فاروق بھی علیؑ ہیں نہیں اس میں کچھ کلام تصدیق اس کی کرتے ہیں خود سید الانام

۶۳۔ عمر کا لقب فاروق بنا دیا ہے

ملا ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہودیوں کا دیا ہوا ہے۔ کتاب وفات الاحباب جلد دوم ص ۶۵ مطبع تنخ بہادر امین آباد میں ہے ”محمد بن سعد کا تب اقدی از زہری روایت کر وہ کہ گفت ہمارے سیدؐ کہ اہل کتاب اول ویر فاروق خواندند و مسلمان متابعیت ایشاں کر وند۔ و از پیغمبرؐ دریں باب بما چیزے نرسید انتہی بلفظہ۔ پس اہلسنت میں جو احادیث لقب فاروق کی واسطے ہیں وہ سب معاً وہ شاہیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ چونکہ فاروق

کا لقب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کو عطا کیا تھا۔ معاویہؓ شاہی سینوں نے بغض و عداوت جناب علی المرتضیٰؓ میں وہ لقب حضرت عمرؓ کے نام کیساتھ چسپان کر دیا۔ ورنہ حضرت عمرؓ نے زمانہ نبوت میں کوئی ایسی خدمت اسلامی نہیں کی تھی۔ کہ وہ اس لقب سے ملقب ہوتے۔

۶۴۔ دراصل یہ لقب تصویبی ہے

۱۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علی وہ شخص ہے جو

مجھ پر سب سے پہلے ایمان لایا ہے اور یہ وہ ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے روز مجھ سے ملیگا اور یہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے حق اور باطل میں فرق کر نیوالا ہے اور یہ مومنوں کا امیر ہے اور مال منافقوں کا امیر ہوتا ہے روکھیو کتاب سنی منتخب کنز العمال حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل جلد پنجم ص ۳۳ و ارجح المطالب باب ص ۲۲ حضرت ابوذر غفاری صدیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سے فرماتے تھے کہ تم صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہو کہ تم حق اور باطل میں فرق کرو گے ارجح المطالب باب اول ص ۲۲

نتیجہ ۱۔ اہلسنت کی کتب معتبرہ سے حالات حضرت عمرؓ چھتے ہوئے ثابت ہوا کہ جناب خلافت امابیت کے حق میں زیادہ سخت تھے۔ اور جو کچھ مصائب و تکالیف اولاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش آئے انکا بنیادی پتھر حضرت عمرؓ نے رکھا۔ سنی مسلمانوں انصاف کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخی سے پیش آنیوالے ہر ایک جنگ سے بھاگنے والے و صیائے نبوی سے انکار کرنے والے۔ شریعت میں بدعت جاری کر نیوالے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو آگ لگا نیوالے۔ حضرت عمرؓ بھی افضل الناس بعد النبی خلیفہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور قطعی بہشتی ہو سکتے ہیں۔ غور کرواہ

باب چہارم

آئینہ ایمان عثمان

مذہب سنی حضرت عثمان کو افضل الناس اور خلیفہ رسول مقبول مان کر انکی سخت تہنیتیں دیتا ہے۔ مذہب سنی میں ہے کہ حضرت عثمان جنگ بہادر نہ تھے۔ وہ استرباب پرور اور مخالف کتاب اللہ و سنت تھے۔ سنو!

حضرت عثمان جنگ بدر میں شامل نہ ہو سکے اور
جنگ احد سے بھاگ گئے (ملاحظہ ہو صحیح بخاری)

مترجم پ ۱ ص ۱۱ اور بقول روضۃ الصفا جلد دوم ص ۹ جنگ احد سے بھاگ کر تیسرے
روز جناب سالتاب صلعم کے سامنے آئے۔

تاریخ حبیب السیر جلد دوم۔ مدارج النبوة جلد دوم ص ۱۴۸۔ تفسیر کبیر جلد سوم ص ۴۷ طبری
جلد سوم ص ۲۱۔ ازالۃ الخفا مقصد اول ص ۴۸۔ تفسیر درمنثور جلد دوم ص ۸۹۔ استیعاب
جلد دوم ص ۳۰۷

نوٹ۔ حضرت عثمان کی شجاعت و بہادری غزوات النبی صلعم میں جنگ احد کے بعد نہیں
دیکھی گئی۔

۲۔ وصال کے پہرے
حضرت خلیفہ رازدار رسول صلعم نے فرمایا کہ جب دجال

ملعون نکلیگا عثمان کے دوستدار لوگ اسکی پیروی
کریں گے (میزان الاعتدال ذہبی جلد اول حرف الزاد ص ۳۶۵ نمبر ۲۹۷۹۔ عن
خدیفۃ ان خرج الدجال تبعہ من کان یحب عثمان۔

۳۔ حیا عثمانی { حضرت عثمان نے اسی شب میں جس میں حضرت ام کلثوم نے انتقال فرمایا۔ ایک لوندی سے صحبت کی تھی۔ آنحضرت صلعم کو انکایہ کام پسند نہ آیا۔ آپ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات کو عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ قبر میں اترے ابو طلحہ اترے (صحیح بخاری مترجم کتاب الجنائز مٹ پٹ سطر ۷ و ۸ مدہ حاشیہ)

۴۔ اقربا پروری { ۲۵ھ میں حضرت عثمان نے سعد بن وقاص صحابی کو کوفہ سے معزول کر کے ولید بن عقبہ بن معیط صحابی کو (جو والدہ کی طرف سے رشتہ میں آپ کے بھائی ہوتے تھے) وہاں کا حاکم کر کے بھیجا اسی پر سب سے پہلا الزام حضرت عثمان پر قائم کیا گیا۔ کہ آپ اپنے عزیزوں کی پرورش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ولید نے نشہ میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور مقتدیوں سے کہا۔ اگر کہو تو اور پڑھاؤں۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۸۲ مطبع صدیقی لاہور۔)

۵۔ ۲۵ھ میں عثمان نے حضرت عمرو بن عاص کو مصر سے معزول کر کے ان کی جگہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح (مزدکاتب وحی اور رضاعی برادر عثمان) کو بھیجا (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۸۲ صدیقی) ۶۔ حضرت عثمان نے چھ سال کے بعد اپنی اعزاء و استباز کو عامل بنانا شروع کیا اور مروان ملعون کو ملک فریقہ کا خمس معاف کر دیا اور اپنے اقرباء کو بہت سا مال دے ڈالا (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۸۲)

۷۔ اولیات عثمان { سب سے پہلے آپ ہی نے لوگوں کی جاگیریں مقرر کیں اور جانوروں کے لئے چبڑا گاہیں چھوڑیں تبکیر میں آواز دھیمی کی مسجد میں خوشبو جلوائی۔ جمعہ میں اذان اول کا حکم دیا۔ موزنوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔ آپ نے سب سے پہلے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا۔ لوگوں کو خود زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا (حضرت ابوبکر نے تو خود زکوٰۃ نکالتے)

والوں کو مرتد قرار دیکر قتل کر دیا تھا۔ صابر پوسیس مقرر کی۔ حضرت عمر کی حالت دیکھ کر سجد میں اپنے لئے گوشہ بنوایا۔ سب سے پہلے آپ ہی کی خلافت پر عیب چینی ہوئی اور آپ کے انتخاب پر ایک نے دوسرے کو مہتمم کیا۔ تمام مسلمانوں کو ایک قرائت پر متفق کیا (قرائت سبعہ قرآنی کو مٹا دیا) تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور ص ۴۹

۸۔ ۲۲ھ میں حضرت عثمان کی تکبیر جاری ہوئی۔ حج کو نہ جاسکے (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۱۸۳) جناب رسول اکرم صلعم کی یہ پیشینگوئی پوری ہوئی۔ کہ میرے ممبر پر بنی امیہ کا ایک جابر بٹھیکے گا۔ اس کی تکبیر جاری ہوگی (تاریخ اسلام جلد سوم ص ۱۲۷) ۹۔ ولید بن عقبہ صحابی شہابی گورنر کوفہ عامل عثمان کو جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے حد شرب میں چالیں کوڑے لگائے صحیح بخاری مترجم پٹ ۲۳ مطبع محمدی

۱۰۔ انہ لقیہ کے ۲۵ لاکھ دنیا کا خمس اور مال غنیمت کا خمس حضرت عثمان نے ۵ لاکھ دنیا پر اپنے چچا زاد بھائی مروان بن الحکم کے لئے دے دیا۔ درگاہ رسول مقبول صلعم کے حوالہ کر دیا حضرت عثمان نے اس میں سے ایک لاکھ دنیا مروان کو دیدیئے (تاریخ اسلام دہلوی جلد سوم ص ۱۲۷) تاریخ الاسلام عباسی ص ۲۶۲۔ مل و نخل جلد ۵ حیوۃ النبیون جلد ۱ ص ۱۰۰۔ ابوالفداء جلد ۱ ص ۱۰۰۔ سیرۃ النبی ص ۴۲۸

۱۱۔ مخالف کتاب اللہ حضرت عثمان نے تمتع اور قرآن حج سے منع کیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے یہ دیکھ

کر یوں احسوس باندھا۔ بسیک سحۃ و عمر یعنی قرآن کما اور فرمانے لگے۔ میں آنحضرت صلعم کی حدیث کو کسی کے قول سے نہیں چھوڑ سکتا۔ صحیح بخاری پٹ ص ۶۹۔ کتاب المناکب مطبع احمدی لاہور۔ صحیح مسلم مترجم کتاب الحج باب جواز

التمتع ص ۱۲۵۹

۱۲۔ جبہ کے دن دوسری اذان دینے کا حکم حضرت عثمان نے دیا۔ صحیح بخاری مترجم

پ۔ کتاب الحجہ ص ۳۱

۱۳۔ حضرت عثمان نے لوگوں کی کثرت کے باعث جمعہ کے دن تیسری اذان بڑھائی

(صحیح بخاری پ ۳ مطبع احمدی لاہور)

۱۴۔ حضرت عثمان نے برخلاف سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں قصر نہ کیا۔ لوگوں نے یہ حال حضرت عبداللہ بن مسعود سے بیان کیا انہوں نے انا اللہ کہا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی کاش ان خلاف سنت چار رکعتوں کے بدل سنت کے موافق مجھ کو دو مقبول رکعتیں ملیں (صحیح بخاری مترجم پارہ ۴ ص ۲۰۰ باب الصلوۃ المنیٰ۔ مطبع احمدی لاہور)

۱۵۔ ایداء صحابہ { حضرت ابوذر صدیق غفاریؓ جیسے زاہد و عابد صحابی کو شام سے ایک ننگی چھڑ کے اونٹ پر بٹھوا کر مدینہ میں بلوایا اور ایداء جنگل

کی طرف جلا وطن کر دیا جو مدینہ منورہ سے تین منزل پر ہے حضرت ابوذر غفاریؓ نے ۳۲ھ میں تنہائی میں وفات پائی (تاریخ اسلام جلد سوم ص ۱۳۱ تطہیر الجنان حاشیہ صواعق محرقة عربی ص ۱۵۶ صحیح بخاری پ ۳ مطبع احمدی لاہور سیرۃ المحمدیہ ص ۲۶۸ تاریخ خمس جلد دوم ص ۲۶۹)

۱۶۔ حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحابی فتاری و حافظ القرآن مسجد مدینہ منورہ سے نکال دیا اور حکم دیا کہ قرآن ابن مسعود کو جلا دو اور ابن مسعود کے مال کو ترق کر کے سرکاری خزانہ میں ڈال دیا۔ مگر ابن مسعود نے اپنا مرتبہ قرآن جلا دیا اور نہ حضرت عثمان کے حوالہ کیا (تاریخ خمس دیار بکری مصری۔ ص ۲۰۰ صحیح مسلم مفصل دیکھو انوار القرآن)

۱۷۔ حضرت عثمان نے منیٰ کو ایام حج میں خیمہ گاہ بنایا حسب دستور ایام جاہلیت ترک و ختم سے دعوتیں دیں اور لوگوں کے چھڑ پر کوزے مارے (تاریخ اسلام جلد سوم باب چہارم ص ۱۴۲)

۱۸۔ مروان ابن الحکم ملعون جو حضرت عثمان کا چچا زاد بھائی تھا اور اس کو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شیخین نے مدینہ منورہ سے جلا وطن کر دیا تھا۔ حضرت عثمان نے برخلاف سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و سیرۃ شہین اس کو واپس مدینہ میں بلا کر اپنا وزیر عظیم بنایا۔ سندک کی جاگیر بخش دی اور افریقیہ کا مال خمس حوالہ کر دیا۔ رمل و نخل شہر تانی ص ۱۷۰ جلد اول حیوۃ البحوان جلد اول ص ۱۷۱ تاریخ ابوالفدا جلد اول ص ۱۷۱ تاریخ خمس دیار کبری ص ۲۶۳ جلد دوم۔ روضۃ الصفا جلد دوم تاریخ اسلام جلد سوم ص ۱۷۲۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ المحمدیہ ص ۴۲۸

۱۹۔ بارش کا پانی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب بندگان خدا کی واسطے کارآمد ہے حضرت عثمان نے اس کو اپنے عزیزوں کی واسطے جاری کر دیا اور لوگوں کو محروم کر دیا۔ تاریخ اسلام جلد سوم ص ۱۷۲۔

۲۰۔ حضرت عثمان نے منع کر دیا۔ کہ سمندر میں انکے تجارتی جہازوں کے سوا اور کوئی جہاز نہ چلے۔ تاریخ اسلام جلد سوم ص ۱۷۲۔

۲۱۔ حضرت عثمان نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو غلاموں سے اس قدر پوچھا کہ آپ کو فتن کی بیماری لاحق ہو گئی۔ کثیر العمال۔ شرح تجرید۔ نہایہ ابن اثیر۔ استیعاب تاریخ اسلام۔ تاریخ اعظم کوئی و حمیس ص ۲۷۱ ذہبی۔ تاریخ خمس ص ۱۷۱ جلد ۲

۲۲۔ حضرت علی علیہ السلام اکثر حضرت عثمان کو خلاف شریعت امور سے روکتے تھے مگر عثمان صاحب بجائے نصیحت پانے کے اللہ حضرت علی کے درپے آزار رہتے (ازالۃ الخفا اردو جلد سوم ص ۱۷۲)

۲۳۔ کتاب الامتہ و السیاسة ص ۳ پر ہے صحابہ کرام نے اہل مصر کو ایک خط لکھا یہ خط مجاہدین اولین اور بقیۃ الثوری کی طرف سے ہے ان صحابیوں اور تابعیوں کی طرف سے جو مصوب ہیں۔ او خلافت رسول کو بچاؤ۔ کیونکہ کتاب خدا بھول گئی ہے سنت رسول مقبول بدل گئی ہے۔ جو بقیۃ اصحاب اور تابعین ہمارا خط پڑھیں۔ انکو ہم خدا کی قسم دیتے ہیں کہ جلد آئیں اور حق

ہمارے لئے لیں۔

نوٹ۔ پس اہانت کی کتابوں سے صاف ثابت ہو گیا کہ حضرت عثمان نے
علیفہ ہو کر بہت بے اعتدالی کی دین محمدی صلعم کو بدل ڈالا اور اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسول مقبول صلعم کی مخالفت کی۔ مگر سنیوں نے انکو فضل اناس اور علیفہ رسول
صلعم بنا دیا۔

حضرت عثمان کا قرآن جلانا

حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت

انصاری وغیرہ کو فرمایا کہ اگر قرأت میں

اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے مطابق لکھنا۔ اس لئے کہ قرآن انہی کے
محاورے پر اترا ہے۔ نیز انہوں نے ایسا ہی کیا جب مصحفوں کو طیار کر چکے۔ تو
حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کا مصحف تو انکے پاس واپس کر دیا اور ان
مصحفوں میں سے ایک ایک مصحف ہر ایک ملک میں بجاوایا۔ اس کے سوا
جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا ان
سب کو جلا دینے کا حکم دیا (ملاحظہ ہو تیسرے الباری ترجمہ صحیح بخاری بارہ بیواں
کتاب فضائل القرآن۔ باب جمع القرآن ص ۱۲۳ مطبع احمدی لاہور)
نوٹ۔ مفصل تحریف القرآن کی بابت دیکھو میرا رسالہ انوار القرآن جو قیامت
تک جواب کتاب ہے)

۲۵۔ بی بی عائشہ کا فتوے

استیعاب بن عبد البر کی تاریخ و آدمی
انسان العیون۔ تذکرہ خواص الامم۔

حبیب السیر کتب اہلسنت و الجماعت میں ہے جب حضرت عثمان کے تمام
فتاویٰ کو جلا دیا۔ تو بی بی عائشہ نے لڑائی نہیں اٹھائی اور اہل المصنف
قرآن کے جلائیوں کو قتل کرو۔ لعن اللہ لعنہ۔ قتل اللہ لعنہ
اقتلوا لعنہ۔ یعنی عثمان، لعن اللہ لعنہ۔ قتل اللہ لعنہ
کرے اور قتل کرے اس نے کفر کیا روضۃ الاحباب جلد سوم ص ۱۱۲ ابن ابی

ب۔ روضۃ الاحباب جلد سوم ص ۱۵۱ پر ہے کہ جب لوگوں نے حضرت عثمان کی شکایتیں حضرت عائشہ کے پاس کیں۔ بالجملہ بعضے ازین امور مذکورہ عامل و باعث شد۔ مرعائشہ را کہ در شان عثمان گفت لعن الله لعنًا لًا عثمان فقتل یهودی پر لعنت کرے و قتل لعنًا الخ

ج۔ کتاب مجمع البحار گجراتی جلد دوم ص ۱۶۲۔ نہایہ ابن اثیر حذری باب نون مع العین الجزوالرابع مطبوعہ مصر ص ۱۶۱ سطر ۴۔ النعل کے لفظ میں لکھا ہے۔ حضرت عثمان کے دشمن آپ کو نعل سے تشبیہ دیکر پکارتے تھے۔ جو ایک شخص مصر سے لمبی دائرہ والی اور کھانسی کے نعل کے معنی بڑھا ہو قوت کے ہیں اور ضیاع نے کہا کہ بی بی عائشہ حضرت عثمان کو جب غصہ ہوئیں اور مکہ شریف جانے لگیں تو نعل نے کہا اقتلوا لعنًا قتل الله لعنًا یعنی عثمان کو قتل کر ڈالو۔ نعل یعنی عثمان کو قتل کرے روضۃ الاحباب جلد سوم ص ۱۶۱ مطبوعہ بیخ بہار میں آباد

د۔ ستاموس فصل نون نعل میں اس کے معنی بڑھے۔ ہو قوت ہیں مدینہ میں ایک یہودی تھا سوہ شخص لمبی دائرہ والی تھا۔ جب حضرت عثمان کو گالی دیکھتی تو اس نعل یہودی سے نسبت دی جاتی ہے۔

۴۔ النقصہ عائشہ تاو مدینہ بود در شان عثمان گفت قتل الله لعنًا ولعن الله لعنًا روضۃ الاحباب جلد سوم ص ۱۶۱۔

و۔ تاریخ عثمان کو فی مطبوعہ یوسفی دہلی ص ۱۵۳ پر ہے ام المومنین عائشہ بھی اس رو پر کہ جو سے جو انکو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے مقرر کر رکھا تھا اور اب حضرت عثمان نے اس کی ادائے کی میں تساہل اختیار کر لیا تھا۔ رنجیدہ حاضر تھیں۔ اس وقت قوم کو قتل عثمان پر آمادہ دیکھ لیا۔ کہا کہ اسے عثمان تو نے بیت المال کو اپنا ہی مال سمجھ لیا ہے۔ امت رسول صلعم کو تکلیف اور مصیبت کے حوالہ کر دیا ہے اپنے آپ کو اور اپنے رشتہ داروں کو مسلمانوں کے مال میں ذیل کر دیا ہے

اور ہر ایک شخص کو ملکی انتظام دے رکھا ہے اللہ تعالیٰ تم کو آسمانی نعمتوں سے بے نصیب اور زمین کی برکتوں سے محروم کرے اگر اتنی بات بھی نہ ہوتی۔ کہ تم مسلمان سیٹ رکھتے ہو۔ اور پینچ وقت نماز ادا کرتے ہو۔ تو تمہیں اس طرح ذبح کر دیا ہوتا جس طرح اونٹ ذبح کرنے میں۔ غرض بی بی عائشہ نے قتل حضرت عثمان میں بڑی کوشش کی اور فرمایا کرتی تھیں۔ اب تک تو حضرت مصطفیٰ صلعم کا کفن بھی سیدانہیں ہوا۔ عثمان نے انکی شریعت کو کنہ کر دیا ہے۔ لوگو اس بڑھے ساحر کو مار ڈالو۔ خدا سے مارے۔ الخ

ز۔ بی بی عائشہ ہمیشہ حضرت عثمان کو جناب رسول اکرم صلعم کا فیض اور بال مبارک نکال کر دکھاتی اور سناتی کہ ابھی تک تو یہ نہیں بدلے اور تم نے دین محمدی صلعم کو بدل ڈالا تاہنچ ابوالفدا جلد اول ص ۱۸۱

ح۔ لوگو اہل مدینہ! نے کہا کہ عبداللہ یہودی اور عثمان کو قتل کرو ورنہ مذی جلد دوم باب مناقب عبداللہ بن سلام۔

۲۶۔ قتل عثمان حضرت عثمان اپنی خلافت کے پچھلے چھ برسوں میں اپنے

چچا کی اولاد پر مہربان ہوئے اور انکو عامل کرنا شروع کر دیا چنانچہ عبداللہ بن ابوسرح (مرتد کاتب ح) کو مصر کا حاکم مقرر کیا۔ لیکن اسکو وٹاں دوہی برس ہوئے تھے کہ اہل مصر انکی شکایت کرنے دارا الخلافہ میں آئے اس سے پہلے عبداللہ بن مسعود حضرت ابوذر غفاری۔ حضرت عمار بن یاسر کے معاملات میں بنو ہذیل۔ بنو زہرہ اور انکے اخلاف کو حضرت عثمان سے شکایت پیدا ہو چکی تھی اہل مصر کی شکایت نے اور بھی بارود کا کام کیا۔ بی بی عائشہ نے آپ سے کہا بھیا۔ کہ صحابہ آپ سے چلو رہے ہیں۔ کہ آپ اپنے عامل کو موقوف کریں۔ مگر باوجود اس کے کہ اس پر قتل کے الزام لگائے گئے ہیں۔ آپ اس کو معزول کرنے سے انکار کرتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے آپ کو چاہیے اسکو سزا دیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی آپ سے کہا کہ یہ لوگ عامل پر

خن کا دعوے کرتے ہیں اور صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن مسرح کی جگہ دوسرا آدمی مقرر کر دیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اس کو معزول کریں۔ اگر بعد تحقیقات ان کا دعوے صحیح ہو تو انصاف کریں۔ آخر حضرت محمد بن ابوبکر عالم مصر مقرر ہوئے۔ بہت سے مہاجرین اور انصار بھی انکے ہمراہ گئے۔ جب یہ تباہ کن تیسری منزل پر پہنچا تو قحطی سے حضرت عثمان کا حبشی غلام نہایت تیری کیساتھ اپنی ساندنی کو اڑائے لئے جاتا تھا۔ اس کو پکڑا اور تلاشی لی تو مشکیزہ سے ایک خط نکلا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔

جب محمد بن ابوبکر اور فلاں اشخاص ہاں پہنچیں تو انکو کسی جیلہ سے قتل کر ڈال اور انکے فرمان تقرر کو باطل سمجھ اور تباہیت شانی اپنی حکومت پر قائم رہ اور جو کچھ تیری شکایتیں لے کر یہاں آئے تھے انکو بھی قتل کر دے۔

یہ خط پڑھ کر سب دنگ رہ گئے ہیں سے مدینہ شریف لوٹ جانا کا قصد کر لیا۔ مگر پینچا حضرت طلحہ زبیر حضرت علی۔ حضرت سعد اور دیگر صحابہ کو جمع کیا خط دکھلایا سب کو غصہ آیا۔ حضرت ابن مسعود حضرت ابوذر اور حضرت عمار کے معاملات یاد کر کے یہ آگ اور بھڑک اٹھی۔ لوگوں نے حضرت عثمان کا مکان محصور کیا۔ پانی کا اندر جانا بند کیا حضرت عثمان نے دیوار سے جھانک کر پوچھا کہ یہاں علی بھی ہیں لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی اتنا کام کرے کہ حضرت علی کو اس حالت سے خبر دے اور ہم پیاسوں کو پانی ملا دے۔ چنانچہ حضرت علی علیہ السلام کو خبر دی گئی آپ نے فوراً تین اٹھتیرے پانی کے آگے یہاں بھیج دیئے۔ پھر حضرت علی علیہ السلام کو اطلاع ملی کہ اگر مروان شیطان سپرد نہ کیا گیا تو حضرت عثمان ضرور قتل ہو جائیں گے آپ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو حکم دیا کہ تم تلواریں لئے ہوئے حضرت عثمان کے دروازے پر کھڑے رہو اور کسی کو اندر نہ گھسنے دو حضرت محمد بن ابوبکر نے یہ دیکھ کر تیر چلانے شروع کئے۔ یہاں تک کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے بھی خون بہنے لگا۔ محمد بن طلحہ اور حضرت علیؑ کے

غلام قنبر نے بھی زخم کھایا۔ محمد بن ابوبکر اور اس کے دوسرے ساتھی مکان کے پیچھے سے چسپڑے حضرت عثمان تک پہنچ گئے اور حضرت عثمان کی دائرہ صی پکڑ لی۔ اور اپنے فرمایا کہ اگر تیرا پ مجھ کو اس حالت میں دیکھتا تو کیا کنا یہ سنتے ہی محمد بن ابوبکر کا ماتھ دھیدا پڑ گیا۔ اتنے میں دو دنوں آدمی آگئے اور حضرت عثمان کو بھینٹے اور آپ کو قتل کر کے اسی راستہ سے بھاگ گئے۔ حضرت عثمان کی زوجہ کو تھے چسپڑے ہارے آواز بلند کیا کہ امیر المومنین قتل کر دیئے گئے۔ لوگ دو پڑے حضرت عثمان وسط ایام تشرین ۳۵ھ میں قتل ہوئے آپ کو شب شنبہ ماہین مغرب عشا حش کوکب میں دفن کیا گیا (خلاصہ تاریخ الخلفاء سیوطی از ص ۸۴ تا ۸۵ مطبع صدیقی لاہور۔ روضۃ الاحباب جلد دوم ص ۲۸ تا ۲۹ مطبوعہ تیغ بہادر امین آباد۔)

مدفن عثمان { عشا حش کوکب میں آپ کو دفن کیا گیا (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۸۴ تا ۸۵ صدیقی لاہور)

ب۔ حضرت عثمان کی لاش تین دن تک کھلی پڑی رہی اور بغیر غسل اور بغیر حنارہ کے دفن کی گئی (۱) شنگلین ارونک حصہ دوم حالات حضرت عثمان ص ۱۶۵۔ انگریزی) ج۔ حضرت عثمان جنت البقیع سے باہر حش کوکب میں دفن ہوئے۔ حش کوکب پٹانہ پھرنے کی جگہ تھی جس کے قریب یہودیوں کا گورستان تھا روضۃ الاحباب جلد دوم ص ۲۹۵ جمع البحار ص ۲۷۔

۵۔ حش کوکب جنت البقیع سے باہر ایک جگہ تھی کہ لوگ وہاں اپنے مردے دفن کرنا پسند نہ کرتے تھے (جذب القلوب الی دیار المحبوب شیخ عبدالحق دہلوی مطبع نزل کشور ص ۱۶۵)۔

۶۔ حضرت عثمان کی نعش ایک گھوڑے۔ اروڑی پر ڈال دیا گیا۔ جہاں نعش تین دن رات بے گور و کفن پڑی رہی ایک کتا نعش کی ایک ٹانگ کھا گیا۔ آخر کار حش کوکب یہودیوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ معاویہ نے اپنی زمانہ

خلافت میں اس کو جنت البقیع سے ملا دیا (ملاحظہ ہو تاریخ اعظم کوئی سنی۔ کتب العمال
استیعاب۔ تاریخ خمس جلد دوم ص ۲۶۵۔

و۔ کتاب الامتہ ولسیاتہ ص ۲ پر ہے کہ چند آدمیوں نے حضرت عثمان کی لاش اٹھائی
انکا سر طق طق کرنا تھا۔ اس کو جنازہ گاہ میں رکھا تو انصاری کھڑے ہو گئے
وہاں سے لاش اٹھوا دی اور بقیع میں لے گئے توحیدہ انصاری نے کہا نہ بخدا تم
اسے بقیع رسول صلعم میں دفن نہ کر سکو گے اور نہ ہم تم کو پھوڑیں گے کہ اس پر نماز
پڑھو۔ وہاں سے بھی اٹکے۔ بیان تک کہ حش کو کب میں آئے اور ایک گڑھا
کھودا لاش کو اس میں ڈال دیا۔ روضۃ الاحباب جلد دوم ص ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ امین آبادی
ز۔ مجمع البحار لغت حدیث اہلسنت ص ۲ پر ہے خوش سے مراد پاخانہ ہے واحد
حش ہے۔ کیونکہ عرب کے اکثر باغوں میں پاخانہ پھرتے تھے اور حدیث عثمان
میں ہے کہ حضرت عثمان حش کو کب میں دفن ہوئے اور وہ ظاہر مدینہ میں بقیع کے
باہر ایک باغ تھا اور کو کب اس شخص کا نام تھا جس کا وہ پاخانہ تھا انتہا۔
فرمائیے جناب حضرت عثمان کو روضہ رسول مقبول میں کیوں جا نہ لی اور نہ بیٹے
کہ جن صحابہ نے حضرت عثمان کو قتل کیا وہ مسلمان تھے یا کافر؟
پس حضرت عثمان کے اصلی حالات انکے اعمال اور انکی بدعات احداث سے صاف
ثابت ہوا کہ وہ بموجب کتب سنیہ ہر گز خلیفہ رسول مقبول صلعم نہ تھے اور نہ ہی وہ
قطعی ہستی تھے۔ ہاں وہ مسلمان تھے۔

فصل ادا حضرت اصحاب ثلاثہ وراحد حوض کی مطابقت

منز ناظرین۔ مومنین باتمکین اور سنی مسالین آپ حضرت ابوبکر و حضرت عمر و
حضرت عثمان کے اصلی واقعات اور احداث اور بدعات کو ان احادیث صحیحہ سے
مطابق کر لیں۔ پھر اپنی رائے متاکم کریں۔

۱۔ پہلی حدیث حوض۔ عن عبد اللہ عن النبی صلعم۔ قال انا اخر حکم

علی الحوض ولیرفعن رجال منکم ثم لیحتلجن دونی فاقول یارب اصحابی
 فیقول انک لاتدری ما احدثوا بعدک فیض الباری شرح صحیح بخاری مطبع
 محمدی لاہور پارہ ستائیسواں ص ۱۰۰ کتاب الحوض ترجمہ عیسیٰ بن مسعود سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمہارا پیشوا اور پیش رہوں۔ حوض کوثر
 پر البتہ میرے سامنے تم میں سے چند لوگ لائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب
 میں جھگوں گا کہ انکو حوض کوثر کا پانی دوں۔ تو پھر وہی لوگ میرے پاس سے
 ہٹائے جاویں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ تو
 حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں۔

۲۔ دوسری حدیث حوض۔ عن انس عن النبی صلعم قال لیرون علی تاس من
 اصحابی الحوض حتی عرفتهم اختلجوا دونی فاقول اصحابی فیقول لاتدری
 ما احدثوا بعدک فیض الباری شرح صحیح بخاری پ ۱۰۰ مطبع محمدی لاہور
 ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آویں گے میرے
 پاس کچھ لوگ میرے اصحاب سے حوض پر یہاں تک کہ میں نے انکو پہچانا۔ میرے
 پاس سے ہٹائے جاویں گے۔ تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ تو فرشتہ
 کہیگا کہ تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں۔

۳۔ تیسری حدیث حوض۔ یہ الفاظ ہیں۔ فاقول انهم منی فیقال انک لاتدری
 ما احدثوا بعدک فاقول سحفا سحفا لمن غیر بعدی فیض الباری شرح
 صحیح بخاری پ ۱۰۰ مطبع محمدی لاہور ترجمہ میں کہوں گا کہ دے مجھے ہیں۔ تو
 حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا بدعتیں نکالیں۔ تو میں کہوں گا
 دوری ہو اس کو جس نے میرے بعد بدعت نکالی۔

۴۔ چوتھی حدیث حوض۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال یرد علی
 یوم القیامۃ رط من اصحابی فیحملون عن الحوض فاقول یارب اصحابی
 فیقول انک لاعلم لک بما احدثوا بعدک انهم ارتدوا علی ادبارہم

القصصی رفیع الباری شرح صحیح بخاری ط ۱۱ مطبع محمدی لاہور۔
اعظم ترجمہ صحیح مسلم صدیقی ض ۴۳۲ (ترجمہ حضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ مجھ پر قیامت
کے دن میرے اصحاب سے ایک جماعت اُرد ہوگی۔ سو وہ حوض کوثر سے ہٹائے
جائیں گے۔ تو میں کہوں گا۔ کہ اے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ تو خدایا فرشتہ
کہیگا۔ کہ تجھ کو معلوم نہیں۔ کہ تیرے بعد انہوں نے کیا نئی راہ نکالی وہ اپنی پشتوں
پر الٹ پلٹ گئے تھے۔

۵۔ پانچویں حدیث حوض۔ ابن مسیب سے روایت ہے۔ کہ حضرت نے فرمایا کہ کچھ
لوگ میرے اصحاب سے حوض پر آویں گے۔ پھر اس سے ہٹائے جاویں گے
تو میں کہوں گا یا رب یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ تو حکم ہوگا۔ کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے
بعد انہوں نے کیا کیا بدتیں نکالیں۔ وہ اپنی پشتوں پر الٹے پلٹ گئے تھے (رفیع
الباری شرح بخاری ط ۱۱ مطبع محمدی لاہور۔ کتاب السحوض۔ مسلم مترجم ض ۴۳۲)
۶۔ چھٹی حدیث حوض۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ جس حالت
میں قیامت کے دن اپنے حوض پر پھڑپھڑ ہوں گا۔ ایک گروہ میرے سامنے آئے گا
یہاں تک کہ جب میں انکو پچاؤں گا۔ تو میرے اور انکے درمیان ایک مرد نکلیگا
تو وہ اسے کہیگا۔ آؤ سو میں کہوں گا۔ کہ انکو کدھر لے جا دیکھا وہ کہے گا۔ خدا کی قسم
دو رخ کی طرف میں کہوں گا۔ انکا کیا حال ہے۔ یعنی اسے کیا قصور ہوا تو وہ مرد
کہے گا کہ یہ لوگ تیرے بعد لٹے اپنی پشتوں پر پلٹ گئے تھے (رفیع الباری
بارہ ستائسواں ض ۱۱)

۷۔ ساتویں حدیث حوض۔ بی بی اسماء سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا
مقرر میں حوض کوثر پر ہوں گا۔ تاکہ دیکھوں تم میں سے جو وارد ہوتا ہے اور چند لوگ
میرے پاس سے ہٹائے جاؤنگے۔ یا میرے پاس آنے سے روکے جاؤنگے
تو میں کہوں گا اے رب یہ لوگ میرے ہیں اور میری امت سے ہیں تو حکم ہوگا کہ
بھلا تجھ کو معلوم ہے۔ جو انہوں نے تیرے بعد عمل کیا پس تم اللہ کی ہمیشہ اپنی

ایڈیوں کے بل پھرتے رہے رفیع الباری شرح بخاری پٹ ص ۱۱
 نتیجہ سنی مسلمانوں: احنفی بزرگوں۔ اہلحدیث دوستو! چند لمحہ کی واسطے اپنے پرانے
 وقیانوسی خیالات اور اپنے من کھڑت باپ دادا کے جمائے ہوئے عقائد اور طاں مولویوں
 کے قصے افسانے دور کرو اور غور سے سوچو کہ یہ کون لوگ ہیں جنکے بارے میں ارشاد ہو
 رہا ہے۔ یہ لوگ آنحضرت صلیم کے خاص اصحاب ہوں گے جنہوں نے بعد وفات سرور
 عالم صلیم بدعات جاری کیں۔ امر حق کی مخالفت کی اور دین اسلام حقیقی کو چھوڑ کر اپنے
 اجتہاد قیاس اور رائے کو مقدم سمجھا۔ کتاب اللہ و سنت کو چھوڑ دیا۔ کون بزرگ۔
 سنو! حضرت ابوبکر کے شان ایمان میں یہ صریح فرمان موجود ہے۔ ولادری
 ما متحد ثون بعدی (موطا امام مالک)

جناب سالتم صلیم نے صاف بتلا دیا۔ کہ حضرت ابوبکر سے احداث ہونگے۔ اگر نبی
 تمیم کے چند گنوار سید کذاب کے ہمراہ اسلام سے ست بڑا ہو گئے۔ تو انہوں نے
 احداث و بدعات پیدا نہیں کی۔ بلکہ وہ مرتد ہو گئے۔ بدعات کو وہی جاری کرتا ہے۔ جو
 ملک باوشاہ حاکم ہو آپ ٹھنڈے دل سے حضرات اصحاب ثلاثہ اور معاویہ بن ابوسفیان کے
 احداث و بدعات کا مقابلہ ان احادیث حوض سے کریں اور حق کا راستہ اختیار کریں۔
 غور سے سنیں۔ جب تک تمہاری کتابوں میں یہ احادیث روایات موجود ہیں۔
 حضرات اصحاب ثلاثہ اعتراضات سے نہیں بچ سکتے۔

ہاں جس وقت یہ تمام کتب احادیث نفاسیر و تراجم دنیا کے تختہ سے غائب
 ہو جائیں گے تب شیعہ اور سنی کا اتفاق ہو جائیگا۔

باب پنجم

جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ و ائمہ اہل بیت

لے حضرات ثلاثہ کو کیا سمجھا!

اول خطبہ تشقیقہ { قال امیر المومنین علیہ السلام - اَمَّا وَاللّٰهُ لَقَدْ لَمَّصَهَا
فلان (ابن ابی قحافہ) وانه ليعلم ان محلی منها القلب
من الریح - ینحدر عنی السیل ولا یرفقها الی لطیر فسدلت دونها ثوباً و طوی
عنہا الشحاً الی اخرہ - ترجمہ - اے سنئے و اے خبردار ہو جا کہ قسم خدا کی ملاں شخص
را بوبکر نے پیر ہن خلافت کو ریب تن کر لیا۔ حالانکہ وہ خوب جانتا تھا۔ اور اسے اچھی طرح
یقین تھا کہ خلافت کے لئے میرا وہی مقام ہے اور مجھے اس سے وہی نسبت ہے
جو قطب آسیا کو آسیا سے۔ مجھ سے علم کا ایک متلاطم دریا نکل رہا ہے اور میرے علم و
منزلت کا پایہ وہ رفیع و بلند ہے جہاں پہنچتے ہوئے شاہین تیز پرواز کے پر جلتے ہیں۔
جب ابن ابی قحافہ نے اس پیر ہن کو ناحق اپنی زینت تن بنا لیا۔ تو میں نے اپنے اور اس
کی خلافت کے درمیان پر وہ ڈال دیا۔ اس سے پہلوتنی کی اور اس معاملہ میں غور کرنا شروع
کیا کہ اپنے پردہ اور شکستہ ہاتھ سے اس پر حملہ کروں یا اس ظلمت اور تاریکی خلافت
پر صبر کروں یہ ایک ایسی سببت تھی جس کے صدمہ سے خورد سال بوڑھا ضعیف ہو
جائے اور یونین رنج و غم میں گرفتار ہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے

اس وقت میں نے دیکھا کہ اس واقعہ پر میرا صبر کرنا بہت ہی بہتر اور نہایت ہی عقلمندی ہے۔ لہذا میں نے صبر اختیار کیا۔ مگر اس وقت یہ حالت تھی کہ آنکھیں غبار اندوہ و غامضیت کی غلش میں گرفتار تھیں اور خلق میں غم و غصہ کی پچکیوں سے پھندے پڑے جاتے تھے اور میں دیکھ رہا تھا کہ میری میراث کس طرح تاراج و غارت ہو رہی ہے یہاں کہ اول (عاصب) تو اپنے رستہ پر گزر گیا۔ مگر اپنے بعید خلافت کے دُول کو ابن الخطاب کے کنوئیں کی طرف پھینک گیا۔ یہاں تک ارشاد فرمانے کے بعد اپنے تمثیلًا عشی ایک شاعر عرب کا شعر پڑھا جس کا حاصل یہ ہے کہ ایک وزیر میں اپنے اوٹ پر سختیوں میں سفر کر رہا تھا اور ایک روز بیاں برادر جابر کے ہمراہ راحت و نعمت میں محو تھا۔ ان ہر دو روز میں کس قدر فرق ہے۔ عشی قبیلہ بنی قیس میں سے ایک شاعر تھا اور حیان جابر دو بھائی تھے۔ حیاں بڑا تھا جابر چھوٹا۔ حیاں مقام یمامہ میں صاحب قلعہ اور اہل دولت تھا ہمیشہ عیش و عشرت میں بسر کرتا تھا۔ نہ سفر کرتا تھا نہ رنج سفر سے اُسے آگاہی تھی۔ عشی اس کا ندیم اور صاحب تھا۔ اس نے ایک قصیدہ اس کی تعریف میں لکھا اور اسی قصیدہ کا یہ شعر ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ مطلب اس کا یہی ہے کہ ایک روز میں اونٹ پر سوار ہو کر حصول معیشت کے لئے سرگردان پھرتا تھا اور ایک روز حیاں کا ندیم اور صاحب تھا۔ کچھ سن کر ہی نہ تھی عجب انقلاب ہے۔

اسی طرح حضرت امیر المومنین علیہ السلام نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ اس قبل کے ذریعہ سے اپنے مانی انصامیر سے آگاہ فرماتے ہیں۔ کہ برادر بزرگ رسول صلعم کے زمانہ میں کس شادمانی اور فرحت کے ساتھ بسر ہوتی تھی اور یہاں آج کا دن ہے۔ غرض پھر اپنے فرمایا۔ مگر مجھے تو تعجب ہے اور سخت تعجب ہے کہ وہ جانیوالا اپنی حیات میں بیعت خلافت کے توڑ دینے کا حکم دیتا تھا۔ وہ اقالہ طلب کیا کرتا تھا۔ مگر باوجود اس قول کے اپنے مرنے کے بعد دوسرے کیساتھ خلافت کو منفقہ کر دیا اور واقعی امر یہ ہے کہ پستان ناقہ خلافت کو دو لونے آپس میں خوب بانٹ لیا۔ افسوس خلافت کو اس ورشت مزاج اور تند خو کے حوالے کر دیا۔ جس کی زبان کے رخم نہایت سخت

اور جس کا چھونا بھی ناگوار تھا۔ جس کی گفتار و کردار دونوں ناہموار و ناہنجار تھیں۔ اس کی طبیعت میں سخت لغزشیں تھیں۔ وہ قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا تھا اور پھر اپنی لغزشوں پر راز راہ زمانہ سازی، عذر خواہی بھی ہو جاتا تھا۔ ایسی طبیعت والے شخص کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے۔ جو کبھی بوجھ نہ اٹھائیو الے اونٹ پر سوار ہو۔ اگر یہ سوار اس کی ہمار کھینچتا ہے تو اس کی ناک پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔ اور اگر چھوڑتا ہے تو خود گرنے کا خوف ہے۔ جیسا خداوی کی قسم کہ لوگ اس کے سبب سے خبط میں مبتلا ہو گئے۔ ہراہل و ناہل دینی و دنیوی امور میں رائے زنی کرنے لگا۔ متکون مزاجیاں دامگیر ہو گئیں۔ اعتراضوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ خیر میں نے ان صدات پر بھی صبر کیا۔ اس محنت کی شدت کو بھی برداشت کیا یہاں تک کہ یہ شخص بھی اپنے رستہ پر گزر گیا۔ (مرگیا) اور امیر خلافت کو ایک جماعت کے سپرد کر گیا۔ اور گمان کیا کہ میں بھی ان میں سے ایک ہوں۔ یا اللہ میں اس شورے کی بابت فریاد کرتا ہوں۔ مجھے کسی زمانہ میں یہ تردد و شک لاحق ہوا تھا۔ کہ میں اس جماعت کے اول اور پیشوا (ابوبکر) کا مصاحب اور ساتھی بن جاؤں۔ یہاں تک کہ اس جماعت کے ایسے ایسے لوگوں سے متعارف ہوں جب خود ابوبکر کی ہی مصاحبت اور معیت مجھے پسند نہ تھی جو انکا پیشوا تھا۔ پھر انکے شریک مشورہ ہونا مجھے کیونکر پسند ہو۔ میری شان و قدر علم و فضل حکمت و اخلاق کے درجے بہت اعلیٰ ہیں۔ جاہلوں کے مشورہ میں شریک ہونا مجھے کب گوارا ہو سکتا ہے لیکن جب یہ لوگ زمین کی طرف اترے۔ مجبوراً میں بھی انکے ساتھ اترتا اور جب یہ اونچی اڑاں پر گئے مجھے بھی ہمراہ رہنا پڑا۔ مجھے تو انکا رام کرنا اور انہیں ہدایت کا رستہ دکھا دینا مطلوب ہے۔ جیسے اہل کبوتر جنگلی کیسا تھ پرواز کر کے اسے اپنا کر لیتا ہے۔ پس اس جماعت میں سے ایک شخص (سعد بن ابی وقاص) اپنے حسد اور کینہ کی وجہ سے میرا دشمن ہو گیا اور ایک دوسرا شخص (عبدالرحمن بن عوف) اپنے داماد (عثمان) کی طرف مائل ہو گیا اور دواور شخص بھی اس کے ہمنام ہو گئے۔ جو اپنی قہارت اور ذالت کے لحاظ سے اس قابل بھی نہیں کہ انکا نام لیا جائے۔ یہاں تک کہ اسی قوم میں سے ایک تیسرا شخص (عثمان) سند خلافت پر قائم ہو گیا۔ اور اس کی یہ حالت تھی کہ

اس نے اپنے معدہ اور امعاء کو حلق تک دنیا کے مال سے بھر لیا۔ نین پروری اختیار کی لوگوں کے مال کھانے شروع کئے۔ پھر اس کے ساتھ ہی اس کے باپ بیٹے عزیز و اقارب بنی امیہ بھی کھڑے ہو گئے اور خدا کے مال بیت المال کو اس طرح کھانا لگے۔ جیسے اونٹ فصل بہار کی گھانسن کو چر جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے قبیلے اس پر لوٹ پڑے۔ اس کی جماعت پر انگڑا ہو گئی۔ اور اس کے عمال نے اس کے قتل کرنے میں بڑی سرعت سے کام لیا۔ اور اس کی شکم پری نے اسے زندہ مرنے کے بل گرا دیا۔ فقرا اور مستحقین کا مال کھا جانے اور بیت المال میں اسراف کرنے سے یہ نوبت ہو گئی۔ اس وقت بھی کسی چیز نے مجھے خوف و خطر میں مبتلا نہیں کیا۔ مگر یہ لوگ میری طرف بھجوں کی طرح کے بعد دیگرے چلے آتے تھے اور چاروں طرف سے بیت کے لئے مجھے گھیر لیا تھا یہاں تک کہ حسین علیہم السلام اسی کشمکش اور اثر و نام میں پامال ہو گئے اور میری چادر کے دونوں گوشے پھٹ گئے اور بکریوں کے گھے کی طرح لوگ میرے گرد جمع ہو رہے تھے۔ ان تمام امور سے مجبور ہو کر حبیب میں نے امیر خلافت کو قائل کیا تو ایک گروہ ناکشین میں داخل ہوا۔ مثل طلحہ و زبر و امثالہم ایک جماعت خوارج اپنے اقوال سے پھر گئے اور کچھ لوگ رشل اصحاب معاویہ) فاسق ہو کر اطاعت خداوندی سے باہر ہو گئے۔ گویا انہوں نے خدائے بزرگ و برتر کا یہ کلام سنا ہی نہ تھا۔ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ مَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ترجمہ۔ یہ سرائے آخرت ہم لئے ان لوگوں کے لئے بنائی ہے جو زمین پر سُراری۔ چاہ طلبی اور فتنہ و فساد کے ارادہ نہیں کرتے اور عاقبت کی نیکیاں پر ہنر گاروں ہی کے لئے ہیں۔ قسم خدا کی انہوں نے اس کلام کو سنا تھا۔ یہ الفاظ ان کے دلوں پر نقش تھے۔ مگر شیطان نے دنیا کو طرح طرح کی آرائشوں کیسا بھٹائی آنکھوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور اس زائل ہو جانے والے جمال پر انہیں فریفتہ کر دیا تھا۔ ہاں آگاہ رہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا۔ انسان کو نیستی سے میدان ہستی میں کھڑا کر دیا۔ اگر حاضرین کی کثرت نہ ہوتی۔ ناصرین کا ہجوم قیام حجتہ کے لئے نہ ہوتا۔ اور مجھے اس عہد و میثاق کا بھی خیال نہ ہوتا۔ جو پروردگار عالم نے علماء سے

لے لیا کہ ظالم کو مسکینوں اور غریبوں کے مال کھانے کی اجازت نہ دیجائے اور مظالم ظالم کے تم سے بھوکا نہ رہے۔ تو بیشک میں خلافت کی مہار کو اس کے اونٹ کے کوان پر ڈال دیتا۔ کہ جہاں چاہے چلا جائے اور آخری حصہ خلافت کو بھی اس سے پہلے خالی پیالے سے سیراب کر دیتا میں خلافت کو اختیار نہ کرتا اور کبھی اس کے اہل کو آب حیات ابدی سے سیراب نہ کرتا۔ وہ مثل سابق پیا سے ہی سبتے اور اعطش اعطش کتے کتے مر جاتے یہ دنیا جو تمہیں اس قدر مرغوب ہے جس پر تم یوں جان دیتے ہو واللہ یہ میرے نزدیک برے کی چھینک سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہے۔ (دیکھو نیز نگ فصاحتہ

ترجمہ بیچ البلاغۃ مطبع بوسفی دہلی ص ۱۹۱)

۲۔ سنی محدث عقیلی نے ابو ایمل عامر بن واثلہ سے اور ابن حجر نے لسان المیزان میں لکھا ہے کہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے شوری ثالث کے بن فرمایا لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی لیکن حسد کی قسم میں اس سے اس امارت زیادہ مستحق و لائق تھا میں نے اس کو سنا و قبول کیا تاکہ مخالفت نہ اٹھ کھڑے ہو اور لوگ کفر کی طرف لوٹ کر ایک دوسرے کی گردن نہ ماریں۔ پھر لوگوں نے عمر کی بیعت کی اور خدا کی قسم میں اس سے ہر طرح لائق اور حقدار تھا۔ پس میں نے مخالفت کی وجہ سے سنا و قبول کیا تاکہ لوگ کافر ہو کر ایک دوسرے کو قتل نہ کریں۔ اب تمہارا ارادہ ہے کہ عثمان سے بیعت کرو۔

۳۔ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے صفین کے جنگ سے واپس ہوتے ہوئے خطبہ میں فرمایا۔ اہلبیت رسول اللہ صلعم کے رازائے پوشیدہ اور چھپے ہوئے علوم کے مخزن ہیں۔ اس کے حکم کی پناہ ہیں۔ اس کے تیر علم کے لئے ترکش ہیں۔ اس کی حکمتوں کے مرجع۔ اس کی سنن مکتوبہ کے منبع اور اس کے دین کے لئے ایسے پہاڑ ہیں۔ جنکے سبب سے یہ دین قائم ہے۔ انہیں کی مدد سے اپنے دین میں صحت ہو جاتے والی پشت کو سیدھا کر دیا۔ اور اپنے شانوں کے گوشت کی لغزش کو دور کر دیا نیز نگ

فصاحتہ ص ۱۳ ترجمہ بیچ البلاغۃ)

۴۔ قومِ اغیار دوسرے گروہ کے لئے فرماتے ہیں قومًا اخرین زرعوں الفجور
 وسقوہ الغرور وحصدوا الثبور لایقاس بال محمد الی اخرہ۔ ترجمہ۔ ان لوگوں نے فسق
 و فجور کی تنسم پیزی کی۔ پھر اسے غفلت اور غرور کے پانی سے سینچا اور پھر اس نخل میں
 وہ خوشی نکل آئے جو خسران اور تباہی سے بھرے ہوئے تھے اس امت میں سے کسی کو
 آلِ محمد سے نسبت نہیں دی جاسکتی اور وہ شخص کبھی اہلبیت محمد کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا جس پر
 انکی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاری ہو چکی ہیں انمتِ دین ہر شخص کو اہلبیتِ سالت
 صلعم سے ملی ہے اب جس کا جی چاہے خلیفہ رسول امیر المومنین بن جائے یہ لوگ آلِ محمد
 صلعم دین اسلام کی بنیاد ہیں اور یہی لوگ صدق و یقین کے ستون ہیں۔ انہیں کیطرف
 گراں بہا علم و اعتقاد رجوع ہوتا ہے اور عمل و عبادات کہ علم کے دوسرے درجہ پر ہیں
 انہیں سے لاحق ہوتے ہیں۔ علم دین خدا تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے اور اعمال و عبادات
 کے سکھانے والے بھی یہی ہیں حقوقِ ولایت کے لئے جو شخصائیں ہونی چاہیں وہ ان
 میں موجود ہیں۔ وصیت وراثت (خلافت) انہیں کے لئے مختص ہے۔ شکرِ خدا
 وہ زمانہ ہے کہ حق صاحبانِ حقوق کیطرف راجع ہوا ہے اور پھر اسی مقام کی طرف آگیا ہے
 جہاں سے نکال لیا گیا تھا (نیزنگ فصاحتہ ترجمہ بیح البلاغتہ ص ۱۷)

۵۔ ابوالفدا کے حوالہ سے مولف المرتضیٰ لکھتا ہے کہ عبدالرحمن بن خوف نے
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو علاوہ کتاب اللہ و سنت رسول پر عمل کرنے کے دونوں خلیفوں
 کی خصلت پر جاننے کو کہا تھا۔ علی المرتضیٰ علیہ السلام نے جواب دیا اپنے مبلغ علم اور طاقت
 کے موافق عمل کروں گا۔ پھر عثمان کو بلایا اور جو کچھ علی المرتضیٰ سے کہا تھا وہی ان سے
 کہا اور سر مسجد کی چھت کی طرف اٹھا کر اور عثمان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اسے خدا توسن اور
 گواہ رہو کہ میں نے اپنی گردن کا بوجھ عثمان کی گردن پر رکھ دیا اور اسے بیعت کر لی۔ یہ
 واقعہ محرم ۳۲ھ کا ہے اس وقت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے کہا۔ یہ پہلا دن تھا
 ظلم ظاہر ہونے کا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی فصیدو جمیل واللہ المستعان علی ما
 تصفون انتھلی بکلام۔ نوٹ۔ لفظ ظلم پر غور کرو۔

مفصل حالات بنی سقیفہ اور جناب امیر علیہ السلام کی ناراضگی دیکھو ثبوت خلافت

حصہ دوم۔

دوم حضرت عمر کا اقرار جب حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عباس علیہ السلام جھگڑتے ہوئے آئے، پھر حضرت عمر نے

کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ حضرت ابوبکر نے کہا میں ولی ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے اور حضرت علی اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے۔ ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا ہے۔ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں۔ وہ صدقہ ہے۔ تم انکو جھوٹا۔ گنگار۔ دغا باز۔ چور۔ کاؤ بھا۔ آتما۔ غادر۔ خائنا سمجھے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدیت پر تھے اور حق کے تابع تھے۔ پھر حضرت ابوبکر کی وفات ہوئے اور میں ولی ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا۔ تم نے مجھ کو بھی جھوٹا۔ گنگار۔ دغا باز۔ چور سمجھا لیج (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب حکم الفے ص ۱۸۶۱ دیکھو۔)

نوٹ۔ سنی مسلمانوں نے اپنی صحیح کتاب مسلم کو غور سے پڑھو کہ حضرت عباس غم نامدار جناب احمد مختار صلعم اور جناب حیدر کدہ علیہ السلام کی حضرات شیخین کی نسبت کیا خیالات عالیہ تھے۔ جب ہر دو ہمارے امام اور بزرگ آپ کے پیشوا حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو ایسا دیا سمجھیں تو ہم انکو خلیفہ رسول و مومن کامل کیسے مان لیں۔ ہاں سب سے اول ان روایات کو اپنی کتابوں سے خارج کرو۔ اس کے بعد خود فیصلہ

ہو جائیگا

سوم حضرت عمر سے کراہیت جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام حضرت عمر سے کراہیت نفرت کرتے رہے معلوم

ترجمہ صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب حکم الفے ص ۱۸۶۳ حدیث دعویٰ فدک ذکر اہتیمہ محضر عمر ابن الخطاب (صحیح بخاری مترجم پٹ ۲۲ کتاب المغازی مطبع احمدی لاہور پٹ ۲۲)

ب۔ جناب علی علیہ السلام پید سے حضرت ابوبکر کے پاس چلے گئے اتفاق سے اس وقت حضرت ابوبکر کے پاس حضرت عمر بیٹھے ہوئے تھے حضرت علی نے فرمایا میں تم سے کچھ گفتگو کرنے آیا ہوں تم عمر کو اٹھا دو تو میں کچھ کہوں سنو (ترجمہ ابن خلدون سنی کتاب ثانی۔ جلد سوم ص ۲۶۲)۔

چہارم غصب کرتے ہو کتاب الامارۃ والسیاستہ ابن قتیبہ دنیوری سنی رباب ابائیت علی ابن ابیطالب علیہ السلام عن بعیت ابوبکر ص ۱ پر ہے۔ جب حضرت ابوبکر کو خلافت پر قبضہ حاصل ہو گیا تو پھر حضرت علیؑ کو حضرت ابوبکر کے پاس لائے۔ حالانکہ وہ فرما رہے تھے کہ میں بندہ خدا اور برادر رسول اللہ صلیم ہوں۔ کہا گیا کہ حضرت ابوبکر کی بیعت کرو۔

جناب علیؑ۔ ہم تم سے اس امر میں زیادہ مستحق ہیں میں تمہاری بیعت نہ کروں گا۔ تم مجھ سے بیعت کرو وگرنہ تم نے یہ امر انصاری سے لیا ہے اور تم نے اپنے رسول اللہ صلیم کی قرابت داری کی محبت قائم کی ہے تم خلافت ہم اہلبیت سے غصب کرتے ہو۔ کیا تم نے انصاری کے سامنے یہ دلیل پیش نہیں کی۔ کہ تم ان سے خلافت کے زیادہ سزاوار ہو۔ اس سبب سے کہ جناب محمد رسول اللہ صلیم تم میں سے تھے یا انہوں نے داری تم کو دیدی اور تمہاری امارت مان لی۔ جب ہی دلیل ہم پیش کرتے ہیں کہ تم جناب رسول اللہ صلیم کے ساتھ حالت حیات اور حیات کی حالت میں تم لوگوں سے زیادہ اولیٰ ہیں اگر تم مومن ہو اور اللہ سے ڈرتے ہو تو ہم سے انصاف کرو ورنہ تم بددعا والے ظلم کیے ہو۔

حضرت عمر۔ جب تک تم بیعت نہ کرو گے ہرگز نہیں چھوڑو گے۔
حضرت علی المرتضیٰؑ۔ وہ لے جو دوہنے کا حق ہے اس کے ہتھن تیرے قبضہ میں ہیں۔ آج تم نے اس کے لئے شدت اور مضبوطی کر لی ہے کل وہ اسے پیچھے حوالہ کر دے گا۔ اے عمر تم نے پاک پروردگار کی میں تیری بات قبول نہیں کروں گا۔ اور میں اس کی بیعت نہ کروں گا۔ الخ۔

پہنچ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چھوٹ باندھا۔ کتاب الامانۃ والسیاستہ مطبعہ
مسر جلد اول پر ہے۔ ابو بکر نے اپنے

غلام قنفذ سے کہا کہ جا کر حضرت علیؑ کو میرے پاس بلا لا۔ پس قنفذ غلام حضرت علیؑ علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جناب علیؑ علیہ السلام نے فرمایا تیرا کیا کام ہے۔ قنفذ نے عرض کی
کہ آپ کو خلیفہ رسول بلائے ہیں۔

جناب علیؑ علیہ السلام نے جواب دیا کہ کس دست درجہ تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر چھوٹ باندھا ہے اچ۔

ششم۔ پیرت بخین سے انکار۔ اگر جناب علیؑ علیہ السلام حضرت ابو بکر
و حضرت عمر کو حق پر جانتے اور انکو

منصوص و موعود خلیفہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مانتے تو حضرت عثمان کی خلافت کے شورے کئے
روز آپ شہر بیتہ اشجین سے ہرگز انکار نہ کرتے اور خلافت کو اپنے ہاتھ سے جانے دیتے
صرف بیتہ اشجین کے انکار سے آپ خلافت سے محروم ہو گئے اور حضرت عثمان کو
خلافت مل گئی۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۹ فیض الباری پ ۱۹۹ تیسر الباری ترجمہ صحیح بخاری
کتاب المناقب باب قصۃ البیتۃ والاتفاق علی عثمان پ ۹۹،

ہفتم۔ پہلا خطبہ۔ روضۃ الاحباب سنی جلد سوم ص ۱۰۰ پر منقول ہے جب قتل
حضرت عثمان کے بعد جناب امیر المومنین علیؑ المرتضیٰ علیہ السلام
کی بیعت ہو گئی، تو جناب امیر علیہ السلام نے روز جمعہ منبر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما
کر خطبہ سنایا۔ اول خطبہ کا یہ تھا۔

الحمد لله على احسانه قدر جمع الحق الى مكانه
ترجمہ۔ اللہ کیواسطے سب تعریف ہے اور اسکا احسان ہے کہ حق اپنے اصلی مکان کی طرف پھرتا

نوٹ۔ پس جناب امیر المومنین علیہ السلام کے فرمان و خطبات سے صاف ظاہر ہے
کہ وہ حضرات اصحاب ثلاثہ کو خلفاء و رسول مقبول ہرگز نہیں مانتے تھے بلکہ انکو غیر تختین
خلافت جانتے تھے۔ (سید من شاہ)

ہشتم۔ ہمارا حق تھا

جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ کا دعویٰ استحقاق خلافت سنو! کتاب صحیح بخاری مترجم مجلس احمدی لاہور۔ کتاب المغازی پٹا ۲۲ اور المعجم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور۔ کتاب الجہاد و السیرۃ ۱۸۹۸ پر متفق علیہ واقعہ ہے جب تک حضرت فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ صلعم زندہ تھیں لوگ حضرت علی پر بہت توجہ رکھتے تھے جب انکی وفات ہو گئی تو حضرت علی علیہ السلام نے دیکھا کہ لوگوں کے منہ انکی طرف سے پھر سے معلوم ہوتے ہیں۔ اسوقت انہوں نے ابوبکر سے صلح کر لینا اور اسے بیعت کر لینا چاہا (بیعت مجبوری بقول سنی) اس سے پہلے چھ مہینے تک انہوں نے ابوبکر سے بیعت نہیں کی تھی۔ (کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف خلیفہ نہ تھے) پھر انہوں نے ابوبکر کو بلا بھیجا اور یہ کہا بھیجا کہ تم اکیلے آؤ اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لاؤ۔ کراہیتہ المحضر عمر۔ انکو یہ منظور نہ تھا کہ حضرت عمر انکے ساتھ آئیں۔ کیونکہ وہ حضرت عمر کراہیت رکھتے تھے حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا خدا کی قسم تم اکیلے انکے پاس نہ جانا (عجب رجاء میں تم کے مطابق اسی ہے) تھے ابوبکر نے کہا۔ کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے میں تو خدا کی قسم ضرور انکے پاس جاؤں گا آخر انکے پاس گئے۔ تو حضرت علی نے خدا کو گواہ کیا اور کہنے لگے ابوبکر ہم کو تمہاری نصیحت اور بزرگی معلوم ہے جو اللہ نے تم کو عنایت فرمائی اور اللہ نے جو عزت تم کو دی (مسلمانوں کا کام بنایا) اس پر ہم کچھ حسد نہیں کرتے دلکنک استسددت علینا بالامرو کنا نری لقرآننا من رسول اللہ نصیباً۔ مگر ہم کو صرف یہی برا معلوم ہوتا کہ تو نے ہم پر ظلم و جبر کیا کہ تم نے اکیلے ہی اکیلے خلافت اڑالی ہم سے صلاح نہ لی۔ کیونکہ ہم کو آنحضرت صلعم سے رشتہ داری اور قرابت تھی (ہمارا حق تھا) حضرت علی برابر اسی ہی باتیں کرتے رہے (بخاری و مسلم کے تمام واقعہ نہ لکھا۔ انوس ہے) یہاں تک کہ ابوبکر کی آنکھیں بھراں میں۔ انسو بہنے لگے (امام معصوم کی حجت پر ساکت دم بخود ہوئے۔ سوائے رولنے کے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

نوٹ۔ گو بخاری و مسلم نے انعات کو کاٹ چھانٹ کر لکھا۔ مگر دعویٰ خلافت امیری ظاہر

ہو گیا اور جناب امیر کا چھ ماہ تک اسے الگ ہنا اور بیعت نہ کرنا صاف ثابت کرتا ہے کہ

خلافت حضرت ابوبکر رضی تھے اگر حضرت ابوبکر متصوص من اللہ خلیفہ رسول ہوتے تو جناب

امیر علیہ السلام فوراً بیعت کر لیتے اور بقول سنی چھ ماہ تک دیر نہ کرتے۔

نہم سیدنا امام حسن کی ناراضگی ابو نعیم وغیرہ نے عبد الرحمن الاصبہانی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر تھے کہ جناب امام حسن تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے باپ کے منبر سے اتر آؤ۔ آپ نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہ منبر تمہارے باپ کا ہے اور امام حسن کو گوہ میں لے لیا۔ تاریخ التالیخ الخلفاء سیوطی صدیقی لاہور ص ۴۰۔

دہم سیدنا امام حسین کی ناراضگی ایک روز حضرت عمر وعط فرما رہے تھے کہ حضرت امام حسین

علیہ السلام کھیلنے ہوئے آئے اور فرمانے لگے کہ میرے باپ کے منبر سے نیچے اتر حضرت عمر نے کہا کہ بیشک منبر تمہارے ہی باپ کا ہے۔ میرے باپ کا نہیں مگر یہ تو بتاؤ۔ کہ تمہیں کس نے سکھایا ہے حضرت علی تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ واللہ میں نے نہیں سکھایا۔ حضرت عمر نے کہا آپ سچ کہتے ہیں بیشک منبر ان کے باپ کا ہے (صواعق محرقہ عربی ص ۱۰۰ تاریخ الخلفاء سیوطی صدیقی ص ۴۰۔ ازالتہ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد دوم ص ۱۰۰ سطر ۷۔)

خاتمہ پس جب خاندان نبوت اہلبیت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات اصحاب ثلاثہ کو خلفاء رسول مقبول نہ جانا اور انکو حق پر نہ مانا اور مرتے دم تک ان سے ناراض گئے اور

اپنا دعویٰ خلافت نہ چھوڑا تو آپ سنی صاحبان خود ہی انصاف فرماویں کہ ہم شیعہ ہیں و محبتان و موالیان خاندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دامن آل عبا علیہم السلام کو چھوڑ کر آپ کے بناوئی جماعت خلیفوں کو کیسے حق پر جان لیں اور خلفائے رسول مان لیں۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن کیا سہہ کھائیں۔ اگر تم تک اہلبیت النبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آپ کے غیر معصوم غیر محفوظ عن الخطا خلیفوں کے دامن لگ جائیں۔ آپ لوگوں کی تصحیح و سند کتابیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ حضرات اصحاب ثلاثہ نے بعد وفات انبی صلی اللہ علیہ وسلم تخت خلافت پر بیٹھ کر خلفائے رسول کہا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور معصوم آل

و اولاد سے نہایت بدسلوکی کی انکو ہر قسم کی تکلیف ایذا پہنچائی انکی حقوق تلفی کی انکی شان و عزت و مرتبہ کو مٹایا اور عامۃ المسلمین میں ملایا۔ کیا مومن کامل اور قطعی بہشتی اور وفادار و بارگاہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی شان ہے۔ کہ اپنے مرشد اور ہادی کی اولاد کو تخت و رتبت سے محروم کر دیا جائے۔ اسنے گھر کو آگ لگانے کو دوڑیں۔ خود توبہ بیت المال سے کچھ سے اڑائیں اور اہلبیت النبوت کی وراثت بائع فک کو غصب کر جائیں۔ بولو۔ دنیا میں کس مذہب و ملت کے گرو۔ مرثیہ ہادی کے خاندان سے اس کے چیلے و مرید نے ایسا سلوک کیا ہے جیسا کہ حضرات اصحاب ثلاثہ نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کرام ساوات عظام سے کہا۔ بولو ان صحابہ پر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی حقوق تھے کہ انہوں نے اسی واسطے اسلام قبول کیا تھا۔ کیا اسی واسطے معاہدے بنے تھے۔ کیا اسی واسطے خلافت النبوتہ کو چھین لیا تھا۔ کہ خاندان رسالت کا بیامیٹ کر دیں۔ سنی مسلمانو! بولو ان واقعات صحیحہ کی موجودگی میں ہم کس طرح حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان معاویہ و مروان وغیرہم کو صحابہ با وفاء اور قطعی بہشتی مان لیں۔

حق زہرا خوردن و دین پیغمبرداشتن

اؤ مسلمانو! ثلاثہ پرستی چھوڑو۔ اور محبت حضرات ثلاثہ سے منہ موڑ کر حق پرستی اختیار کرو۔ تم لوگ حقیقی رہبروں۔ پاک اماموں۔ زاہد۔ عابد۔ مظلوم۔ صابر۔ پیشواؤں۔ منصوص من اللہ لیڈروں اسلام کی حقیقی وارثوں بارہ پاک واجب الطاعت اماموں کی پیروی کرو۔ جو آخر کام آتا ہے۔

سچا کلام پاک خدا کا یہ جان لو
دل سے امام آل محمد کو مان لو
معصوم بعد احمد مختار ہیں یہی
معصوم کی جگہ کے سزاوار ہیں یہی
گرجا ہتے ہو تم کہ رضا مند ہو خدا
لازم ہے تم کو پیروی آل مصطفیٰ

چودھویں صدی کے سنی مسلمانو! حنفی بزرگوں تم لوگ و مابینوں نجدیوں سنیوں خارجیوں۔ ماصبیوں اور دشمنان آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چکنی چٹری باتوں انکی غلط بیانیوں اور جھوٹے قصے کہانیوں سے بچتے رہو یہ لوگ مسلمانوں کو لڑاکر

اپنا الو سیدھا کرتے ہیں اور محبت خاندان رسالت سے چھڑاتے ہیں اور دونوں
 کا راستہ دکھلاتے ہیں اور حضرات اصحاب ثلاثہ کے بناؤنی اور جھوٹے فضائل و
 تعریف میں غلو کر کے تم لوگوں کو خارجی بناتے ہیں یہ دہائی اور خارجی لوگ صرف اپنی
 پارٹی۔ اپنی جماعت بڑھا کر دنیا میں پیسہ ٹکے اور بناؤنی عزت چاہتے ہیں اور حضرات
 اصحاب ثلاثہ کی اڑ میں تم کو شیعوہ مسلمانوں سے نفرت دلا رہے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ
 حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان مسلمان اور بادشاہان اسلام تھے وہ نہ ہمارے
 پیشوا نہ امام اور نہ ہی خلفائے رسال مقبول صلعم تھے۔ انکی امامت و خلافت کا ماننا
 کوئی اصول اسلام یا جزو ایمان نہیں۔ انکے انکار سے کوئی مسلمان ہرگز کافر نہیں
 ہو سکتا۔ ہاں منکر الہییت رسالت صلعم خارجی ملعون ہے۔
 زاہد پتیری نماز کو میر اسلام ہے بے حجب الہییت عبادت حرام ہے

جعفری باش گد خدا خواہی ورنہ در ہر طریق گمراہی
 وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

الراق

سید حسن شاہ سیکرٹری و ڈاکٹر صاحب بر عہد عنہ جھنگ سیالوی

۱۰/۶/۲۰۲۵

اعلان

جملہ حقوق محفوظ ہیں کوئی صاحب بلا اجازت انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر
 کے اس رسالہ کے کلا یا جزو اچھاپنے و پھیلانے کا قصد نہ کرے۔
 سید حسن شاہ ولد سید جلال شاہ ضائقوی البخاری مرحوم و مغفور

تصدیق

انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر (پنجاب)

یوں تو اس انجمن کی اشاعت اور تبلیغ و اعانت مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ شیعہ
اشاعشریہ کی پنجاب کے ہر ایک مشہور و مستند اور جید عالم اور مجتہد العصر و الزمان مذہب شیعہ
نے تعریف اور توصیف کی ہے اور اس کی خدمات قومی کا اعتراف کیا ہے۔ اور اس کو
مذہب اور قوم کی واسطے بہت ہی مفید اور چشمہ فیض مانا ہے اور زریں ساری فلیٹ عطا
فرمائے ہیں۔ مگر اعلیٰ حضرت استاد علام فلاسفہ اسلام رئیس المتکلمین حامی دین متین جناب
سرکار مولانا شمس العلماء، السید سبط حسن صاحب قبۃ لکھنوی ممتاز الافاضل کی تصدیق قابل
ملاحظہ ہے۔

باسمہ سبحانہ

انجمن تذکرۃ المعصومین کے اغراض دینی اغراض ہیں اور اس کے کارکن دینی
کارکن اشاعت احکام دین اور تقویت مؤمنین اور ابطال اقوال مخالفین بہترین
عبادات جناب باری اور ذریعہ حصول رستگاری ہے۔
میں دعا کرتا ہوں کہ یہ انجمن ترقی کرتی رہے۔ اور اس کے شرکاء اور کارکن
ماجور اور مشاب رہیں۔ واللہ الموفق الصواب والمعطى الجزيل الثواب
والیہ المرجع المآب۔

مہراقص

جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ النقوی

۲۹ ذیقعد ۱۳۳۷ھ

زاد العقبے اردو ترجمہ مودۃ القربیٰ

حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ جو محقق ترین علماء متبحر اہلسنت ہونے کے علاوہ عموماً نیاے کرام میں قطب الاقطاب کا درجہ رکھنے والے بزرگ ہیں۔ اور جن کی بے بہا تصانیف اور تالیفات میں سب سے زیادہ مشہور کتاب مودۃ القربیٰ آسمان شہرت کی آفتاب مانی جا چکی ہے چونکہ یہ کتاب مستطاب عربی ہونے کی وجہ سے اردو دنیا کے شائقین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی تھی۔ اسلئے زاد العقبے اسکا اردو ترجمہ اصل عبارت مودۃ القربیٰ کے بار دوم مؤلف ممدوح کی سوانح عمری پر کافی روشنی ڈالکر ہماری اہتمام سے اشاعت پاکراہل مودت آل رسالت کے دلوں کا سرور اور آنکھوں کا نور ہو رہا ہے۔ تقطیع ۲۰ x ۲۶ کاغذ عمدہ لکھائی اور چھپائی عمدہ ہونے پر بھی قیمت صرف بارہ آنہ ۱۲ ار علاوہ محصول ڈاک۔ خریداری کی درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ورنہ تیسری اشاعت کا انتظار ایسی بے بہا کتاب کے لئے مشکل ہو گا۔

صدائے حقانی اور حقیقت شیخ جیلانی المعروف بخرویل جیلانی از تصنیف

الحاجی کریم جیلانی مولوی مرزا احمد علی صاحب امر تیسری اس سالہ میں مؤلف ممدوح نے اہل جماعت کی نہایت ہی معتبر کتابوں سے حضرت شیخ جیلانی کے حالات جمع فرمائے ہیں اور اس اسلوبی سے لکھے ہیں۔ کہ موافق و مخالف پڑھنے والوں و شوق سے انکا مطالعہ کر کے حفا اٹھاتے ہیں اور حضرت شیخ کے حسب نسب اور مذہب کے متعلق واقفیت بہم پہنچا کر نتیجہ پر پہنچتے ہیں لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ حجم قریب ایک سو صفحہ ہے۔ باوجود تمام اوصاف کے قیمت صرف ۴ روپے

ملنے کا پتہ منجرا بابیہ کتب خانہ لاہور (ریپور روڈ)